کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیاء چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پر اڑتا ہے پھریرا تیرا

اسمان خوان، زمین خوان، زمانہ مہمان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

بحر سائل کا ہوں سائل نہ کوئیں کا پیاسا
خود بجھا جائے کلیجا مرا چھینٹا تیرا

چور حام سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچے سورج وہ دل آرا ہے اجالا تیرا

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہاں نکما تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

خوار و بیمار خطا وار گنہگار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

میری تقدیری بری ہو تو بھلی کردے کہ ہے
محو اثبات کے دفتر پہ کڑوڑا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کی دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

کس کا منہ تکیئے کہاں جایئے کس سے کہیئے
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

موت سنتا ہوں ستم تلخ ہے ، زہرابہ ناب
کون لادے مجھے تلووں کا غسالہ تیرا

دور کیا جانیئے بدکار پہ کیسی گزری
تیری ہی در پہ مرے بیکس و تنہا تیرا

تیرے صدقے مجھے ایک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم طیبہ و بغداد جدھر کیجئے نگاہ
جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

منقبت آقائے اکرم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ

وہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا ہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

قسمیں دے دے کہ کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا

مصطفٰی کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا دیکھا

ابن زہراء کو مبارک ہو عروس قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے / کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا
نبوی مینہ علوی فصل ، بتولی گلشن / حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا
نبوی ظل علوی برج ، بتولی منزل / حسنی چاند حسینی ہے اجالا تیرا
نبوی خور علوی کوہ بتولی معدن / حسنی لعل حسینی ہے تجلا تیرا
بحر و بر شہر و قری سہل و زن دشت چمن / کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعوی تیرا
حسن نیت ہو خطا پھر بھی کرتا ہی نہیں / آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا
عرض احوال کی پیاسوں میں کہاں تب مگر / آنکھیں اے ابر کرم تکتی ہیں رستا تیرا
موت نزدیک گناہوں کی تہیں ، میل کے خول / آبرس جا کہ نہا دھولے یہ پیاسا تیرا
آب آمد وہ کہے اور میں تیمّم برخاست / مشت خاک اپنی ہو اور نور کا اہلا تیرا
جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے / کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا
تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت / میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے / حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا
میری قسمت کی قسم کھائیں سگان بغداد / ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا
تیری عزت کے نثار اے مرے غیرت والے / آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بردا تیرا
بد سہی چور سہی مجرم ناکارہ سہی / اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا
مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یونہی / کہ وہ ہی نا وہ رضا بندۂ رسوا تیرا
ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو / سید جید ہ دہر ہے مولیٰ تیرا
فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع / چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

حسن مفاخرت ازسرکار قادریت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا / تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے / افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا
مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں / ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے / سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا
بقسم کہتے ہیں شاہان صریفین و حریم / کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کہ کوئی ہمتا تیرا
تجھ سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی / قطب خود کون ہے خادم تیرا چیلا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف / کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا
اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبہ پہ نثار / شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا
شجر سہر و سہی ، کس کے اگائے تیرے / معرفت پھول سہی ، کس کا کھلایا تیرا
تو ہے نو شاہ ابراتی ہے یہ سارا گلزار / لائی ہے فصل سمن ، گوندھ کے سہرا تیرا
ڈالیاں جھومتی ہیں رقص خوشی جوش پہ ہے / بلبلیں جھولت ہیں گاتی ہیں سہرا تیرا
گیت کلیوں کی چٹک غزلیں ہزاروں کی چہک / باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانا تیرا
صف ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامی تیری / شاخیں جھک جھک کے بجا لاتی ہیں مجرا تیرا
کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز / کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا
نہیں کس چاند کی منزل میں ترا جلوۂ نور / نہیں کس آئینہ کے گھر میں اجالا تیرا
راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام / باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا
مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر / کونسی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا
اور محبوب ہیں ، ہاں پر سبھی یکساں تو نہیں / یوں تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا

اس کو سو فرد سراپا بضراعت اوڑھیں
تنگ ہو کر جو اترنے کو ہو نیما تیرا

گردنیں جھک گئیں سر بجھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

تاج فرق عرفاء کس کے قدم کو کہیئے
سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا

سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
حضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا

آدمی اپنے ہی احوال پہ کرتا ہے قیاس
نشے والوں نے بھلا سکر نکالا تیرا

وہ تو چھوٹا ہی کہا چاہیں کہ ہیں زیر حضیض
اور ہر اوج سے اونچا ہے ستارا تیرا

دل اعداء کو رضا تیز نمک کی دھن ہے
اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

در منافحت اعداء واستعانت از آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

االاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی
ڈھالیں چھٹ جاتی ہیں اٹھتا ہے جو تیغا تیرا

عکس کا دیکھ کے منہ اور بپھر جاتا ہے
چار ائینہ کے بل کا نہیں تیرا تیرا

کوہ سر مکھ ہو تو اک وار میں دو پر کالے
ہاتھ پڑتا ہی نہیں بھول کے اوچھا تیرا

اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے
چاہتے ہیں کہ گھٹادیں کہیں پایہ تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

و رفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب کہ بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

سم قاتل ہے خدا کی قسم ان کا انکار
منکر فضل حضور آہ یہ لکھا تیرا

میرے سیاف کے خنجر سے تجھے باک نہیں
چیر کے دیکھے کوئی آہ کلیجا تیرا

ابن زہراء سے ترے دل میں ہیں یہ زہر بھرے
بل بے اور منکر بے باک یہ زہرا تیرا

باز اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے
کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا

حق سے بد ہو کے زمانہ کا بھلا بنتا ہے
ارے میں خوب سمجھتا ہوں معما تیرا

سگ و قہر سے دیکھے تو بکھرتا ہے ابھی
بند بند بدن اے روبہ دنیا تیرا

غرض آقا سے کروں کہ تیری ہے پناہ
بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا

حکم نافذ ہے ترا خامہ ترا سیف تری
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

جس کو للکاردے آتا ہو تو الٹا پھر جائے
جس کو چمکارے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

دل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دزدر ریم
الٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا

نزع میں ، گور میں ، میزان پہ ، سر پل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامان معلیٰ تیرا

دھوپ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر
مطمئن ہوں کہ مرے سر پہ ہے پلا تیرا

بہجت اس سر کی ہے جو بہجۃ الاسرار میں ہے
کہ فلک وار مریدوں پہ ہے سایہ تیرا

اے رضا چشت غم ار جملہ جہاں دشمن تست
کردہ ام ما من خود قبلہ حاجاتے را

☆☆☆

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا
خاکی تو وہ آدم جد اعلیٰ ہے ہمارا

اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں
یہ خاک تو سرکار سے تمنا ہے ہمارا

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اس خاک پہ قرباں دل شیدا ہے ہمارا

خم ہوگئی پشت فلک اس طعن زمین سے
سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

اس نے لقب خاک ، شہنشاہ پایا
جو حیدر کرار کہ مولیٰ ہے ہمارا

اے مدعیو! خاک کو تم خاک نہ سمجھے
اس خاک میں مدفوں شہ بطحا ہے ہمارا

ہے خاک سے تعمیر مزار شہ کونین
معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا

ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضا جس پہ مدینہ ہے ہمارا

☆☆☆

سن لو میری پکار آقا

غم ہوگئے بے شمار آقا
بندہ ترے نثار آقا

بگڑا جاتا یہ کھیل میرا
آقا آقا سنوار آقا

منجدھار پہ آکے ناؤ ٹوٹی
دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری
للہ یہ بوجھ اتار آقا

ہلکا ہے اگر ہمارا پلہ
بھاری ہے ترا وقار آقا

مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے
تم کو تو ہے اختیار آقا

مُیں دور ہوں تم تو ہو مرے پاس
سن لو مری پکار آقا

مجھ سا کوئی غم زدہ نہ ہوگا
تم سا کوئی غمگسار آقا

گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی
ڈوبا ڈوبا اتار آقا

تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے
مُیں وہ کہ بدی کو عار آقا

پھر منہ نہ پڑے کبھی خزاں کا
دے دے ایسی بہار آقا

جس کی مرضی خدا نہ ٹالے
میرا ہے وہ نامدار آقا

ہے ملک خدا پہ جس کا قبضہ
میرا ہے وہ کامگار آقا

سویا کئے نابکار بندے
رویا کئے زار زار آقا

کیا بھول ہے ان کے ہوتے کہلائیں
دنیا کے یہ تاجدار آقا

ان کے ادنیٰ گدا پہ مٹ جائیں
ایسے ایسے ہزار آقا

بے ابر کرم یک میرے دھبے
لا تغسلہا البحار آقا

اتنی رحمت رضا پہ کر لو
لا یقربہ البوار آقا

☆☆☆

گنہگاروں چلو! مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

یہی ہے اصل عالم مادۂ ایجاد خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

گنہ مغفور ، دل روشن ، خنک آنکھیں ، جگر ٹھنڈا
تعالی اللہ ماہ طیبہ عالم تیری طلعت کا

نہ رکھی گل کے جوش حسن نے گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغ رسالت کا

بڑھا یہ سلسلہ رحمت کا دور زلف والا میں
تسلسل کالے کوسوں رہ گیا عصیاں کی ظلمت کا

صف ماتم اٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو چلوں مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

سکھایا ہے یہ کس گستاخ نے ائینہ کو یا رب
نظارہ روئے جاناں کا بہنہ کرکے حیرت کا

ادھر امت کی حسرت پر ادھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہوگا گردش چشم شفاعت کا

بڑھیں اس درجہ موجیں کثرت افضال والا کی
کنارہ مل گیا اس نہر سے دریائے وحدت کا

خم زلف نبی ساجد ہے محراب دو ابرو میں
کہ یا رب تو ہی والی ہے سیہ کاران امت کا

مدد اے جوشش گریہ بہا دے کوہ اور صحرا
نظر آجائے جلوہ بے حجاب اس پاک تربت کا

ہوئے کمخوابی ہجراں میں ساتوں پردے کمخوابی
تصور خوب باندھا آنکھوں نے استار تربت کا

یقین ہے وقت جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے
ملے جوش صفائے جسم سے پا بوس حضرت کا

یہاں چھڑکا نمک واں مرہم کافور ہاتھ آیا
دل زخمی نمک پر وردہ ہے کس کی ملاحت کا

الٰہی منتظر ہوں وہ خرام ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخواب بصارت کا

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سد ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

زبان خار کس کس درد سے ان کو سناتی ہے
تڑپنا دشت طیبہ میں جگر افگار فرقت کا

سرہانے ان کے بسمل کے یہ بیتابی کا ماتم ہے
شہ کوثر ترحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

جنہیں مرقد میں تا حشر امتی کہہ کر پکاروگے
ہمیں بھی یاد کر لو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا

وہ چمکیں بجلیاں یا رب تجلیہائے جاناں سے
کہ چشم طور کا سرمہ ہوں دل مشتاق رویت کا

رضائے مئے خستہ، جوش بحر عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن ان کی رحمت کا

☆☆☆

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

شاد ہے فردوس یعنی ایک دن
قسمت خدام ہو ہی جائے گا

یاد رہ جائیں گی یہ بے باکیاں
نفس تو تو رام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

یاد گیسوں ذکر حق ہے آہ کر
دل میں پیدا الام ہو ہی جائے گا

ایک دن آواز بدلیں گے یہ ساز
چہچہا کہرام ہو ہی جائے گا

سائلو دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

یاد ابرو کرکے تڑپو بلبلو
ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا

مفلسو ان کی گلی میں جا پڑو
باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

گر یونہیں رحمت کی تاویلیں رہیں
مدح ہر الزام ہو ہی جائے گا

بادہ خواری کا سماں بندھنے تو دو
شیخ درد آشام ہو ہی جائے گا

غم تو ان کو بھول کر لٹا ہے یوں
جیسے اپنا کام ہو ہی جائے گا

مٹ کہ گر یونہیں رہا قرض حیات
جان کا نیلام ہو ہی جائے گا

عاقلو ان کی نظر سیدھی رہے
بوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا

اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر
بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

موراتن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

لم یات نظیرك فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دو سرا جانا

البحر علا و الموج طغی من بیکس وطوفاں ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

یا شمس نظرت الی لیلی چو بطیبہ رسی عرضے بکنی
توری جورت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لك بدر فی الوجہ الاجمل خط ہالہ مہ زلف ابر اجل
تورے چندن چندر پر کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

انا فی عطش و سخاك اتم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوندھ ادھر بھی گرا جانا

یا قافلتی زیدی اجلك رحمے بر حسرت تشنہ لبک
مور اجیر الرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

واا لسویعات ذہبت آں عہد حضور بارگہت
جب یاد آوت مو ہے کر نہ پرت دردو وہ مدینہ کا جانا

القلب شج و الہم شجون دل زاد چناں جاں زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کاسے کہوں مرا کون ہے تیرے سوا جانا

الروح فداك فزد حرقا یک شعلہ دیگر برزن عشقا
موراتن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامہ خام نوئے رضا نہ یہ طرز می نہ یہ رنگ مرا
ارشاد احباء ناطق تھا نا چار اس راہ پڑا جانا

دل حزیں تجھے اشک چکیدہ ہونا تھا

نہ آسمان کو یوں سر کشیدہ ہونا تھا
حجور خاک مدینہ خمیدہ ہونا تھا

اگر گلون کو خزاں نار رسیدہ ہونا تھا
کنار خار مدینہ و میدہ ہونا تھا

حضور ان کے خلاف ادب تھی بیتابی
مری امید تجھے آرمیدہ ہونا تھا

نظارہ خاک مدینہ کا اور تیری آنکھ
نہ اس قدر بھی قمر شوخ دیدہ ہونا تھا

کنار خاک مدینہ میں راحتیں ملتیں
دل حزیں تجھے اشک چکیدہ ہونا تھا

پناہ دامن دشت حرم میں چین آتا
نہ صبر دل کو غزال رمیدہ ہونا تھا

یہ کیسے کھلتا کہ ان کے سوا شفیع نہیں
عبث نہ اوروں کے آگے تپیدہ ہونا تھا

ہلال کیسے نہ بنتا کہ مال کامل کو
سام ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

لا ملئن جہنم تھا وعدہ ازلی
نہ منکروں کا عبث بد عقیدہ ہونا تھا

نسیم کیوں نہ شمیم ان کی طیبہ سے لاتی
کہ صبح گل کو گریباں دریدہ ہونا تھا

ٹپکتا رنگ جنوں عشق شہ میں ہر گل سے
رگ بہار کو نشتر رسیدہ ہونا تھا

بجا تھا عرش پہ خاک مزار پاک کو ناز
کہ تجھ سا عرش نشیں آفریدہ ہونا تھا

گزرتے جان سے پاک شوریا حبیب کے ساتھ
فغاں کو نالہ حلق بریدہ ہونا تھا

مرے کریم گنہ زہر ہے مگر آخر
کوئی تو شہد شفاعت چشیدہ ہونا تھا

جو سنگ در پہ جبیں سائلوں میں تھا مٹنا
تو میری جان شرار جہیدہ ہونا تھا

تری قبا کے نہ کیوں نیچے دامن ہوں
کہ خاکساروں سے یاں کب کشیدہ ہونا تھا

رضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہ حبیب
تو پیارے قیدی خودی سے رہیدہ ہونا تھا

وہ اچھے میاں پیارا، اچھوں کا میاں آیا

شور مہ نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا ... ساقی میں ترے صدقے مے دے رمضان آیا

اس گل کے سوا ہ گل با گوش گراں آیا ... دیکھے ہی گی اسے بلبل جب وقت فغاں آیا

جب بام تجلی پر وہ نیر جاں آیا ... سر تھا جو گر اجھک کر دل تھا جو تپاں آیا

جنت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا ... اب تک کے ہر اک کا منہ کہتا ہوں کہاں آیا

طیبہ کے سوا سب گل پا مال فنا ہونگے ... دیکھو گے چمن والو جب عہد خزاں آیا

سر اور وہ سنگ در آنکھ اور وہ بزم نور ... ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے ... سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

جلتی تھی زمین کیسی تھی دھوپ کڑی کیسی ... لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہئے تو جناں والو ... کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

نے طوق الم سے اب آزاد ہو اے قمری ... چھٹی لئے بخشش کی وہ سرور داں آیا

نامہ سے رضا کے اب مٹ جاؤ برے کاموں ... دیکھو مرے پلہ پر وہ اچھے میاں آیا

بدکار رضا خوش ہو بدکام بھلے ہوں گے ... وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا

معروضہ ۱۲۹۶ھ بعد واپسی زیارت مطہرہ بار اول

خراب حال کیا دل کو پر ملال کیا ... تمہارے کوچہ سے رخصت نے کیا نہال کیا

نہ روئے گل ابھی دیکھا نہ بوئے گل سونگھی ... قضا نے لاکے قفس میں شکستہ بال کیا

وہ دل کے خوں شدہ ارماں تھے جس میں مل ڈالا ... فغان کے گور شہیداں کو پائمال کیا

یہ رائے کی اٹھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس ... ستم گر الٹی چھری سے ہمیں حلال کیا

یہ کب کی مجھ سے عداوت تھی تجھ کو اے ظالم ... چھڑا کے سنگ در پاک سروبال کیا

چمن سے پھینک دیا آشیانۂ بلبل ... اجاڑا خانۂ بے کس بڑا کمال کیا

ترا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا ... یہ کیا سمائی کہ دور ان سے وہ جمال کیا

حضور ان کے خیال وطن مٹانا تھا ... ہم آپ مٹ گئے اچھا فراغ بال کیا

نہ گھر کا رکھا نہ اس در کا ہائے ناکامی ... ہماری بے بسی پر بھی نہ کچھ خیال کیا

جو دل نے مرکے جلایا تھا منتوں کا چراغ ... ستم کہ عرض رہ صر صر زوال کیا

مدینہ چھوڑ کے ویرانہ ہند کا چھایا ... یہ کیسا ہائے حواسوں نے اختلال کیا

تو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب ... بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

ابھی ابھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ ... یہ درد کیسا اٹھا جس نے جی نڈھال کیا

الٰہی سن نے رضا جیتے جی کہ مولیٰ نے ... سگان کوچہ میں چہرہ میرا بحال کیا

تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجا چر گیا

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا
لمعہ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجا چر گیا

بڑھ چلی تیری ضیا اندھیرا عالم سے گھٹا
کھ لگیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا اتر گیا

بندھ گئی تیری ہوا سادہ میں خاک اڑنے لگی
بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گیا

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا

مومن ان کا کی اہوا اللہ اس کا ہوگیا
کافر ان سے کیا پھر اللہ ہی سے پھر گیا

وہ کہ اس درد کا ہوا خلق خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھر اللہ اس سے پھر گیا

مجھ کو دیوانہ بتاتے ہو میں وہ ہشیار ہوں
پاؤں جب طوف حرم میں تھک گئے سر پھر گیا

رحمۃ للعالمین آفت میں ہوں کیسی کروں
میرے مولیٰ میں تو اس دل سے بلا میں گھر گیا

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعۃ منہ پھر گیا

کیوں جناب بو ہریرہ تھا وہ کیسا جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پر دھومیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

اللہ اللہ یہ علو خاص عبدیت رضا
بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا

ٹھوکریں کھاتے پھروگے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے

نعمتیں باٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ میرے آقا ترے قربان گیا

آہ وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پر ارمان گیا

دل سے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیوں کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینہ پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

تاب مرآت سحر گرد بیابان عرب
غازۂ روئے قمر دود چراغان عرب

اللہ اللہ بہار چمنستان عرب
پاک ہیں لوث خزاں سے گل و ریحان عرب

جوشش ابر سے خون گل فردوس گرے
چھیڑ دے رگ کو اگر خار بیابان عرب

تشنہ نہر جناں ہیں عربی و عجمی
لب ہر نہر جناں تشنۂ نیسان عرب

طرق غم آپ ہوائے پر قمری سے گرے
اگر آزاد کرے سرو خرامان عرب

مہر میزاں میں چھپا ہو تو حمل میں چمکے
ڈالے اک بوند شب دے میں جو باران عرب

عرش سے مژدۂ بلقیس شفاعت لایا
طائر سدرہ نشیں مرغ سلیمان عرب

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب

کوچہ کوچہ میں مہکتی ہے یہاں بوئے قمیص
بو سفتاں ہے ہر اک گوشہ کنعان عرب

بزم قدسی میں ہے یاد لب جاں بخش حضور
عام نور لُس ہے چشمہ حیوان عرب

پائے جبریل نے سرکار سے کیا کیا القاب
خسرو خیل ملک خادم سلطان عرب

بلبل و نیلپرو کبک بنو پروانو
مہ و خرشید پہ ہنستے ہیں چراغان عرب

ور سے کیا کہیں موسیٰ سے مگر عرض کریں
کہ ہے خود حسن ازل طالب جانان عرب

کرم نعت کے نزدیک تو کچھ دور نہیں
کہ رضائے عجمی ہو سگ حسان عرب

آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہو قربان عرب

پھر اٹھا ولولہ یاد مغیلان عرب
پھر کھنچا دامن دل سوئے بیابان عرب

باغ فردوس کو جاتے ہیں ہزاران عرب
ہائے صحرائے عرب ہاےء بیابان عرب

میٹھی باتیں تری دین عجم ایمان عرب
نمکین حسن ترا جان عجم شان عرب

اب تو ہے گریہ خوں گوہر دامان عرب
جس میں دو لعل تھے زہرا کے وہ تھی کان عرب

دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیران عرب
آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہو قربان عرب

ہاےء کس وقت لگی پھانس الم کی دل مین
کہ بہت دور ہے خار مغیلان عرب

فصل گل لاکھ نہ ہو وصل کی رکھ آس ہزار
پھولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستان عرب

صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار
کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستان عرب

عندلیبی پہ جھگڑتے ہیں کٹے مرتے ہیں
گل و بلبل کو لڑاتا ہے گلستان عرب

صدقے رحمت کے کہاں پھول کہاں خار کا کام
خود ہے دامن کش بلبل گل خندان عرب

شادی حر ہے صدقے میں چھٹیں گے قیدی
عرش پر دھوم سے ہے دعوت مہمان عرب

چرچے ہوتے ہیں یہ کملائے ہوئے پھولوں میں
کیوں یہ دن دیکھنے پاتے جو بیابان عرب

تیرے بے دام کے بندے ہیں رئیسان عجم
تیرے بے دام کے بندے ہیں ہزاران عرب

ہشت خلد آئیں وہاں کسب لطافت کو رضا
چار دن برسے جہاں ابر بہاران عرب

تاج والوں کا یہاں خاک پر ماتھا دیکھا

جو بنوں پر ہے بہار چمن آرائی دوست
خلد کا نام نے لے بلبل شیدائی دوست

تھک کے بیٹھے تو در دل پہ تمنائی دوست
کون سے گھر کا اجال نہیں زیبائی دوست

عرصہ حشر کجا موقف محمود کجا
ساز ہنگاموں سے رکھتی نہیں یکتائی دوست

مہر کس منہ سے جلو داری جاناں کرتا ہے
سایہ کے نام سے بیزار ہے یکتائی دوست

مرنے والوں کو یہاں ملتی ہے عمر جاوید
زندہ چھوڑے گی کسی کو نہ مسیحائی دوست

ان کو یکتا کیا اور خلق بنائی یعنی
انجمن کرکے تماشا کریں تنہائی دوست

کعبہ و عرش میں کہرام ہے ناکامی کا
آہ کس بزم میں ہے جلوۂ یکتائی دوست

حسن بے پردہ کے پردے نے مٹا رکھا یہ
ڈھونڈھنے جائیں کہاں جلوۂ ہر جائی دوست

شوق رو کے نہ رکے پاؤں اٹھائے نہ اٹھے
کیسی مشکل میں ہیں اللہ تمنائی دوست

شرم سے جھکتی ہے محراب ، کہ ساجد ہیں حضور
سجدے کرواتی ہے کعبہ سے جبیں ساقی دوست

تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا
سارے داراؤں کی دارا ہوئی دارائی دوست

طور پر کوئی کوئی چرخ پہ یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

انت فیہم نے عدو کو بھی لیا دامن میں
عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

رنج واعداء کا رضا چارہ ہی کیا ہے جب انہیں
آپ گستاخ رکھے حلم شکیبائی دوست

آل احمد خذ بیدی یا سید حمزہ کن مددی

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی ہے نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعت نبی لکھنے کو روح قدس سے ایسی شاخ

مولی گلبن رحمت زہرا سبطین اس کی کلیاں پھول
صدیق و فاروق و عثمان حیدر ہر اک اس کی شاخ

شاخ قامت شہ میں زلف و چشم و رخسار و لب ہیں
سنبل نرگس ، گل ، پنکھڑیاں ، قدرت کی کای پھولی شاخ

اپنے ان باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دے
جس سے نخل دل میں ہو پیدا پیارے تیری والا کی شاخ

یاد رخ میں آہیں کرکے بن میں میں رویا آئی بہار
جھومیں نسیمیں ، نیسان برسا ، کلیاں چٹکیں مہکی شاخ

ظاہر و باطن اول و آخر زیب فروغ و زین اصول
باغ رسالت میں ہے تو ہی گل غنچہ جڑ پتی شاخ

آل احمد خذ بیدی یا سید حمزہ کن مددی
وقت خزاں عمر رضا ہو برگ ہدیٰ سے عاری شاخ

دلہن بن کے نکلی دعائے محمد

زہے عزت و اعتلائے محمد
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد

مکان عرش ان کا فلک فرش ان کا
ملک خادمان سرائے محمد

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدائے محمد برائے محمد

محمد برائے جنات الٰہی
جناب الٰہی برائے محمد

بسی عطر محبوبی کبریا سے
حبائے محمد قبائے محمد

بہم عہد باندھے ہیں وصل ابد کا
رضائے خد و رضائے محمد

دم نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد محمد خدائے محمد

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا
گروں کا سہارا عصائے محمد

میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت
یہ آض خدا وہ خدائے محمد

محمد کا دم خاص بہر خدا ہے
سوئے محمد برائے محمد

خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محو لقائے محمد

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت بڑھی کس تزک سے دعائے محمد
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دلہن بن کے نکلی دعائے محمد
رضا پل سے اب وجد کرتے گزرئے کہ ہے رب سلم صدائے محمد

میرا ہے کون؟ تیرے سوا، آہ لے خبر!

اے شافع ام شہ ذی جاہ لے خبر للہ لے خبر مری للہ لے خبر
دریا کا جوش ناء نہ بیڑا نہ نا خدا میں ڈوبا تو کہاں ہے مرے شاہ لے خبر
منزل کڑی ہے ، رات اندھیری میں نا بلد اے خضر لے خبر مری اے ماہ لے خبر
پہنچے پہنچنے والے بہ منزل مگر شہا ان کی جو تھک کے بیٹھے سر راہ لے خبر
جنگل درندوں کا ہے میں بے یار شب قریب گھیرے میں چار سمت سے بد خواہ لے خبر
منزل نئی ، عزیز جدا، لوگ ناشناس ٹوٹا ہے کوہ غم میں پرکاہ لے خبر
وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر
مجرم کو بارگاہ عدالت میں لائے ہیں تکتا ہے بیکسی میں تری راہ لے خبر
اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر
پر خار راہ برہنہ پا تشنہ آب دور مولیٰ پڑی ہے آفت جا نکاہ لے خبر
باہر زبانیں پیاس سے ہیں ، آفتاب گرم کوثر کے شاہ کثرہ اللہ لے خبر
مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر

منقبت درشان حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بندہ قادر کا ہے قادر بھی ہے عبد القادر سر باطن بھی ہے طاہر بھی ہے عبد القادر
مفتی شرع بھی ہے قاضی ملت بھی ہے علم اسرار سے ماہر بھی ہے عبد القادر
منبع فیض بھی ہے مجمع افضال بھی ہے مہر عرفاں کا منور بھی ہے عبد القادر
قطب ابدال بھی ہے محو ارشاد بھی ہے مرکز دائرۂ سر بھی ہے عبد القادر
مسلک عرفاں کی ضیا ہے یہی در مختار فخر اشباہ و نظائر بھی ہے عبد القادر
اس کے فرمان ہیں سب شارح حکم شارع مظہر نا ہی و آمر بھی ہے عبد القادر
ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے کار عالم کا مدبر بھی ہے عبد القادر
رشک بلبل ہے رضا لالہ صد داغ بھی ہے آپ کا واصف و ذاکر بھی ہے عبد القادر

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہوکر رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہوکر
رخ انور کی تجلی ہو قمر نے دیکھی رہ گیا بوسہ وہ نقش کف پا ہوکر
وائے محرومی قسمت کہ میں پھر اب کے برس رہ گیا ہمرہ ذدار مدینہ ہوکر

چمن طیبہ ہے وہ باغ کہ مرغ سدرہ
برسوں چہکے ہیں جہاں بلبل شیدا ہوکر

صرصر دشت مدینہ کا مگر آیا خیال
رشک گلشن جو بنا غنچہ دل واہوکر

گوش شہ کہتے ہٰیں فریاد رسی کو ہم ہیں
وعدۂ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہوکر

پائے شہ پر گرے یا رب تپش مہر سے جب
دل بیتاب اڑے حشر میں پارا ہوکر

ہے یہ امید رضا کو تری رحمت سے شہا
نہ ہوئی زندائی دوزخ ، ترا بندہ ہوکر

نار دوزخ کو چمن کردے بہار عارض
ظلمت حشر کو دن کردے نہار عارض

میں تو کیا چیز ہوں خود صاحب قراں کو شہا
لاکھ مصحف سے پسند آئی بہار عارض

جیسے قرآن ہے ورد اس گل محبوبی کا
یونہی قرآں کا وطیفہ ہے وقار عارض

گرچہ قرآں ہے نہ قرآں کی برابر لیکن
کچھ تو ہے جس پہ ہے وہ مدح نگار عارض

طور کیا عرش جلے دیکھ کے وہ جلوۂ گرم
آپ عارض ہو مگر آئینہ دار عارض

طرف عالم ہے وہ قرآن ادھر دیکھیں ادھر
مصحف پاک ہو یران بہار عارض

ترجمہ ہے یہ صفت کا وہ خود آئینہ ذات
کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقار عارض

جلو فرمائیں رخ دل کی سیاہی مٹ جائے
صبح ہوجائے الٰہی شب تار عارض

نام حق پر کرے محبوب دل و جاں قربان
حق کرے عرش سے تا فرش نثار عارض

مشکبور زلف سے رخ چہرہ سے بالوں میں شعاع
معجزہ ہے حلب زلف و تتار عارض

حق نے بخشا ہے کرم نذر گدایاں ہو قبول
پیارے اک دل ہے وہ کرتے ہیں نثار عارض

آہ بے مائگئی دل کہ رضائے محتاج
لے کر اک جان چلا بہر نثار عارض

تماہرے ذرے کے پر تو ستارہائے فلک
تمہارے نعل کی ناقص مثل ضیائے فلک

گرچہ چھالے ستاروں سے پڑ گئے لاکھوں
مگر تمہاری طلب میں تھے نہ پائے فلک فلک

سر فلک نہ کبھی تا بہ آستاں پہنچا
کہ ابتدائے بلندی تھی انتہائے فلک

یہ مٹ کے ان کے روش پر ہوا خود ان کی روش
کہ نقش پا ہے زمین پر نہ صوت پائے فلک

تمہاری یاد میں گزری تھی جاگتے شب بھر
چلی نسیم ہوئے بند دید ہائے فلک

نہ جاگ اٹیں کہیں اہل بنقیع کچھ نیند
چلا یہ نرم نہ نکلی صدائے پائے فلک

یہ ان کے جلوہ نے کیں گرمیاں شب اسریٰ
کہ جب سے چرخ مٰیں ہیں نقرۂ و طلائے فلک

مرے غنی نے جواہر سے بھر دیا دامن
گیا جو کاسہ مہ لے کے شب گدائے فلک

رہا جو قانع یک نان سوختہ دن بھر
ملی حضور سے کان گہر جزائے فلک

تجمل شب اسری ابھی سمٹ نہ چکا
کہ جب سے ویسی ہی کوتل میں سبز ہائے فلک

خطاب حق بھی ہے در باب خلق من احلک
اگر ادھر سے دم حمد ہے صدائے فلک

یہ اہل بیت کی چکی سے چال سیکھی ہے
رواں ہے بے مدد دوست آسیائے فلک

رضا یہ نعت نبی نے بلندیاں بخشیں
لقب زمین فلک کا ہوا سمائے فلک

کیا ٹھیک ہو رخ نبوی پر مثال گل
پا مال جلوۂ کف پا ہے جمال گل

جنت ہے ان کے جلوہ سے جو یائے رنگ و بو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوال گل

ان کے قدم سے سلعۂ غالی ہو جناں
و اللہ میرے گل سے ہے جاہ و جلال گل

سنتا ہوں عشق شاہ میں دل ہوگا خونفشاں
یا رب یہ مژدہ سچ ہو مبارک ہو فال گل

بلبل حرم کو چل غم فانی سے فائدہ
کب تک کہیں گی ہائے وہ غنج دو لال گل

غمگیں ہے شوق غازۂ خاک مدینہ میں
شبنم سے دھل سکے گی نہ گرد ملال گل

بلبل یہ کیا کہا میں کہاں فصل گل کہاں
امید رکھ کہ عام ہے جوو نوال گل

بلبل گھرا ہے ابرو ولا مژدہ ہو کہ اب
گرتی ہے آشیانہ پہ برق جمال گل

یا رب ہرا بھرا رہے داغ جگر کا باغ
ہر مہ مہ بہار ہو ہر سال سال گل

رنگ مژہ سے کرکے خجل یاد شاہ میں
کھینچا ہے ہم نے کانٹوں پہ عطر جمال گل

میں یاد شہ میں رووٴں عنادل کریں ہجوم
ہر اشک لالہ فام پہ ہوا احتمال گل

ہیں عکس چہرہ سے لب گلگوں مُں سرخیاں
ڈوبا ہے بدر گل سے شفق میں ہلال گل

نعت حضور میں مترنم ہے عندلیب
شاخوں کے جھومنے سے عیاں وجد وحال گل

بلبل گل مدینہ ہمیشہ بہار ہے
دو دن کی ہے بہار فنا ہے مآل گل

شیخین ادھر نثار غنی و علی ادھر
غنچہ ہے بلبلوں کی یمین و شمال گل

چاہے خدا تو پائیں گے عشق نبی میں خلد
نکلی ہے نامہ دل پر خوں میں فال گل

کر اس کی یاد جس سے ملے چین عندلیب
دیکھا نہیں کہ خار الم ہے خیال گل

دیکھا تھا خواب خار حرم عندلیب نے
کھٹکا کیا ہے آنکھ میں شب بھر خیال گل

ان دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثال گل

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول ، دہن پھول، ذقن پھول ، بدن پھول

صدقے ہیں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول
اس غنچۂ دل کو بھی تو ایماء ہو کہ بن پھول

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہوجائے ابھی کوہ محل پھول

و اللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگنے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دولہن پھول

دل بستہ خوں غشتہ نہ خوشبو نہ لطافت
کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول

شب یاد تھی کن دانتوں کی شبنم کہ دم صبح
شوخان بہاری کے جڑاوٴ ہیں کرن پھول

دندان و لب و زلف و رخ شہ کے فدائی
ہیں در عدن، لعل یمن ، مشک ختن پھول

بو ہو کے نہاں ہوگئے تاب رخ شہ میں
لو بن گئے ہیں اب تو حسینوں کا دہن پھول

ہوں بار گنہ سے خجل دوز عزیزاں
للہ مری نعش کر اۓ جان چمن پھول

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخن پا کا
اتنا بھی مہ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول

دل کھول کے خوں روئے غم عارض شہ ہیں
نکلے تو کہیں حسرت خونبا بہ شدن پھول

کیا غازہ ملا گرد مدینہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جو بن میں قیامت کی پھبن پھول

گرمی یہ قیامت ہے کہ کانٹے ہیں زباں پر
بلبل کو بھی اے ساقی صہبا دلبن پھول

ہے کون کہ گریہ کرے یا فاتحہ کو آئے
بیکس کے اٹھائے تری رحمت کے بھرن پھول

دل غم تجھے گھیرے ہیں خدا تجھ کو وہ چمکائے
سورج ترے خرمن کو بنے تیرے کرن پھول

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

ہے کلام الٰہی میں شمس وضحیٰ تیرے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

تیرے خقل کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن وادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر وکلام و بقا کی قسم

ترا مسند ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روح امیں
تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا تیرا مثل نہیں خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالق ارض وسماوہ رسول ہیں تیرے، میں بندہ تیرا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قس

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا، تجھی پہ بھروسا تجھے
مجھے جلوۂ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عز و علا کی قسم

سے
دعا

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

سے
رجا

یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر
نہٰں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

بیاں

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ راز ہم
یا الٰہی کیوں کر اتریں پار ہم

کس بلا کی مے سے ہیں سر شار ہم
دن دھلا ہوتے نہیں ہشیار ہم

تم کرم سے مشتری ہر عیب کے
جنس نا مقبول ہر بازار ہم

دشمنوں کی آنکھ میں بھی پھول تم
دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

لغزش پا کا سہارا ایک تم
گرنے والے لاکھوں نا ہنجار ہم

صدقہ اپنے بازؤوں کا المدد
کیسے توڑے یہ بت پندار ہم

دم قدم کی خیر اے جان مسیح
در پہ لائے ہیں دل بیمار ہم

اپنی رحمت کی طرف دیکھیں حضور
جانتے ہیں جیسے ہیں بدکار ہم

اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند
مر مٹے پیاسے ادھر سرکار ہم

اپنے کوچہ سے نکالا تو نہ دو
ہیں تو حد بھر کے خدائی خوار ہم

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم
ہیں سخی کے مال مُں حقدار ہم

چاندنی چھٹکی ہے ان کے نور کی
آؤ دیکھیں سیر طور و نار ہم

ہمت اے ضعف ان کے در پر گر کے ہوں
بے تکلف سایہ دیوار ہم

با عطا تم شاہ تم مختار تم
بے نوا ہم زار ہم نا چار ہم

تم نے تو لاکھوں کو جانیں پھیر دیں
ایسا کتنا رکھتے ہیں آزار ہم

اپنی ستاری کا یا رب واسطہ
ہوں نہ رسوا برسر دربار ہم

اتنی عرض آخری کہہ دو کوئی
ناؤ ٹوٹی آ پڑے منجدھار ہم

نمہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا
دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم

مُں نثار ایسا مسلماں کیجئے
توڑ ڈالیں نفس کا زنار ہم

کب سے پھیلائے ہیں دامن ، تیغ عشق
اب تو پائیں زخم دمندار ہم

سنیت ہے کھٹکے سب کی آنکھ میں
پھول ہو کر بن گئے کیا خوار

ا توانی کا بھلا ہو بن گئے
نقش پائے طالبان یار ہم

دل کے ٹکڑے نذر حاضر لائے ہیں
اے سگان کوچہ دلدار ہم

قسمت ثور و حرا کی حرص ہے
چاہتے ہیں دل میں گہرا غار ہم

چشم پوشی و کرم شان شما
کار ما بیباکی و اصرار ہم

فصل گل ، سبزہ ، صبا، مستی ، شباب
چھوڑیں کس دل سے در خمار ہم

میکدہ چھٹتا ہے للہ ساقیا
اب کے ساغر سے نہ ہو ہشیار ہم

ساقی تسنیم جب تک آ نہ جائیں
اے سیہ مستی نہ ہوں ہشیار ہم

نازشیں کرتے ہیں آپس میں ملک
ہیں غلامان شہ ابرار ہم

لطف از خود رفتگی یا رب نصیب
ہوں شہید جلوۂ رفتار ہم

ان کے آگے دعوی ہستی رضا
کیا بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جا بجا پر تو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

نجم گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں
عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں

دب کے زیر پا نہ گنجائش سمانے کی رہی
بن گیا جلوہ کف پا کا ابھر کر ایڑیاں

ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج
جس کی خاطر مرگئے منعم رگڑ کر ایڑیاں

دو قمر دو پنجۂ خور دو سارے دس ہلال
ان کے تلوے ، پنجے ، ناخن پائے اطہر ایڑیاں

ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

چرخ پر چڑھتے ہی چاند میں سیاہی آگئی
کر چکی ہیں بدر کو ٹکسال باہر ایڑیاں

اے رضا طوفان محشر کے تلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو ہیں کشتیِ امت کو لنگر ایڑیاں

عشق مولیٰ میں ہو خوں بار کنار دامن
یا خدا جلد کہیں آئے بہار دامن

بہ چلی آنکھ بھی اشکوں کی طرح دامن پر
کہ نہیں تار نظر جز دو سہ تار دامن

اشک بر ساؤں چلے کوچہ جاناں سے نسیم
یا خدا جلد کہیں نکلے بخار دامن

دل شدوں کا یہ ہوا دامن اطہر یہ ہجوم
بیدل آباد ہوا نام و دیار دامن

مشکسا زلف شہ و نور فشاں روئے حضور
اللہ اللہ لب جیب و تتار دامن

تجھ سے اے گل میں ستم دیدۂ دشت حرماں
خلش دل کی کہو یا غم خار دامن

عکس افگن ہے ہلال لب شہ جیب نہیں
مہر عارض کی شعائیں ہیں نہ تار دامن

اشک کہتے ہیں یہ شیدائی کی آنکھ دھو کر
اے ادب گرد نظر ہو نہ غبار دامن

اے رضا آہ و بلبل کہ نظر میں جس کی
جلوۂ جیب گل آئے نہ بہار دامن

رشک قمر ہوں رنگ رخ آفتاب ہوں
ذرہ ترا جو اے شہ گردوں جناب ہوں

در نجف ہوں گوہر پاک خوشاب ہوں
یعنی تراب رہ گزر بو تراب ہوں

گر آنکھ ہوں تو ابر کی چشم پر آب ہوں
دل ہوں تو برق کا دل پر اضطراب ہوں

خونیں جگر ہوں طائر بے آشیاں شہا
رنگ پریدۂ رخ گل کا جواب ہوں

بے اصل و بے ثبات ہوں بحر کرم مدد
پروردۂ کنار سراب و حباب ہوں

عبرت فزا ہے شرم گنہ سے مرا سکوت
گویا لب خموش لحد کا جواب ہوں

کیوں نالہ سوز سے کروں کیوں خون دل پیوں
سیخ کباب ہوں نہ میں جام شراب ہوں

دل بستہ ، بے قرار ، جگر چاک ، اشکبار
غنچہ ہوں گل ہوں برق تپاں ہو سحاب ہوں

دعوی ہے سب سے تیری شفاعت پہ پیشتر
دفتر میں عاصیوں کے شہا انتخاب ہوں

مولی دہائی نظروں سے گر کر جلا غلام
اشک مژہ رسیدۂ چشم کباب ہوں

مٹ جائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں
دروا مں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں

صدقے ہوں اس پہ نار سے دے گا جو مخلصی
بلبل نہیں کہ آتش گل پر کباب ہوں

قالب تہی کئے ہمہ آغوش ہے ہلال
اے شہسوار طیبہ میں تیری رکاب ہوں

کای کیا ہیں تجھ سے ناز ترے قصر کو کہ میں
کعبہ کی جان عرش بریں کا جواب ہوں

شاہا بجھے سقر مرے اشکوں سے تانہ میں
آب عبث چکیدۂ چشم کباب ہوں

میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہو شاہ کا
پر لطف جب ہے ، کہہ دیں اگر وہ جناب ہوں

حسرت میں خاک بوسی طیبہ کی اے رضا
ٹپکا جو چشم مہر سے وہ خون ناب ہوں

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

قصر دنی کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روح قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

میں نے کہا کہ جلوۂ اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نور مہر میں مٹ کے دکھادیا کہ یوں

ہائے رے ذوق بے خودی دل جو سنبھلنے سا لگا
چھک کے مہک میں پھول کی گرنے لگی صبا کہ یوں

دل کو دے نور و داغ عشق پھر میں فدا دونیم کر
مانا ہے سن کے شق ماہ آنکھوں سے اب دکھا کہ یوں

دل کو ہے فکر کس طرح مردے جلاتے ہیں حضور
اے مُں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں

باغ میں شکر وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیوں کر آئے
لا اسے پیش جلوۂ زمزمہ رضا کہ یوں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رخصت قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں ان کے سائے میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے جیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کہوں گنوائے کیوں

یاد حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

دیکھ کے حضرت غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آنہ جائے کیوں

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دلفگار غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ کے گل کو نو بہار خون ہمیں رلائے کیوں

یا تو یونہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

ان کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغ جگر مٹائے کیوں

خوش رہے گل سے عندلیب خار حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذکر پر پھول کے خار کھائے کیوں

گرد ملال اگر دھلے دل کی کلی اگر کھلے
برق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں

جان سفر نصیب کو کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آےء کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں

راہ نبی مُس کیا کمی فرش بیاض دیدہ کی
چادر ظل ہے ملگجی زیر قدم بچھائے کیوں

سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

ہے تو رضا نرا ستم جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوز غم ساز طرب بجائے کیوں

یاد وطن ستم کای دشت حرمسے لائی کیوں
بیٹھے بٹھائے بد نصیب سر پہ بلا اٹھائی کیوں

دل میں تو چوٹ تھی دبی ہائے غضب ابھر گئی
پوچھو تو آہ سرد سے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں

چھوڑ کے اس حرم کو آپ بن میں ٹھگوں کے آبسو
پھر کہو سر پہ دھر کے ہاتھ لٹ گئی سب کمائی کیوں

باغ عرب کا سر و ناز دیکھ لیا ہے ورنہ آج
قمری جان غمزدہ گونج کے چہچہائی کیوں

نام مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیم خلد
سوزش غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں

کس کی نگاہ کی حیا پھرتی ہے میری آنکھ میں
نرگس مست ناز نے مجھ سے نظر چرائی کیوں

تو نے تو کر دیا طبیب آتش سینہ کا علاج
آج کے دود آہ میں بوئے کباب آئی کیوں

فکر معاش بد بلا ہول معاد جاں گزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور مُس ہوا
ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

حور جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا
چھیڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیون

غفلت شیخ و شباب پر ہنستے ہیں طفل شیر خوار
کرنے کو گدگدی عبث آنے لگی بہائی کیوں

عرض کروں حضور سے دل کو تو میرے خیر ہے
پیٹتی سر کو آرو دشت حرم سے آئی کیوں

حسرت نو کا سانحہ سنتے ہی دل بگڑ گیا
ایسے مریض کو رضا مرگ جواں سنائی کیوں

اہل صراط روح امیں کو خبر کریں
جاتی ہے امت نبوی فرش پر کریں

ان فتنہ ہائے حشر سے کہہ دو حذر کریں
نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں

بد ہُس تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے ہیں
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں

سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں

ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں

جالوں پہ جال پڑ گئے للہ وقت ہے
مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کرین

منزل کڑی ہے شان تبسم کرم کرے
تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یونہی کوار پھرتے ہیں

آہ کل عیش تو کئے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

ان کے ایماء سے دونوں باگوں پر
خیل لیل و نہار پھرتے ہیں

ہر چراغ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گرد غار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں مُں
دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گرد مزار پھرتے ہیں

ورد یاں بولتے ہیں ہر کارے
پہرا دیتے سوار پھرتے ہیں

رکھئے جیسے ہیں خانہ زاد ہیں ہم
مول کے عیب دار پھرتے ہیں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

بائیں رستے نہ جا مسافر سن
مال ہے راہ مار پھرتے ہیں

جاگ سنسان بن ہے رات آئی
گرگ بہر شکار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

ان کی مہکنے دل کے غنچے کھلا دئے ہیں
جس راہ چل گئے ہین کوچے بسا دئے ہیں

جب آگئی ہے جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دئے ہیں روتے ہنسا دئے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے چلتے پھرتے مردے جلا دئے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج مین ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو نی کے در پر بستر جما دئے ہیں

اسراء میں گزرے ہیں جس بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دئے ہیں

آنے دو ا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دئے ہیں

دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں باراتی پر خار با دئے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دئے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادئے ہیں دربے بہا دئے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دئے دہیں

ہے لب عیسی سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریز پاتے ہیں شیریں مفالی ہاتھ میں

بینواؤں کی نگاہیں ہیں کہاں تحریر دست
رہ گئیں جو چاہے جود لا نزالی ہاتھ میں

کای لکیروں مُں ید اللہ خط سرو آسا لکھا
راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں

جود شاہ کوثر اپنے پیاسوں کا جویا ہے آپ
کیا عجب اڑ کر جو آپ آئے پیالی ہاتھ میں

ابر نیساں مومنوں کو تیغ عریاں کفر پر
جمع ہیں شان جمالی و جلالی ہاتھ میں

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

سایہ افگن سر پر ہو پر چم الٰہی جھوم کر
جب لواء الحمد نے امت کا والی ہاتھ میں

ہر خط کف ہے یہاں اے دست بیضائے کلیم
موجزن دریائے نور بے مثالی ہاتھ میں

وہ گراں سنگی قدر مس وہ ارزانی جود
نوعیہ بدلا کئے سنگ و لآلی ہاتھ میں

آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود
وقف سنگ در جبیں روضہ کی جالی ہاتھ میں

جس نے بیعت کی بہار حسن پر قرباں رہا
ہیں لکیریں نقش تسخیر جمالی ہاتھ میں

کاش ہو جاؤں لب کوثر مُیں یوں وارفتہ ہوش
لے کر اس جان کرم کا ذیل عالی ہاتھ میں

آنکھ محو جلوۂ دیدار ، دل پر جوش وجد
لب پہ شکر بخشش ساقی پیالی ہاتھ میں

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاؤں پاکے وہ دامان عالی ہاتھ میں

راہ عرفاں سے جو ہم نا دیدہ رو محرم نہیں
مصطفیٰ ہے مسند ارشاد پر کچھ غم نہیں

ہوں مسلماں گرچہ ناقص ہی سہی اے کاملو
ماہیت پانی کی آخریم سے نم میں کم نہین

غنچے ما اوحی کے جو چٹکے دنی کے باغ میں
بلبل سدرہ تک ان کی بو سے بھی محرم نہیں

اس مُس زم زم ہے کہ تھم تھ اس میں جم جم ہے کہ بیش
کثرت کوثر میں زمزم کی طرح کم کم نہیں

پنجۂ مہر عرب ہے جس دریا بہہ گئے
چشمہ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

ایسا امی کس لئے منت کش استاذ ہو
کیا کفایت اس کو اقراء ربک الاکرم نہیں

اوس مہر حشر پر پڑ جائے پیاسوں تو سہی
اس گل خنداں کا رونا گریہ شبنم نہیں

ہے انہیں کے دم قدم کی باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

سایہ دیوار و خاک در ہو یا رب اور رضا
خواہش دیہیم قیصر ، و شوق تخت جم نہیں

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہٰں کہ امانی دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا کدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جراتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں اے ہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحائے عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہٰں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

یہ نہٰں کہ خلد نہ ہونکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینے کے آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں

ہے انہٰں کے نور سے سب عیاں انہیں ے جلوہ مُیں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں

وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہٰں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہٰں

وہی لا مکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرعرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہٰیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں

ترا قد تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کے گل کہے کیا نبی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

رخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدت کہاں
حیراں ہو یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبد الہ اور عالم امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سر خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سرو جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پہ کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر یا حسن تو بہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزق خدا کھایا کیا فرمان حق ڈالا کیا
شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبل رنگیں رضا یا طوطیٔ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

وصف رخ ان کیا کرتے ہیں شرح والشّمس وضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن ک محمود کہا کرتے ہیں

ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

تو ہے خورشید رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیا میں تارے
انبیا اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

اے بخیر دی کفار رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار
کہ گواہی ہو گر اس کو درد کار بے زباں بول اٹھا کرتے ہیں

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونون عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغ فردوس پس از مد خدا یری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غمخواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

ہاں نہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد وہاں نہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پر شتران نا شاد گلہ رنج و عناد کرتے ہیں

آستین رحمت عالم الٹے کمر پاک پہ دامن باندھے
گرنے والون کو چہ دو۳زخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

جب صبا آتی ہے طیبہ سے ادھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسیر
پھول جامہ سے نکل کر باہر رخ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں

تو ہے وہ باد شہ کون و مکان کہ ملک ہفت فلک کے ہر آن
تیرے مولیٰ سے شہ عرش ایوان تیری دولت کی دعا کرتے ہیں

جس کے جلوے سے احد ہے تاباں معدن نور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہوکر قرباں دل سنگیں کی جلا کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیری ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پرارماں پھر کر ان کے دامن میں چھپا کرتے ہیں

لب پہ آجاتا ہے جب نام جناب منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جان بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہٰیں

لب پہ کس منہ سے غم الفت لائیں کیا بلا دل ہے الم جس کا سنائیں
ہم تو ان کے کف پا پر مٹ جائیں ان کے در پر جو مٹا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارۂ درد رضا کرتے ہیں

بر تر قیاس سے ہے مقام ابو الحسن
سدرہ سے پوچھو رفعت بام ابو الحسن

وار رستہ پائے بستہ دام ابو الحسن
آزاد نار سے ہے غلام ابو الحسن

خط سیہ میں نور میں نور الہی کی تابشیں
کی صبح نور بار ہے شام ابو الحسن

ساقی سنادے شیشہ بغداد کی ٹپک
مہکی ہے بوئے گل سے مدام ابو الحسن

بوئے کباب سوختہ آتی ہے موئے کشو
چلکا شراب چشت سے جام ابو الحسن

گلگوں سحر کو ہے سہر سوز دل سے آنکھ
سلطان سہر ورد ہے نام ابو الحسن

کرسی نشین ہے نقش مرادوں کے فیض سے
مولائے نقشبند ہے نام ابو الحسن

جس نخل پاک میں ہیں چھیالیس ڈالیاں
اک شاخ ان میں سے ہے منام ابو الحسن

مستول کو اے کریم بچائے خمار سے
تا دور حشر دورۂ جام ابو الحسن

ان کے بھلے سے لاکھوں غریبوں کا ہے بھلا
یا رب زمانہ باد بکام ابو الحسن

میلا لگا ہے شان مسیحا کی دید ہے
مردے جلا رہا ہے خرام ابو الحسن

سر گشتہ مہر و مہ ہیں پر اب تک کھلا نہیں
کس چرخ پر ہے ماہ تمام ابو الحسن

اتنا پتہ ملا ہے کہ یہ چرخ چنبری
ہے ہفت پایہ زینہ بام ابو الحسن

ذرہ کو مہر قطرہ کو دریا کرے ابھی
گر جوش زن ہو بخشش عام ابو الحسن

یحیٰی کا صدقہ وارث اقبال مند پائے
سجادۂ شیوخ کرام ابو الحسن

انعام لیں بہار جناں تہنیت لکھیں
پھولے پھلے تو نخل مرام ابو الحسن

اللہ ہم کو بھی دیکھ لیں شہزاہ کی بہار
سونگھے گل مراد مشام ابو الحسن

آقا سے میرے ستھرے میاں کا ہوا ہے نام
اس اچھے ستھرے سے رہے نام ابو الحسن

یا رب وہ چاند جو فلک عز و جاہ پر
ہر سیر مُس ہوگا بکام ابو الحسن

آؤ تمہیں ہلال سپہر شرف دکھائیں
گردن جھکائیں بہر سلام ابو الحسن

قدرت خدا کی ہے کہ تلاطم کناں اٹھی
بحر فنا سے موج دوام ابو الحسن

یا رب ہمیں بھی چاشنی اس اپنی یاد کی
جس سے ہے شکریں لب و کام ابو الحسن

ہاں طائع رضا تری اللہ رے یاوری
اے بندۂ جدود کرام ابو الحسن

زائرو پاس ادب رکھو ہوس جانے دو
آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ان کو ترس جانے دو

سوکھی جاتی ہے امید رباء کی کھیتی
بوندیاں لکہ رحمت کی برس جانے دو

پلٹی آتی ہے ابھی وجد میں جان شیریں
نغمہ قم کا وزا کانوں میں رس جانے دو

ہم بھی چلتے ہیں ذرا قافلے والو ٹھہرو
گٹھریاں تو شہ امید کی کس جانے دو

دید گل اور بھی کرتی ہے قیامت دل پر
ہمصفیر و ہمیں پھر سوئے قفس جانے دو

آتش دل بھی تو بھڑکاؤ ادب داں نالو
کون کہتا ہے کہ تم ضبط نفس جانے دو

کیوں تن زار کے درپے ہو اے دل کے شعلو
شیوہ خانہ بر اندازی خس جانے دو

اے رضا آہ کہ یوں سہل کٹیں جرم کے سال
وہ گھڑی کی بھی عبادت تو برس جانے دو

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیسو

کی جو بالوں سے ترے روضہ کی جاروب کشی
شب کے شبنم نے تبرک کو ہیں دھارے گیسو

ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افگن ہو ترے پیارے کے پیارے گیسو

چرچے حوروں میں ہیں دیکھو تو ذرا بال براق
سنبل خلد کے قربان اتارے گیسو

آخر حج غم امت میں پریشاں ہوکر
تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہوجائے
چھائیں رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

کعبہ جاں کو پہنایا ہے غلاف مشکیں
اڑ کر آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو

سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدہ شکر کے کرتے ہیں ہیں اشارے گیسو

مشکبو کوچہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے
حوریوں عنبر سارا ہوئے سارے گیسو

دیکھو قرآن میں شب قدر ہے تا مطلع فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہے کلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

شان رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو

شانہ ہے پنجۂ قدرت ترے بالوں کے لئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنواے گیسو

احد پاک کی چوٹی سے الجھ لے شب بھر
صبح ہونے دو شب عید نے ہارے گیسو

مژدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں اٹھیں
ابروؤں پر وہ جھکے جھوم کے بارے گیسو

تار شیرازۂ مجموعہ کونین ہیں یہ
حال کھل جائے جو اک دم ہوں کنارے گیسو

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

زمانہ حج کا ہے جلوہ دیا شاہد گل کو
الٰہی طاقت پرواز دے پر ہائے بلبل کو

بہاریں آئیں جو بن پر گھرا ہے ابر رحمت کا
لب مشتاق بھیگیں دے اجازت ساقیا مل کو

ملے لب سے وہ مشکیں مہر والی دم میں دم آئے
ٹپک سن کر قم عیسیٰ کہوں مستی میں قلقل کو

مچل جاؤں سوال مدعا پر تھام کر دامن
بہکنے کا بہانہ پاؤں قصد بے تامل کو

دعا ک ر بخت خفتہ جاگ ہنگام اجابت ہے
ہٹا یا صبح رخ سے شاہ نے شبہائے کاکل کو

زبان فلسفی سے امن خرق و التیام اسراء
پناہ دور رحمت ہائے یکساعت تسلسل کو

دو شنبہ مصطفیٰ کا جمعہ آدم سے بہتر ہے
سکھانا کیا لحاظ حیثیت خوئے تامل کو

وفور شان رحمت کے سبب جرأت ہے اے پیارے
نہ رکھ بہر خدا شرمندہ عرض بے تامل کو

پریشانی میں نام ان کا دل صد چاک سے نکلا
اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسل کو

رضا نہ سبزۂ گردوں ہیں کوتل جس کے مرکب کے
کوئی کیا لکھ سکے اس کی سواری کے تجمل کو

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو
پھر دکھادے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو

دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہے ہمیں
کیا ہی کود رفتہ کیا جلوۂ جاناں ہم کو

جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھادے وہ ادائے گل خنداں ہم کو

کاش آویزۂ قندیل مدینہ ہو وہ دل
جس کی شورش نے کیا رشک چراغاں ہم کو

عرش جس خوبی رفتار کا پامال ہوا
دو قدم چل کے دکھا سرو خراماں ہم کو

شمع طیبہ سے میں پروانہ رہوں کب تک دور
ہاں جلادے شرر آتش پنہاں ہم کو

خوف ہے سمع خراشی سگ طیبہ کا
ورنہ کیا یاد نہیں نالہ و افغاں ہم کو

کاک ہوجائیں در خاک پہ حسرت مٹ جائے
یا الٰہی نہ پھرا بے سرو ساماں ہم کو

خار صحرائے مدینہ نہ نکل جائے کہیں
وحشت دل نہ پھرا کوہ و بیاباں ہم کو

تنگ آئے ہیں دو عالم تری بیتابی سے
چین لینے دو ت] سینۂ سوزاں ہم کو

پاؤں غربال ہوئے راہ مدینہ نہ ملی
اے جنوں اب تو ملے رخصت زنداں ہم کو

میرے ہر زخم جگر سے نکلتی ہے صدا
اے ملیح عربی کردے نمک داں ہم کو

سیر گلشن سے اسیران چمن کو کیا کام
نہ دے تکلیف چمن بلبل بستاں ہم کو

جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو

گر لب پاک سے اقرار شفاعت ہوجائے
یوں نہ بے چین رکھے جوشش عصیاں ہم کو

نیر حشر نے اک آگ لگا رکھی ہے
تیز ہے دھوپ ملے سایہ داماں ہم کو

رحم فرمایئے یا شاہ کہ اب تاب نہیں
تابۂ کے خون رلائے غم ہجراں ہم کو

چاک داماں میں نہ تھک جائیو اے دشت جنوں
پرزے کرنا ہے ابھی جیب و گریباں ہم کو

پردہ اس چہرۂ انور سے اٹھاکر اک بار
اپنا ائینہ بنا اے مہ تاباں ہم کو

اے رضا وصف رخ پاک سنانے کے لئے
نذر دیتے ہیں چمن مرغ غزل خواں ہم کو

غزل کہ درباره عزم سفر اطہر مدینہ منورہ از مکہ معظمہ بعد حج بحرم ۱۲۹۶ھ عرض کردہ شد

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو

آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ خود کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابر رحمت کے یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے در کعبہ پہ بیتابوں کی
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثل پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ
قصر محمود کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیھکو

اولیں خانۂ کعبہ کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیت نبی کا بھی تجلا دیکھو

زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

ایمن طور کا تھا رکن یمانی میں فروغ
شعلۂ طور یہاں انجمن آرا دیکھو

مہر مادر کا مزہ دیتی تھی آغوش حطیم
جن پہ ماں باپ فدایاں کرم ان کا دیکھو

عرض حاجت مُس رہا کعبہ کفیل انجاح
آؤ اب داد رسی شہ طیبہ دیکھو

دھو چکا ظلمت دل بوسۂ سنگ اسود
خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعت کعبہ پہ نظر پر وازیں
ٹوپی اب تھام کے خاک در والا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

جمعہ مکہ تھا عید اہل عبادت کے لئے
مجرموں آؤ یہاں عید دو شنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یہاں باہم الجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامید صفا دوڑ لئے
رہ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقص بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دل خونناں بہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

کانٹا میرے جگر سے غم روز گار کا
یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

کہتی تھی یہ براق سے اس کی سب روی
یوں جائے کہ گرد سفر کو خبر نہ ہو

فرمتے ہیں یہ دونوں ہیں سردار دو جہاں
اے مرتضی عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

ایسا گمادے ان کی ولا میں خدا ہمیں
دھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

طیر حرم ہیں یہ کہیں رشتہ بپا نہ ہوں
یوں دیکھئے کہ تار نظر کو خبر نہ ہو

اے خار طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل مُں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ و

اے شوق دل یہ سجدہ گر ان کی روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

ان کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکلکشا کا ساتھ ہو

یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزاء کا ساتھ ہو

یا الہی جب پڑے محشر میں شور دارو گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظل لواء کا ساتھ ہو

یا الہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق ، ستار خطا کا ساتھ ہو

یا الہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسم رز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الہی جب حساب خندۂ بیجار لائے
چشم گریان شفیع مرتجی کا ساتھ ہو

یا الہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الہی جب چلوں تاریک راہ پلصراط
آفتاب ہاشمی نور الہدی کا ساتھ

یا الہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
رب سلم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الہی جو دعاء نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین ربنا کا ساتھ ہو

یا الہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ واہ

خامۂ قدرت کا سن دست کاری واہ واہ
کای ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

اشک شب بھر انتظار عفو امت میں بہیں
میں فدا چاند اور یوں اختر شماری واہ واہ

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

نور کی خیرت لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
اٹھتی ہے کس شان سے گرد سواری واہ واہ

نیم جلوے کی نہ تاب آئے قمر ساں تو سہی
مہر اور ان تلوؤں کی ائینہ داری واہ واہ

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جرم ہے — نا تواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ
مجرموں کو ڈھنوڈھتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ — طالع برگشتہ تیری ساز گاری واہ واہ
عرض بیگی ہے شفاعت عفو کی سرکار میں — چھنٹ رہی ہے مجرموں کی فرد ساری واہ واہ
کیا مدینے سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج — کچھ نئی بو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ
خود رہے پردے میں اور ائینہ عکس خاص کا — بھیج کر انجانوں سے کی راہ داری واہ واہ
اس طرف روضہ کا نور اس سمت منبر کی بہار — بیج میں جنت کی پیا پیاری کیاری واہ واہ
صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے — ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ
پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضا — ان سگان کوسے اتنی جان پیاری واہ واہ

رونق بزم جہاں ہیں عاشقان سوختہ — کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبان سوختہ
جس کو قرض مہر سمجھا ہے جہاں اے منعمو — ان کے خوان جود سے ہے ایک نان سوختہ
ماہ من یہ نیر محشر کی گرمی تا بہ کئے — آتش عصیاں میں خود جلتی ہے جان سوختہ
برق انگشت نبی چمکی تھی اس پر ایک بار — آج تک ہے سینہ مہ میں نشان سوختہ
مہر عالمتاب جھکتا ہے پئے تسلیم روز — پیش ذرات مزار بید لان سوختہ
کوچہ گیسوئے جاناں سے چلے ٹھنڈی نسیم — بال و پر افشاں ہوں یا رب بلبلان سوختہ
بہر حق اے بحر رحمت اک نگاہ لطف بار — تا بکے بے آب تڑپیں ماہیان سوختہ
رو کش خورشید محشر ہو تمہارے فیض سے — اک شرار سینۂ شیدائیان سوختہ
آتش تر دامنی نے دل کے کیا کیا کباب — خضر کی جاں ہو جلادو ماہیان سوختہ
آتش گلہائے طیبہ پر جلانے کے لئے — جان کے طالب ہیں پیارے بلبلان سوختہ
لطف برق جلوۂ معراج لایا وجد میں — شعلہ جوالہ ساں ہے آسمان سوختہ
اے رضا مضمون سوز دل کی رفعت نے لیا — اس زمین سوختہ کو آسمان سوختہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ — دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا — نور اول کا جلوہ ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس — ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
جس کے تلوؤں کا دھون ہے آب حیات — ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی
عرش و کرسی کی تھیں ائینہ بندیاں — سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل — اور رسولں سے اعلیٰ ہمارا نبی
حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم — وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو — نمکین حسن والا ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی — ان کا ان کا تمہارا ہمارا نبی
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی — چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

ملک کونین میں انبیا تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

لا مکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے — ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی

سارے اچھوں میں اچا سمجھئے — ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

سارے اونچوں میں اونچا سمجھے جسے — ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

انبیاء سے کروں عرض کیوں مانگو — کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

جس نے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے — نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

سب چمک والے اجلوں میں چمکا کئے — اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

جس نے مردہ دلوں کی دی عمر ابد — ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

غمزدوں کا رضا مژدہ دیجے کہ ہے — بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے — بیکسی لوٹ لے خدا نہ کرے

اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف — ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے

یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں — کون ان جرموں پر سزا نہ کرے

سب طبیبوں نے دیدیا ہے جواب — آہ عیسیٰ اگر دوا نہ کرے

دل کہاں لے چلا حرم سے مجھے — ارے تیرا خدا برا نہ کرے

عذر امید عفور گر نہ سنیں — رو سیاہ اور کیا بہانہ کرے

دل میں روشن ہے شمع حضور — کاش جوش ہوس ہوا نہ کرے

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے — منکر آج ان سے التجا نہ کرے

ضعف مانا مگر یہ ظالم دل — ان کے رستے میں تو تھکا نہ کرے

جب تری خو ہے سب کا جی رکھنا — وہی اچھا جو دل برا نہ کرے

دل سے اک ذوق مے کا طالب ہوں — کون کہتا ہے اتقاء نہ کرے

لے رضا سب چلے مدینے کو — میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے دل سے — تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

و اللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے — اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

بچھڑی ہے گلی کیسی بگڑی ہے بنی کیسی — پوچھو کوئی یہ صدمہ ارماں بھرے دل سے

کیا اس کو گراےء دہر جس پر تو نظر رکھے — خاک اس کو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے

بہکا ہے کہاں مجنوں نے ڈالی بنوں کی خاک — دم بھر نہ کیا خیمہ لیلیٰ نے پردے سے

سونے کو تپائیں جب کچھمیل ہو یا کچھ میل — کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دل سے

آتا ہے در والا یوں ذوق طواف آنا — دل جان سے صدقے ہو سر گرد پھرے دل سے

اے ابر کرم فریاد فریاد جلا ڈالا — اس سوزش غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے

دریا ہے چڑھا تیرا کتنی ہی اڑائیں خاک — اتریں گے کہاں مجرم اے عفو تیرے دل سے

کیا جانیں یم غم میں دل ڈوب گیا کیسا — کس تہ کو گئے ارمان اب تک نہ ترے دل سے

کرتا تو ہے یاد ان کی غفلت کو ذرا رہ کے — للہ رضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

اللہ اللہ کے نبی سے
فریاد ہے نفس کی بدی سے

دل بھر کھیلوں میں خاک اڑائی
لاج آئی نہ ذروں کی ہنسی سے

شب بھر سونے ہی سے غرض تھی
تاروں نے ہزار دانت پیسے

ایمان پہ موت بہتر اور نفس
تیری ناپاک زندگی سے

اور شہد نمائے زہر در جام
گم جاؤں کدھر تری بدی سے

گہرے پیارے پرانے دل سوز
گزرا میں تیری دوستی سے

تجھ سے جو اٹھائے میں نے صدمے
ایسے نہ ملے کبھی کسی سے

اف رے خود کام بے مروت
پڑتا ہے کام آدمی سے

تو نے ہی کیا خدا سے نادم
تو نے ہی کیا خجل نبی سے

کیسے آقا کا حکم ڈالا
ہم مرمٹے تیری خود سری سے

آتی نہ تھی جب بدی بھی تجھ کو
ہم جانتے ہیں تجھے جبھی سے

حد کے ظالم ستم کے کٹر
پتھر شرمائیں تیرے جی سے

ہم خاک میں مل چکے ہیں کب کے
نکلا نہ غبار تیرے جی سے

ہے ظالم میں بنا ہوں تجھ سے
اللہ بچائے اس گھڑی سے

جو تم کو نہ جانتا ہو حضرت
چالیں چلئے اس اجنبی سے

اللہ کے سامنے وہ گن تھے
یاروں میں ہو کیسے متقی سے

رہزن نے لوٹ لی کمائی
فریاد ہے خضر ہاشمی سے

اللہ کنوئیں میں خود گرا ہوں
اپنی نالش کروں تجھی سے

ہیں پشت پناہ غوث اعظم
کیوں ڈرتے ہو تم رضا کسی سے

شجرۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الی یوم الدین

یا الٰہی رحم فرما مصطفٰی کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہہ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد، شہید کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے مُیں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہر معروف و سری معروف دے بیخود سری
جند حق میں گن جنید با صفا کے واسطے

بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے

بو الفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بو الحسن اور بو سعید سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ ، قادریوں میں اٹھا
قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے

احسن اللہ لہم رزقا سے دے رزق حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں محی جاں فزا کے واسطے

طور عرفان و علو حمد و حسنی و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہر ابراہیم مجھ پر نار غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانہ دل کو ضیاء دے روے ایماں کو جمال
شہ ضیا مولی جمال الاولیاء کے واسطے

دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے
خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشق حق دے عشق عشق انتما کے واسطے

حب اہل بیت دے آل محمد کے لئے
کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پر نور کر
اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر
حضرت آل رسول مقتدیٰ کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز وعلم وعمل
عفو و عرفاں عافیت احمد رضا کے واسطے

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

کافروں پر تیغ والا سے گری برق غضب
ابر آسا چھا گئی ہیبت رسول اللہ کی

لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

نجدی اس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم مین ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے فزوں
اور نہ کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فورا قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

یارب اک ساعت میں دھل جائین سیہ کاروں کے جرم
جوش پر آجائے اب رحمت رسول اللہ کی

ہے گل باغ قدس رخسار زیبائے حضور
سرو گلزار قدم قامت رسول اللہ

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی
مشکل آسان الہی مری تنہائی کی

لاج رکھ لی طمع عفو کے سودائی کی
اے میں قرباں مرے آقا بڑی آقائی کی

فرش تا عرش سب ائینہ ضمائر حاضر
بس قسم کھایئے امی تری دانائی کی

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم فالنجم میں ہے آپ بینائی کی

پانسو سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام
آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی

چاند اشارے کے ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

تنگ ٹھہری ہے رضا جس کے لئے وسعت عرش
بس جگہ دل میں ہے اس جلوۂ ہر جائی کی

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائیں گے

کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح
آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے

گل رکھ لے گا آج یہ ان کی نسیم فیض سے
خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

ہاں حسرت زدو سنتے ہُں وہ دن آج ہے
تھی جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ
ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقرو آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمت خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

خاک افتادو بس ان کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدے مُں تم کو اٹھاتے جائیں گے

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمن عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے

آں کھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں
لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائیں گے

سوختہ جانوں پہ وہ پر جوش رحمت آئے ہیں
اب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائیں گے

آفتاب ان کا ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ
صر صر جوش بلا سے جھلملاتے جائیں گے

پائے کوباں پل سے گزریں گے تری آواز پر
رب سلم کی صدا پر وجد لاتے جائین گے

سرورد دیں لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیدا اب کب تک دباتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانیوالے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے وے

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریوں فقیروں کے تھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

چل اٹھ جبہہ فرسا ہو ساقی کے در پر
در جود ہے میرے مستانے والے

ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے وے

رضا نفس دمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

آنکھیں رو رو کے سو جانے والے
جانے والے نہیں آنے والے

کوئی دن میں یہ سرا اوجڑ ہے
ارے اوچھاؤنی چھانے والے

ذبح ہوتے ہیں وطن سے بچھڑے
دیس کیوں گاتے ہیں گانے والے

ارے بد فال بری ہوتی ہے
دیس کا جنگلا سنانے والے

سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

آنکھیں کچھ کہتی ہیں تجھ سے پیغام
او دریا کے جانے والے

پھر نہ کروٹ لی مدینہ کی طرف
ارے چل جھوٹے بہانے والے

نفس میں خاک ہوا ، تو نہ مٹا
ہے مری جان کے کھانے والے

جیتے کیا دیکھ کے ہیں اے حورو
طیبہ سے خلد میں آنے والے

نیم جلوے میں دو عالم گلزار
واہ وارنگ جمانے والے

حسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانہ والے

وہی دھوم ان کی ہے ما شاء اللہ ‏ مٹ گئے آپ مٹانے والے
لب سیراب کا صدقہ پانی ‏ اے لگی دل کی بجھانے والے
ساتھ لے لو مجھے میں مجرم ہوں ‏ راہ میں پڑتے ہیں تھانے والے
ہو گیا دھک سے کلیجا میرا ‏ ہائے رخصت کی سنانے والے
خلق تو کیا ہیں کہ خالق کو عزیز ‏ کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے
کشتۂ دشت حرم جنت کی ‏ کھڑکیاں اپنے سرہانے والے
کیوں رضا آج گلی سونی ہے ‏ اٹھ مرے دھوم مچانے والے

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے ‏ بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
جگمگا اٹھی مری گور کی خاک ‏ تیرے قربان چمکنے والے
مہ بے داغ کے صدقے جاؤں ‏ یوں دمکتے ہیں دمکنے والے
عرش تک پھیلی ہے تاب عارض ‏ کیا جھلکتے ہیں جھلکنے والے
گل طیبہ کی ثنا گاتے ہیں ‏ نخل طوبیٰ پہ چہکنے والے
عاصیو تھام لو دامن ان کا ‏ وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے
ابر رحمت کے سلامی رہنا ‏ پھلتے ہیں پودے لچکنے والے
ارے یہ جلوہ گہہ جاناں ہے ‏ کچھ ادب بھی ہے پھڑکنے والے
سنیو! ان سے مدد مانگے جاؤ ‏ پڑے بکتے رہیں بکنے والے
شمع یاد رخ جاناں نہ بجھے ‏ خاک ہوجائیں بھڑکنے والے
موت کہتی ہے کہ جلوہ ہے قریب ‏ اک ذرا سو لیں بلکنے والے
کوئی ان تیروں سے کہہ دو ‏ کس کے ہو کر رہیں تھکنے والے
دل سلگتا ہی بھلا ہے اے ضبط ‏ بجھ بھی جاتے ہیں دہکنے والے
ہم بھی کملانے سے غافل تھے کبھی ‏ کیا ہنسا غنچے چٹکنے والے
نخل سے چھٹکے یہ کیا حال ہوا ‏ آہ او پتے کھڑکنے والے
جب گرے منہ سوئے میخانہ تھا ‏ ہوش میں ہیں یہ بہکنے والے
دیکھ او زخم دل آپنے کو سنبھال ‏ پھوٹ بہتے ہیں تپکنے والے
مے کہاں اور کہاں میں زاہد ‏ یوں بھی چھکتے ہیں چھکنے والے
کف دریائے کرام میں ہیں رضا ‏ پانچ فوارے چھلکنے والے

راہ پر خار ہے کیا ہونا ‏ پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے
خشک ہے خوں کہ دشمن ظالم ‏ سخت خونخوار ہے کیا ہونا ہے
ہم کوبد کرو ہی کرنا جس سے ‏ دوست بیزار ہے کیا ہونا ہے
تن کی اب کون خبر لے ہے ہے ‏ دل کا آزار ہے کیا ہونا ہے
میٹھے شربت دے مسیحا جب بھی ‏ ضد ہے انکار ہے کیا ہونا ہے
دل کہ تیمار ہمارا کرتا ‏ آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے
پر کٹے ، تنگ قفس اور بلبل ‏ نو گرفتار ہے کیا ہونا ہے
چھپکے لوگوں سے کئے جس کے گناہ ‏ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرم بے پرواہ دیکھ — سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

تیرے بیمار کو میرے عیسیٰ — غش لگا تا رہے کیا ہونا ہے

نفس پر زور کا وہ زور اور دل — زیر ہے زار ہے کیا ہونا ہے

کام زنداں کے کئے اور ہمیں — شوق گلزار ہے کیا ہونا ہے

ہائے رے نیند مسافر تیری — کوچ تیار ہے کیا ہونا ہے

دور جانا ہے رہا دن تھوڑا — راہ دشوار ہے کیا ہونا ہے

گھر بھی جانا ہے مسافر کہ نہیں — مت پہ کیا مار ہے کیا ہونا ہے

جان ہلکان ہوئی جاتی ہے — بار سا بار ہے کیا ہونا ہے

پار جانا ہے نہیں ملتی ناؤ — زور پر دھار ہے کیا ہونا ہے

را تو تیغ پر اور تلووں کو — گلۂ خار ہے کیا ہونا ہے

روشنی کی ہمیں عادت اور گھر — تیرۂ وتار ہے کیا ہونا ہے

بیچ میں آگ کا دریا حائل — قصد اس پار ہے کیا ہونا ہے

اس کڑی دھوپکو کیونکر جھیلیں — شعلہ زن نار ہے کیا ہونا ہے

کل تو دیدار کا دن اور یہاں — آنکھ بیکار ہے کیا ہونا ہے

منہ دکھانے کا نہیں اور سحر — عام دربار ہے کیا ہونا ہے

ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ — وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے

لے وہ حاکم کے سپاہی آئے — صبح اظہار ہے کیا ہونا ہے

واں نہیں بات بنانے کی مجال — چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے

ساتھ والوں نے یہیں چھوڑ دیا — بیکسی یار ہے کیا ہونا ہے

آخری دید ہے آؤ مل لیں — رنج بیکار ہے کیا ہونا ہے

دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا — اب سفر بار ہے کیا ہونا ہے

جانے والوں پہ یہ رونا کیسا — بندہ نا چار ہے کیا ہونا ہے

نزع میں دھیان نہ بٹ جائے کہیں — یہ عبث پیار ہے کیا ہونا ہے

اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت — گلے کا ہار ہے کیا ہونا ہے

باتیں کچھ اور بھی تم سے کرتے — یہ کہاں وار ہے کیا ہونا ہے

کیوں رضا کڑھتے ہو ہنستے اٹھو — جب وہ غفار ہے کیا ہونا ہے

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے — ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے

انگ من مانتی منہ مانگی مرادیں لے گا — نہ یہاں نہ ہے نہ منگتا سے یہ کہنا کیا ہے

پند کڑوی لگے ناصح سے ترش ہو اے نفس — زہر عصیاں میں ستمگر تجھے میٹھا کیا ہے

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے — اس بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے

ان کی امت میں بنایا انہیں رحمت بھیجا — یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعوی کیا ہے

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب — بخش بے پوچھے لے جائے کو لے جانا کیا ہے

زاہد ان کا میں گنہگاروں وہ میرے شافع — اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے

بے بسی ہو جو مجھے پرسش اعمال کے وقت — دوسوں کیا کہوں اس وقت تمنا کیا ہے

کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضور — ہاں کوئی دیکھو یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے

کون آفت زدہ ہے کس پہ بلا ٹوٹی ہے — کس مصیبت میں گرفتار ہے صدمہ کیا ہے

کس سے کہتا ہے کہ للہ خبر لیجئے مری
کیوں ہے بیتاب یہ بے چینی کا رونا کیا ہے

اس کی بے چینی سے ہے خاطر اقدس پہ ملال
بیکسی کیسی ہے پوچھو کوئی گزرا کیا ہے

یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے
اس سے پرسش ہے بتا تو نے کیا کیا کیا ہے

سامنا قہر کا ہے دفتر اعمال ہیں پیش
ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہ رسل
بندہ بیکس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے

اب کوئی دم میں گرفتار بلا ہوتا ہوں
آپ آجائیں تو کیا خوف ہے کھٹکا کیا ہے

سن کے یہ عرض مری بحر کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہو ارشاد ٹھہرنا کیا ہے

کس کو تم مورد آفات کیا چاہتے ہو
ہم بھی تو آکے ذرا دیکھیں تماشا کیا ہے

ان کی آواز پہ کر اٹھوں میں بے ساختہ شور
اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے

لو وہ آیا مرا حامی مرا غمخوار امم
آگئی جاں تن بے جاں میں یہ آنا کیا ہے

پھر مجھے دامن اقدس میں چھپالیں سرور
اور فرمائیں ہٹو اس پہ تقاضا کیا ہے

بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا
کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمہارا کیا ہے

چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم
حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے

یہ سماں دیکھ کے محشر میں اٹھے شور کہ واہ
چشم بد دور ہو کیا شان ہے رتبہ کیا ہے

صدقہ اس رحم کے اس سایہ دامن پہ نثار
اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے

اے رضا جان عنادل ترے نغموں کے نثار
بلبل باغ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہہ کہوں
جان مراد و کان تمنا کہوں تجھے

گلزار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
در مان درد بلبل شیدا کہوں تجھے

صبح وطن پہ شام غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلا کہوں تجھے

بے داغ لالہ یا قمر بے کلف کہوں
بے خار گلبن چمن آرا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے

اس مردہ دل کو مژدہ حیات ابد کا دوں
تاب و توان جان مسیحا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناخوان کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہہ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو ذات خدا غفار ہے

عرش سا فرش زمین ہے فرش پا عرش بریں
کیا نرالی طرز کی نام خدا رفتار ہے

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھردئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

اب زلزل چشمہ کن میں گندھے وقت خمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

گورے گورے پاؤں چمکادو خدا کے واسطے
نور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جان بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

جوش طوفاں بحر بیپایاں ہوا نا سازگار
نوح کے مولیٰ کرم کر لے تو بیڑا پار ہے

رحمۃ للعالمین تیری دہائی دب گیا
اب تو مولیٰ بے طرح سر پہ گنہ کا بار ہے

حیرتیں ہیں ائینہ دار وفور وصف گل
ان کے بلبل کی خموشی بھی لب اظہار ہے

گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامنقار ہے

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جان مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

بزم ثنائیزلف میں میری عروس فکر کو
ساری بہار ہشت خلد چھوٹا سا عطردان ہے

عرش پہ جا کے مرغ عقل تھک کے گرا غش آ گیا
اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

اک ترے رخ کی روشنی چین ہے دو جہاں کی
انس کا انس اسی سے ہے جان کی وہی جان ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

گود میں عالم شباب عال شباب کچھ نہ پوچھ
گلبن باغ نور کی اور ہی کچھ اٹھان ہے

تجھ سا سیاہ کار کون اس سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بیقرار
روکیئے سر کو روکیئے ہاں یہی امتحان ہے

نشان خدا نہ ساتھ دے ان کے خرام کا وہ باز
سدرہ سے تاز میں جسے نرم سی اک اڑان ہے

بار جلال اٹھا لیا گرچہ کلیجہ شق ہوا
یون تو یہ ماہ سبزہ رنگ نظروں میں دھان پان ہے

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفیٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا کہ مہر کب سےنقاب میں ہے

نہیں وہ میٹھی نگاہ والا خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے ان کے خدا بچائے جلال باری عتبار میں ہے

جلی جلی بو سے اس کی پیدا ہے سوزش عشق چشم والا
کباب آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

انہیں کی بو مایہ سمن ہے انہین کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

تری جلو میں ہے ماہ طیبہ ہلال ہر مرگ و زندگی کا
حیات جاں کا رکاب میں ہے ممات اعدا کا ڈاب میں ہے

سیاہ لباسان دار دنیا وَ سبز پوشان عرش اعلیٰ
ہر اک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض ان کی جناب میں ہے

وہ گل ہیں لبہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھ بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہیسوز جگر سے جاں تک ہے طالب جلوۂ مبارک
دکھا دو وہ لب کہ آب حیوان کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آ کر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدا قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں امنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

اندھری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے
دل بیکس کا اس آفت میں آقا تو ہی والی ہے

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گور غریباں سے
نبی امت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کرلے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے

ارے یہ بھیڑیوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پر
کہاں ویا مسافر ہائے کتنا لا ابالی ہے

اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹا دل اکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنیوالی ہے

زمین تپتی کٹیلی راہ بھاری بوجھ گھائل پاؤں
مصیبت جھیلنے والے ترا اللہ والی ہے

نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تری منزل ہوئی کھوٹی
ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے

رضا منزل تو جیسی ہے وہ اک میں کیا سبھی کو ہے
تم اس کے روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

گنہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے
مبارک ہو شفاعت کے لئے احمد سا والی ہے

قضا ہے مگر اس شوق کا اللہ والی ہے
جو ان کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے

ترا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے
اسے بوکر ترے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

تمہاری شرم سے شان جلال حق ٹپکتی ہے
خم گردن ہلال آسمان ذو الجلالی ہے

زہے خودگم جو گم ہونے پہ یہ ڈھونڈے کہ کیا پایا
ارے جب تک کہ پانا ہے جبھی تک ہاتھ خالی ہے

میں اک محتاج بے وقعت گدا تیرے سگ درکا
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

تری بخشش پسندی عذر جوئی تو یہ خواہی سے
عموم بیگناہی جرم شان لا ابالی ہے

ابو بکر و عمر عثمان و حیدر جس کے بلبل ہیں
ترا سرو سہی اس گلبن خوبی کی ڈالی ہے

رضا قسمت ہی کھل جائے جو گیلاں سے خطاب آئے
کہ تو ادنی سگ درگاہ خدام معالی ہے

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

آنکھیں ملنا جھنجھلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
نام پر اٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے

جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا گیا پیتابی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجا ہوجائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سن بھلا پھر اوندھے منہ
مینہ پھسلن کردی ہے اور دھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اک ٹوٹی آس نہارے جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھئے مجھ بیکس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش
اس مردار پہ کیا للچایا دیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضا چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے
نبی راز دار مع اللہ لی ہے

وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا
رؤف و رحیم و علیم و علی ہے

ہے بیتاب جس کے لئے عرش اعظم
وہ اس رہر و لا مکاں کی گلی ہے

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے

تلاطم ہے کشتی پہ طوفان غم کا
یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے

نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی
اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

صبا ہے مجھے صر صر دشت طیبہ
اسی سے کلی میرے دل کی کھلی ہے

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان و یکدل
ابو بکر و فاروق و عثمان علی ہے

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

کروں عرض کیا تجھ سے اے عالم سر
کہ تجھ پر مری حالت دل کھلی ہے

تمنا ہے فرمایئے روز محشر
یہ تیری رہائی کی چھٹی ملی ہے

جو مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو
نہ کچھ قصد کیجئے یہ قصد ولی ہے

تیرے درکا درباں ہے جبریل اعظم
ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے یہ کس کو قدرت ملی ہے

نہ عرش ایمن نہ انی ذاھب میں مہمانی ہے
نہ لطف ادن یا احمد نصیب لن ترانی ہے

نصیب دوستاں گر ان کے در پر موت آنی ہے
خدا یونہی کرے پھر تو ہمیشہ زندگانی ہے

اسی در پر تڑپتے ہیں مچلتے ہیں بلکتے ہیں
اٹھا جاتا نہیں کیا خوب اپنی نا توانی ہے

ہر اک دیوار و در پر مہر نیکی ہے جبیں سائی
نگار مسجد اقدس میں کب سونے کا پانی ہے

ترے منگتا کی خاموشی شفاعت خواہ ہے اس کی
زبان بے زبانی ترجمان خستہ جانی ہے

کھلے کیا راز محبوب و محبّ مستان غفلت پر
شراب قد رای الحق زیب جام من رانی ہے

جہاں کی خاکر دبی نے چمن آرا کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی ان گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے

شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فرد امکاں میں
کہ تجھ سے کوئی اول ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

کہاں اس کو شک جان جناں میں زر کی نقاشی
ارم کی طائر رنگ پریدہ کی نشانی ہے

ذیاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو ، کہ تسلیم زبانی ہے

یہ اکثر ساتھ ان کے شانہ و مسواک کا رہنا
بتاتا ہے کہ دل ریشوں پہ زائد مہربانی ہے

اسی سرکار سے دنیا و دین ملتے ہیں سائل کو
یہی دربار عالی کنز آمال و امانی ہے

درد دیں صورت ہالہ محیط ماہ طیبہ ہے
برستا امت عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

تعالیٰ اللہ استغناء ترے در کے گداؤں کا
کہ ان کو عار فرو شوکت صاحب قرآنی ہے

وہ سر گرم شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی
کرم کا عطر صندل کی زمیں رحمت کی گھانی ہے

یہ سر ہو اور وہ خاک درد وہ خاک در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو ابدل میں یہ ٹھانی ہے

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے
گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے
کیا بات تری مجرم کیا بات بنائی ہے

سب نے صف محشر میں للکار دیا ہم کو
اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

یوں تو سب انہیں کا پر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص ان کی کمائی ہے

زائر گئے بھی کب کے دن ڈھلنے پہ ہے پیارے
اٹھ میرے اکیلے چل کیا دیر لگائی ہے

بازار عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا
سرکار کرم تجھ میں عیبی کی سمائی ہے

گرتے ہوؤں کو مژدہ سجدے میں گرے مولیٰ
رو رو کے شفاعت کی تمہید اٹھائی ہے

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو
منہ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے

اب آپ ہی سنبھالیں تو کام اپنے سنبھل جائیں
ہم نے کمائی سب کھیلوں میں گنوائی ہے

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

حرص و ہوس بد سے دل تو بھی ستم کرلے
تو ہی نہیں بیگانہ دنیا ہی پرائی ہے

ہم دل جلے ہیں کس کے ہٹ فتنوں کے پر کالے
کیوں پھونک دوں اک اف سے کیا آگ لگائی ہے

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ
صرف ان کی رسائی ہے صرف ان کی رسائی ہے

حرز جاں ذکر شفاعت کیجئے
نار سے بچنے کی صورت کیجئے

ان کے نقش پا پہ غیرت کیجئے
آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجئے

ان کے حسن با ملاحت پر نثار
شیرۂ جاں کی حلاوت کیجئے

ان کے در پہ جیسے ہر مٹ جایئے
نا توانو کچھ تو ہمت کیجئے

پھیر دیجئے پنجۂ دیو لعیں
مصطفیٰ کے بل پہ طاقت کیجئے

ڈوب کر یاد لب شاداب میں
آبکوثر کی سیاحت کیجئے

یاد قیامت کرتے اٹھئے قبر سے
جان محشر پر قیامت کیجئے

ان کے درپ بیٹھئے بن کر فقیر
بنواؤ فکر ثروت کیجئے

جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبت کیجئے

حی باقی جس کی کرتا ہے ثنا
مرتے دم تک اس کی مدحت کیجئے

عرش پر جس کی کمانیں چڑھ گئیں
صدقے اس بازو پہ قوت کیجئے

نیم و اطیبہ کے پھولوں پر ہو آنکھ
بلبلو پاس نزاکت کیجئے

سر سے گرتا ہے ابھی بار گناہ
خم ذرا فرق ارادت کیجئے

آنکھ تو اٹھتی نہیں دیں کیا جواب
ہم پہ بے پرسش ہی رحمت کیجئے

عذر بد تر از گنہ کا ذکر کیا
بے سبب ہم پر عنایت کیجئے

نعرہ کیجئے یا رسول اللہ
مفلسو سامان دولت کیجئے

ہم تمہارے ہو کے کس کے پاس جائیں
صدقہ شہزادوں کا رحمت کیجئے

من رانی قد رای الحق جو کہے
کیا بیاں اس کی حقیقت کیجئے

عالم علم دو عالم ہیں حضور
آپ سے کیا عرض حاجت کیجئے

آپ سلطان جہاں ہم بے نوا
یاد ہم کو وقت نعمت کیجئے

تجھ سے کیا کیا اے مرے طیبہ کے چاند
ظلمت میں مدفن عنایت کیجئے

در بدر کب تک پھیریں خستہ خراب
طیبہ میں مدفن عنایت کیجئے

ہر برس وہ قافلوں کی دھوم دھام　　آہ سنئے اور غفلت کیجئے
پھر پلٹ کر منہ نہ اس جانب کیا　　سچ ہے اور دعوائے الفت کیجئے
اقربا حب وطن بے ہمتی　　آہ کس کس کی شکایت کیجئے
اب تو آقا منہ دکھانے کا نہیں　　کس طرح رفع ندامت کیجئے
اپنے ہاتھوں خود لٹا بیٹھے ہیں گھر　　کس پہ دعوائے بضاعت کیجئے
کس سے کہئے کیا کیا کیا ہو گیا　　خود ہی اپنے پر ملامت کیجئے
عرض کا بھی اب تو منہ پڑتا نہیں　　کیا علاج درد فرقت کیجئے
اپنی اک میٹھی نظر کے شہد سے　　چارۂ زہر مصیبت کیجئے
دے خدا ہمت کہ یہ جان حزیں　　آپ پر واریں وہ صورت کیجئے
آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں　　ہم کریں جرم آپ رحمت کیجئے
جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا　　یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

دشمن احمد پہ شدت کیجئے　　ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑئے ہر بات میں　　چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہو نجد میں　　ذکر آیات ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل　　یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجے چرچا انہیں کا صبح و شام　　جان کافر پر قیامت کیجئے
آپ درگاہ خدا میں ہیں وجیہ　　ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے
حق تمہیں فرما چکے اپنا حبیب　　اب شفاعت بالمحبت کیجئے
اذ کب کا مل چکا اب تو حضور　　ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور　　جانب مہ پر اشارت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب　　اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو محبوب کا حق تھا یہی　　عشق کے بدلے عداوت کیجئے
و الضحی ، حجرات ، الم نشرح سے پھر　　مومنو اتمام حجت کیجئے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے　　التجا و استعانت کیجئے
یا رسول اللہ دہائی آپ کی　　گو شمالی اہل بدعت کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے　　زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہی　　اولیاء کو حکم نصرت کیجئے
میرے آقا حضرت اچھے میاں　　ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

حاضری بارگاہ بہیں جاہ وصل اول رنگ علمی

حضور جان نور

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے　　جس پہ نثار جان فلاح و ظفر کی ہے

گرمی ہے تپ ہے ، درد ہے ، کلفت سفر کی ہے
نا شکر یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے

کس خاک پاک کی تو بنی خاک پا شفا
تجھ کو قسم جناب مسیحا کے سر کی ہے

آپ حیات روح ہے زرقا کی بوند بوند
اکسیر اعظم مس دل خاک در کی ہے

ہم کو تو اپنے سایہ میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانیوالوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

لٹتے ہیں مارے جاتے ہیں یونہی سنا کئے
ہر بار دی وہ امن کہ غیرت حضر کی ہے

وہ دیکھو جگمگاتی ہے شب اور قمر ابھی
پہروں نہیں کہ بست و چہارم صفر کی ہے

ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے

من زار تربتی وجبت لہ شفاعتی
ان پر درود جن سے نویداں بشر کی ہے

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضت کدھر کی ہے

کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منی
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے

صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروض غرر کی ہے

ہاں تو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

شر خیر شور سور شرر دور ، نار نور
بشریٰ کہ بارگاہ یہ خیر البشر کی ہے

مجرم بلائے آئے ہیں جاوک ہے گواہ
پھر روہ ، کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

بد ہیں مگر انہین کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم
نجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پر حرف
کافر ادھر کی ہے نہ ادھر کی ادھر کی ہے

حاکم حکیم وارد دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

شکل بشر میں نور الہی اگر نہ ہو
کیا قدر اس خمیرۂ ماؤ مدر کی ہے

نور الہ کیا ہے محبت حبیب کی
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جا خوک و خر کی ہے

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو
و اللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

مقصود یہ ہیں آدم و نوح و خلیل سے
تخم کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے

ان کی نبوت ان کی ابوت ہے سب کو عام
ام البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گل کی یاد میں یہ صدا بو البشر کی ہے

پہلے ہو ان کی یاد کہ پائے جلا نماز
یہ کہتی ہے اذان جو پچھلے پہر کی ہے

دنیا ، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں
ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے

ان پر درود جن کو کس بیکساں کہیں
ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ بارگاہ مالک جن و بشر کی ہے

شمس و قمر سلام کو حاضر السلام
خوبی انہیں کی جوت سے شمس و قمر کی ہے

سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السلام
تملیک انہیں کے نام تو ہر بحر و بر کی ہے

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

عرض و اثر سلام کو حاضر ہیں السلام
ملجا یہ بارگاہ دعا و اثر کی ہے

شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السلام
راحت انہیں کے قدموں میں شوریدہ سر کی ہے

خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السلام
مرہم یہیں کے خاک تو خستہ جگر کی ہے

سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ جلوہ گاہ مالک ہر خشک و تر کی ہے

سب کر و فر سلام کو حاضر ہیں السلام
ٹوہی یہیں تو خاک پہ ہر کرو فر کی ہے

اہل نظر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ گر وہی تو سرمہ سب اہل نظر کی ہے

آنسو بہا کہ یہ بہ گئے کالے گنہ کے ڈھیر
ہاتھی ڈوباؤ جھیل یہاں چشم تر کی ہے

تیری قضا خلیفۂ احکام ذی الجلال
تیری رضا حلیف قضا و قدر کی ہے

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی
سر داس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے

جنت میں آکے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

مومن ہوں ، مومنوں پر روف رحیم ہو
سائل ہوں ، سائلوں کو خوشی لانہر کی ہے

دامن کا واسطہ مجھے اس دھوپ سے بچا
مجھکو تو شاق جاڑو میں اس دوپہر کی ہے

ماں دونوں بھائی بیٹھے بھتیجے عزیز دوست
سب تجھ کو سونپے ملک ہی سب تیرے گھر کی ہے

جن جن مرادوں کے لئے احباب نے کہا
پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

فضل خدا سے غیب، شہادت ہو انہیں
اس پر شہادت آیت و وحی و اثر کی ہے

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے

ان پر کتاب اتری بیانا لکل شی
تفصیل جس میں ما عبر و ما غیر کی ہے

آگے رہی عطا وہ بقدر طلب تو کیا
عادت یہاں امید سے بھی بیشتر کی ہے

بے مانگنے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں
مانگے سے جو ملے کسے فہم اس قدر کی ہے

احباب اس سے بڑھ کے تو شاید نہ پائیں عرض
نا کردہ عرض عرض یہ طرز گر کی ہے

دنداں کا نعت خواں ہوں نہ پا یاب ہوگی آب
ندی گلے گلے مرے آب گہر کی ہے

دشت حرم میں رہنے دے صیاد اگر تجھے
مٹی عزیز بلبل بے بال و پر کی ہے

یا رب رضا نہ احمد پارینہ ہو کے جائے
یہ بارگاہ تیرے حبیب ابر کی ہے

توفیق دے کہ آگے نہ پیدا ہو خوئے بد
تبدیل کر جو خصلت بد پیشتر کی ہے

آ کچھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے رضا
مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے

حاضری درگاہ ابدی پناہ وصل دوم رنگ عشقی

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے
چبھتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے

ڈالیں ہری ہری ہیں تو بالیں بھری بھری
کشف اہل پری ہے یہ بارش کدھر کی ہے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو یہ عظمت کس سفر کی ہے

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار
ابر کرم سے عرض یہ میزاب زر کی ہے

آغوش شوق کھولے ہے جن کے لئے حطیم
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جان نو
یہ راہ جاں فزا مرے مولیٰ کے در کی ہے

گھڑیاں گنی ہیں برسوں کہ یہ سکھڑی پھری
مرمر کے پھر یہ سل مرے سینے سے سر کی ہے

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو
کرسی سے اونچی کسی اسی پاک گھر کی ہے

عشاق روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

یہ گھر یہ در ہے اس کا جو گھر در سے پاک ہے
مژدہ ہوبے گھرو کہ صلا اچھے گھر کی ہے

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

چھائے ملائکہ میں لگاتار ہے درود
بدلے ہیں پہر بدلی میں بارش درر کی ہے

سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کئے ہیں ارے تجلی قمر کی ہے

ستر ہزار صبح ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و روخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دو بارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندیکو پر کی ہے

اے وائے بیکسی تمنا کہ اب امید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سر کی ہے

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے
اور بارگاہ مرحمت عام تر کی ہے

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے ہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

زندہ رہیں تو حاضری بارگہ نصیب
مر جائیں تو حیات ابد عیش گھر کی ہے

مفلس اور اسے در سے پھرے بے غنی ہوئے
چاندی ہر اک طرح تو یہاں گد یہ گرکی ہے

جاناں پر تکیہ خاک نہالی ہے دل نہال
ہاں بینواؤ خوب یہ صورت گزر کی ہے

ہیں چتر و تخت سایہ دیوار و خاک در
شاہوں کو کب نصیب یہ دھج کرو فر کی ہے

اس پاک کو میں خاک بسر سر بخاک ہیں
سمجھیں کچھ یہی جو حقیقت بسر کی ہے

کیوں تاجدارو خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایان در کی ہے

جارو کشوں میں چہرہ لکھے ہیں ملوک کے
وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہد و
مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

شان جمال طیبہ جاناں ہے نفع محض
وسعت جلال مکہ میں سود و ضرر کی ہے

کعبہ ہے بے شک انجمن ارا دلہن مگر
ساری بہار دلہنوں میں دلہا کے گھر کی ہے

کعبہ دلہن ہے تربت اطہر نئی دلہن
یہ رشک آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے

دونوں بنیں سجیلی انیلی بنی مگر
چوبی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور کی ہے

سر سبز وصل یہ ہے سیہ پوش ہجر وہ
چمکی دو پٹوں سے ہے جو حالت جگر کی ہے

ما و شما تو کیا کہ خلیل جلیل کو
کل دیکھنا کہ ان سے تمنا نظر کی ہے

اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ا ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

جو چاہیں ان سے مانگ کہ دونوں جہاں کی خبر
زرنا خریدہ ایک کنیز ان کے گھر کی ہے

رومی غلام دن حبشی باندیاں شبیں
گنتی کنیز زا دوں میں شام و سحر کی ہے

اتنا عجب بلندی جنت یہ کس لئے
دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے

عرش بریں یہ کیوں نہ ہو فردوش کا دماغ
اتری ہوئی شبیہ ترے بام و در کی ہے

وہ خلد جس میں اترے گی ابرار کی برات
ادنی نچھاور اس مرے دولہا کے سر کی ہے

عنبر زمین عبیر ہوا مشک تر غبار
ادنی سی یہ شناخت تری رہ گزر کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

اف بے حیائیاں کہ یہ منہ اور ترے حضور
ہاں تو کریم ہے تری خو در گزر کی ہے

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پرسش اور جا بھی سگ بے ہنر کی ہے

باب عطا تو یہ ہے جو بہکا ادھر ادھر
کیسی خرابی اس نگھرے در بدر کی ہے

آباد ایک در ہے ترا اور ترے سوا
جو بارگاہ دیکھئے غیرت کھنڈر کی ہے

لب واہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

گھیرا اندھیریوں نے دہائی ہے چاند کی
تنہا ہوں کالی رات ہے منزل خطر کی ہے

ایسی بندھی نصیب کھلے مشکلیں کھلیں
دونوں جہاں میں دھوم تمہاری کمر کی ہے

جنت نہ دیں ، نہ دین تری رویت ہو خیر سے
اس گل کے آگے کس کو ہوس برگ و بر کی ہے

شربت نہ دیں نہ دیں تو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شکر کی ہے

میں خانہ زاد کہنہ ہوں صورت لکھی ہوئی
بندوں کنیزوں میں بھی مرے مدر پدر کی ہے

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

سنکی وہ دیکھ باد شفاعت کے دے ہوا
یہ آبرو رضا ترے دامان تر کی ہے

معراج نظم نذر گدا بحضور سلطان الانبیاء علیہ افضل الصلوۃ والثنا ودر تہنیت شادی اسراء

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہمان کے لئے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمین پر رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
ادھر سے انوار ہنستے آتے ادھر سے نفحات اٹھ رہے تھے

یہ چھوٹ پڑتی تھی ان کے رخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنوار سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

نظر میں دولہا کے پیارے جلوے حیاء سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منہ پر آنچل تجلی ذات بحت سے تھے

خوشی کے بادل امنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمہ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے

یہ جھوما میزاب ر کا جھومر کہ آرہا کان پر ڈھلک کر
پھو ہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

دولہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلاف مشکیں جو اوڑھ رہا تھا غزال نافے بسارہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حسن تزمیں وہ اونچھی چوٹی وہ ناز وتمکیں
صبا سے سبزہ مُں لہریں آتیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آب رواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حباب تاباں کے تھل ٹکے تھے

پرنا پر داغ ملگجا تھا اٹھادیا فرش چاندنی کا
ہجوم تا رنگہ سے کوسوں قدم قدم فرش بادلے تھے

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوروں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں تھے

خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ می ں نے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

اتار کر ان کے رخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبین کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا تھا وہی تو جو بن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

بچا جو تلووں کا ان کے دھون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پانی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

خبر یہ تحویل مہر کی تھی کہ رت سہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیب تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے

تجلی حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
درود یہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاک گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو نامرادی کے دن لکھے تھے

ابھی نہ آئے تھے پشت زین تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک
صدا شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے

عجب نہ تھا رخش کا چمکنا غزال دم خوردہ سا بھرکنا
شعاعیں بکے اڑا ہی تھیں تڑپتے آنکھوں میں صاعقے تھے

ہجوم امید ہے گھٹاؤ مرادیں دے کر انہیں ہٹاؤ
ادب کی باگیں لئے بڑھاؤ ملائک میں یہ غلغلے تھے

اٹھی جو گرد رہ منور وہ نور برسا کہ راستے بھر

ستم کا ی کیسی مت کٹی تھی قمر وہ خاک ان کی رہ گزر کی
براق کے نقش سم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
نماز اقصی میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنیا ول آخر
یہ ان کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شئے کا ہو رہا تھا
نقاب الٹے وہ مہر انور جلال رخسار گرمیوں
یہ جوشش نور کا اثر تھا کہ آب گوہر کمر کمر تھا
بڑھا یہ لہرا کے بحر و حدت کہ ڈھل گیا نام ریگ کثرت
وہ ظل رحمت وہ رخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلتے پاتے
چلا وہ سر و چماں خراماں نہ رک سکا سدرہ سے بھی داماں
جھلک سی اک قدسیوں پر آئی ہوا ابھی دامن کی پھر نہ پائی
تھکے تھے روح الامین کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اک بھبوکا پھوٹا
جلو میں جو مرغ عقل اڑے تھے عجب برے حالوں گرتے پڑتے
قوی تھے مرغان وہم کے پر اڑے تو اڑنے کو اور دم بھر
سنا یہ اتنے میں عرش حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
یہ سن کے بیکود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا

جھکا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزم بالا
ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
یہی سماں تھا کہ پیک رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرور مجد
تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
خرد سے کہہ دو کہ سر جھکالے گماں سے گزر گزرنے والے
سراغ این و منی کہاں تھا نشان کیف و الی کہاں تھا
ادھر پیہم تقاضے آنا ادھر تھا مشل قدم بڑھانا
بڑے تو لیکن جھجھکتے ڈرتے حیاء سے جھکتے ادب سے رکتے
پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقۃ فعل تھا ادھر کا
ہوا نہ آخر کہ ایک بجرا تموج بحر ، میں ابھرا
کسے ملے گھاٹ کا کنارہ کدھر سے گزرا کہاں اتارا
اٹھے جو قصر دنی کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا
محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاضل خطوط واصل
حجاب اٹھے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے مُں لاکھوں جلوے
زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھی کہ پانی پائیں
وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
کمان امکان کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو

گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل امنڈ کے جنگل ابل رہے
تھے
اٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھنا مٹے تھے
مہکتے گلبن مہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے
کہ دست مبارک ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے
نجوم و افلاک جام و مینا اجالتے تھے کھنگھالتے تھے
فلک کو ہیبت سے تڑپ چڑھی تھی تپکتے انجم کے آبلے تھے
صفائے وہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے
فلک کے بیٹلوں کی کیا حقیقت یہ عرش و کرسی دو بلبلے تھے
سنہری زربفت اودی اطلس یہ تھا ان سب دھوپ چھاؤں کے تھے
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب این و آن سے گزر چکے تھے
سواری دولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسارت کے ولولے تھے
خرد کے جنگل میں پھول چمکا دہر دہر پیڑ جل رہے تھے
وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم نیور آگئے
اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خون اندیشہ تھوکتے تھے
وہی قدم خیر سے پھر آئے و پہلے تاج شرف ترے تھے
پھر ان کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے
تھے
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے
حضور خورشید کیا چمکتے چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کا ی سماں تھا یہ کیا مزے تھے
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لائے کسے بتائے کدھر گئے تھے
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے
جو قرب انہیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے
تنزلوں میں ترقی افزا دنی تدلی کے سلسلے تھے
دنی کی گودی مین ان کو لے کر فنا کے لنگر اٹھادئے تھے
بھرا جو مثل نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے کود چھپے تھے
ہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے
گرہ میں کلیوں کی باغ پھولے گا کے تکمے لگے ہوئے تھے
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے
بھنور کو یہ ضعف تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

ادھر سے تھیں نذر شہ نمازیں ادھر سے انعام خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پر نور میں پڑے تھے

زبان کو انتظار گفتن تو گوش کو حسرت شنیدن
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سننی تھی سن چکے تھے

وہ برج بطحا کا ماہ پارہ بہشت کا سیر کو سدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

سرور مقدم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مہ عرب کی
جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے

طرب کی نازش کہ ہاں لچکئے ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکئے
یہ جوش ضدین تھا کہ پودے کشاکش ارہ کے تلے تھے

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آ لئے تھے

نبی رحمت شفیع امت رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا ردی تھی کیا کیسے قافئے تھے

رباعیات

آتے رہے انبیاء کما قیل لہم
و الخاتم حقکم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

شب لحیہ و شارب ہے رخ روشن دن
گیسو و شب قدر و برات مومن
مژگاں کی صفیں چار ہیں دو ابر ہیں
و الفجر کے پہلو میں لیال عشر

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انساں وہ انساں ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

بوسہ گہ اصحاب وہ مہر سامی
وہ شانہ چپ میں اس کی عنبر فامی
یہ طرفہ کہ ہے کعبہ جان و دل میں
سنگ اسود نصیب رکن شامی

کعبہ سے اگر تربت شہ فاضل ہے
کیوں بائیں طرف اس کے لئے منزل
اس فکر میں جو دل کی طرف دھیان گیا
سمجھا کہ وہ جسم ہے یہ مرقد دل ہے

تم چاہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے
کیوں کر کہوں ساعت سے قیامت ٹل جائے
للہ اٹھاؤ رخ روشن سے نقاب
مولی مری آئی ہوئی شامت ٹل جائے

یا شبہ شبیہ کا گزرنا کیسا
بے مثل کی تمثال سنورنا کیسا
ان کا متعلق ہے رقی پہ مدام
تصویر کا پھر کیجئے اترنا کیسا

یہ شہ کی تواضع کا تقاضا ہی نہیں
تصویر کھچے ان کو گوارا ہی نہیں
معنی ہیں یہ مانی کہ کرم کیا مانے
کھچنا تو یہاں کسی سے ٹھہرا ہی نہیں

الا ایھا الساقی ادرکا ساونا ولیھا
کہ برباد شہ کوثر بنا سازیم محفلہا
بلا باربد حب شیخ نجدی بر وہابیہ
کہ عشق اساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

وہابی گرچہ اخفا میکند بغض نبی لیکن
نہاں کے ماند آں راز کز و ساز ند محفلہا

تر ہب گاہ ملک ہند اقامت را نمی شاید
جرس فریادی دارد کہ بر بندید محملہا

صلائے مجلسم در گوش آمد ہیں بیا بشنو
جرس مستانہ میگوید کہ بر بندید محملہا

مگر داں رو ازیں محفل رہ ارباب سنت رو
کہ سالک بے خبر بنود ز راہ و رسم منزلہا

دریں جادت بیا از راہ خلوت تا خدا یابی
متی ما تلق من تھوی دع الدنیا و امہلہا

و لم قربا نیت اے دود چراغ محفل مولد
زتاب جعد مشکینت چہ خوں افتاد درد لہا

غریق بحر عشق احمدم از فرحت مولد
کجا دانند حال ا سبکساران ساحلہا

رضا مست جام عشق ساغر باز میخواہد
الا ایھا الساقی ادرکا سائونا ولھا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارہ نور کا

ان کے قصر قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا
سدر پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا

عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا
یہ مثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالا نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تیرے ہی جانب ہے پانچوقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا ابروہے کعبہ نور کا

پشت پہ ڈھلکا سر انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا اعمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

بینیٔ پر نور پر رخشاں ہے بکہ نور کا
ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا

مصحف عارض پہ ہے خط شفیعہ نور کا
سیہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا

آب زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا
مصحف اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا
گرد سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا

ہیبت عارض سے تھراتا یہ شعلہ نور کا
کفش پا پر گرکے بن جاتا ہے گپھا نور کا

شمع دل مشکوۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا ترے سجدے سے سیما نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

کیا بنا نام خدا اسراء کا دولہا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بر مین شہانہ نور کا

بزم وحدت میں مزا ہوگا دو بالا نور کا
ملنے شمع طور سے جاتا ہے اکہ نور کا

وصف رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
صدقہ بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا

یہ کتاب کن میں آیا طرفہ آیہ نور کا
غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنی نور کا

دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
من رای کیا یہ آئینہ دکھایا نور کا

صبح کردی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا
شام ہی سے تھا شب تیرہ کو دھڑکا نور کا

پڑتی ہے نوری بھرن اڈا ہے دریا نور کا
سر جھکا اے کشت کفر آتا ہے اہلا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

نسخ ادیاں کرکے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاجور نے کر لیا کچھا علاقہ نور کا

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا
ماہ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

دیکھ ان کے ہوتے نا زیبا ہے دعوی نور کا
مہر لکھ دے یاں کے ذروں کو مچلکہ نور کا

یاں بھی داغ سجدۂ طیبہ ہے تمغا نور کا
اے قمر کیا تیرے ہی ماتے ہے ٹیکا نور کا

شمع ساں ایک ایک پروانہ ہے اس بانور کا
نور حق سے کو لگائے دل میں رشتہ نور کا

انجمن والے ہیں انجم ، بزم حلقہ نور کا
چاند پر تاروں کے جھرمٹ سے ہے ہالہ نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذو النورین جوڑا نور کا

کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا
مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ نور کا

اب کہاں وہ تابشیں کیسا وہ تڑکا نور کا
مہر نے چھپ کر کیا خاصہ دھدھلکا نور کا

تم مقابل تھے تو پہروں چاند بڑھتا نور کا
تم سے چھٹ کر منہ نکل آیا ذرا سا نور کا

قبر انور کہئے یا قصر معلیٰ نور کا
چرخ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا

آنکھ مل سکتی نہیں در پر ہے پہرا نور کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نور کا

نزع میں لوٹے گا خاک در پہ شیدا نور کا
مر کے اوڑھے گی عروس جاں دوپٹا نور کا

تاب مہر حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا
بوندیاں رحمت ی دینے آئیں چھینٹا نور کا

وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازا چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

یہ جو مہ و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

سرگیں آنکھیں حرم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لا مکاں تک جن کار منا نور کا

تاب حسن گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنول
نوبہاریں لائے گا گرمی کا جھلکا نور کا

ذرے مہر قدس تک تیرے توسط سے گئے
حد اوسط نے کای صغری کو کبری نور کا

سبزۂ گردوں جھکا تھا بہر پا بوس براق
پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا

تاب سم سے چوندھیاں کر چاند انہیں قدموں پھرا
ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا

دید نقش سم کو نکلی سات پردوں سے نگاہ
پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نور کا

عکس سم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند
پڑ گیا سیم و زر گردوں پر سکہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

کٓ گیسو دہن یٓ آنکھیں عٓ صٓ
کھیٰعص ان کا ہے چہرہ نور کا

اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

امتان و سیاہکار یہا
شافع حشر و غمگسار یہا

دور از کوئے صاحب کوثر
چشم دار و چہ اشکبا یہا

در فراق تو یا رسول اللہ
سینہ دارد و چہ بیقرار یہا

ظلمت آباد گور روشن شد
داغ دل راست نور بار یہا

چہ کند نفس پردہ در مولیٰ
چوں توئی گرم پردہ دار یہا

سگ کوےء نبی و یک نگہے
من و تا حشر جاں نثار یہا

سوف یعطیک ربک ترضی — حق نمودت چہ پاسدار یہا
دارم اے گل بیاد زلف درخت — سحر و شام آہ و زار یہا
تازہ لطف تو بر رضا ہر دم — مرہم کہنہ دل فگار یہا

فضائل سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترا ذمہ مہ کامل ہے یا غوث — ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث
کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث — وہ کچھ بھی ہوا ترا سائل ہے یا غوث
قد بے سایہ ظلم کبیا ہے — تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث
تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب — قلمرو مُں حرم تا حل ہے یا غوث
دل عشق و رخ حسن آئینہ ہیں — اور ان دونوں میں ترا ظل ہے یا غوث
تری شمع دل آرا کی تپ و تاپ — گل و بلبل کی آب و گل ہے یا غوث
ترا مجنوں ترا صحرا ترا نجد — تری لیلیٰ ترا محمل ہے یا غوث
یہ تیری چنپئی رنگت حسینی — حسن کے چاند صبح دل ہے یا غوث
گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے — کلی سو خلد کا حاصل ہے یا غوث
اگال اس کا ادھارا ابرار کا ہو — جسے تیرا الش حاصل ہے یا غوث
اشارہ مین کیا جس نے قمر چاک — تو اس مہ کا مہ کامل ہے یا غوث
جسے عرش دوم کہتے ہیں افلاک — وہ تیری کرسی منزل ہے یا غوث
تو اپنے وقت کا صدیق اکبر — غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث
ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں — وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث
جسے مانگے نپ پائیں جاہ والے — وہ بے مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث
فیوض عالم امی سے تجھ پر — عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث
جو قرنوں سیر مُن عارف نہ پائیں — وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث
ملک مشغول ہیں ان کی ثنا میں — جو تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث
نہ کیوں ہو تیری منزل عرش ثانی — کہ عرش حق تری منزل ہے یا غوث
وہیں سے ابلتے ہیں ساتوں سمندر — جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث
ملائک کے بشر کے جن کے حلقے — تری ضو ماہ ہر منزل ہے یا غوث
بخارا و عراق و چشت اجمیر — تر لو شمع ہر محفل ہے یا غوث
جو تیرا نام لے ذاکر ہے پیارے — تصو جو کرے شاغل ہے یا غوث
جو سرد کر ترا سودا خریدے — خدا دے عقل وہ عاقل ہے یا غوث
کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا — رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

جو تیرا طفل ہے کامل ہے یا غوث — طفیلی کا لقب واصل ہے یا غوث
تصوف تیرے مکتب کا سبق ہے — تصرف پر ترا عامل ہے یا غوث
تری سیر الی اللہ ہی ہے فی اللہ — کہ گھر سے چلتے ہی موصل ہے یا غوث
تو نور اول و آخر ہے مولیٰ — تو خیر عاجل و آجل ہے یا غوث
ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے ہیں پیر — تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث

کتاب ہر دل آثار تعرف ترے دفتر سے ہی ناقل ہے یا غوث

فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے فتوحات و فصوص آفل ہے یا غوث

ترا منسوب ہے مرفوع اس جا اجافت رفع کی عامل ہے یا غوث

ترے کامی مشقت سے بری ہیں کہ بر تر لصب سے فاعل ہے یا غوث

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو کن اور سب مکن حاصل ہے یا غوث

تری عزت تری رفعت ترا افضل بفضلہٖ افضل و فاضل ہے یا غوث

ترے جلوے کے آگے منطقہ سے مہ و خور پر خط باطل ہے یا غوث

سیاہی مائل اس کی چاندنی آئی قمر کایوں فلک مائل ہے یا غوث

طلائے مہر ہے ٹکسال باہر کہ خارج مرکز حامل ہے یا غوث

تو برزخ ہے برنگ نون منت دوجانب متصل واصل ہے یا غوث

نبی سے آخذ اور امت پہ فائض ادھر قابل ادھر فاعل ہے یا غوث

نتیجہ حد اوسط گر کے دے اور یہاں جب تک کہ شامل ہے یا غوث

الا طوبیٰ لکم سے وہ کہ جن کا شبانہ روز و رد دل ہے یا غوث

عجم کیسا، عرب ، حل ، کیا حرم میں جمی ہر جا تری محفل ہے یا غوث

ہے شرح اسم القادر ترا نام یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث

جبین جبہ فرسائی کا صندل تری دیوار کی کہگل ہے یا غوث

بجالایا وہ امر سارعوا کو تری جانب جو مستعجل ہے یا غوث

تری قدرت تو فطریات سے ہے کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث

تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث

رضا کے کام اور رک جائیں حاشا نزا سائل ہے تو باذل ہے یا غوث

تفضیل حضور درغم ہر عدو مقہور

بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث ترے ہی در سے مستکمل ہے یا غوث

جو تیری یاد سے ذائل ہے یا غوث وہ ذکر اللہ سے غافل ہے یا غوث

انا السیاف سے جاہل ہے یا غوث جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث

سخن ہیں اصفیا تو مغز معنی بدن ہیں اولیا تو دل ہے یا غوث

اگر وہ جسم عرفاں ہیں تو تو آنکھ اگر وہ آنکھ ہیں تو تل ہے یا غوث

الوہیت ، نبوت کے سوا تو تمام افضال کا قابل ہے یا غوث

نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث

الوہیت ہی احمد نے نہ پائی نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث

صحابیت ہوئی پھر تابعیت بس آگے قادری منزل ہے یا غوث

ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں وہ طبقہ مجملا فاضل ہے یا غوث

رہا میدان و شہرستان عرفاں ترا رمنا تری محفل ہے یا غوث

یہ چشتی سہروردی نقبندی ہر اک تیری طرف آئل ہے یا غوث

تری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی ترا میلا تری محفل ہے یا غوث

انہیں تو قادری بیعت ہے تجدید وہ ہاں خاطی جو مستبدل ہے یا غوث

قمر پر جیسے خور کا یوں ترا قرض
سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث

غلط کردم تو واہب ہے نہ مقرض
تری بخشش ترا نائل ہے یا غوث

کوئی جانے تیرے سرکا رتبہ
کہ تلوا تاج اہل دل ہے یا غوث

مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل
بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث

جہاں دشوار ہو وہم مساوات
یہ جرأت کس قدر ہائل ہے یا غوث

ترے خدام کے آگے ہے اک بات
جو اور اقطاب کو مشکل ہے یا غوث

اسے ادبار جو مدبر ہے تجھ سے
وہ ذی اقبال جو مقبل ہے یا غوث

خدا کے در سے ہے مطرود و مخذول
جو تیرا تارک و خاذل ہے یا غوث

ستم کوری وہابی رافضی کی
کہ ہندو تک ترا قائل ہے یا غوث

وہ کیا جانے گا فضل مرتضی کو
جو تیرے فضل کا جاہل ہے یا غوث

رضا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

استعانت از سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث

دوہائی یا محی الدین دوہائی
بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث

وہ سنگیں بدعتیں وہ تیری کفر
کہ سر پر تیغ دل پر سل ہے یا غوث

عزوما قاتلا عند القتال
مدد کو آدم بسمل ہے یا غوث

ترے سونے سے سویا بخت دیں جاگ
جگا چھپنے پہ دن مائل ہے یا غوث

خدا را نا خدا آؤ سے سہارا
ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یا غوث

جلا دے دیں جلا دے کفر و الحاد
کہ تو محی ہے تو قاتل ہے یا غوث

ترا وقت اور پڑے یوں دین پر وقت
نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث

رہی ہاں شامت اعمال یہ بھی
جو تو چاہے ابھی زائل ہے یا غوث

غیور اپنی غیرت کا تصدق
وہی کر جو ترے قابل ہے یا غوث

خدا را مرہم خاک قدم دے
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

نہ دیکھو مشکل مشکل تیرے آگے
کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث

وہ گیرا رشتۂ شرک خفی نے
پھنسا زنار میں یہ دل ہے یا غوث

کئے ترساؤ گبرا، قطب و ابدال
یہ محض اسلام کا سائل ہے یا غوث

تو قوت دے مین تنہا کام بسیار
بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث

عدو بد دین مذہب والے حاسد
تو ہی تنہا کا زور دل ہے یا غوث

حسد سے ان کے سینے پاک کر دے
کہ بد تر دق سے بھی یہ سل ہے یا غوث

غذائے دق یہی خواں استخواں گوشت
یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث

دیا مجھ کو بھی محروم چھوڑا
مرا کیا جرم حق فاضل ہے یا غوث

خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی
نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث

عطائیں مقتدر غفار کی ہیں
عبث بندوں کے دل میں غل ہے یا غوث

ترے بابا کا پھر تیرا اکرم ہے
یہ منہ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث

بھرن والے ترا جھالا تو جھالا
ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یا غوث

ثنا مقصود ہے عرض غرض کیا
غرض کا آپ تو کافل ہے یا غوث

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا
تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

کعبے کے بدر الدرجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحی تم پہ کروڑوں درود

شافع روز جزا تم پہ کروڑوں درود
دافع جملہ بلا تم پہ کرورڑوں درود

جان و دل اصفیا تم پہ کروڑوں درود
آپ و گل انبیاء تم پہ کروڑوں درود

لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا
کو شک عرش و دنی تم پہ کروڑوں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

طور پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر کا
نیر فاراں ہوا تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کف پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لا جواب
نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود

غایت و علت سبب بہر جہان تم ہو سب
تم سے بنا تم بنا تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہان کی حیات تم سے جہاں کا ثبات
اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروڑوں درود

مغز ہو تم اور پوست اور ہیں باہر کے دوست
تم ہو درون سرا تم پہ کروڑوں درود

کیا ہیں جو بیحد ہیں لوث تم تو ہو غیث اور غوث
چھینٹے میں ہوا بھلا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر کیا تم پہ کروڑوں درود

وہ معراج وہ وصف محشر کا تاج
کوئی کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں درود

لحت فلاح الفلاح رحت فراح المراح
عد لیعود الھنا تم پہ کروڑوں درود

جہاں و جہاں مسیح داد کہ دل ہے جریح
نبضیں چھٹیں دم چلا تم پہ کروڑوں درود

اف وہ رح سنگلاخ آہ یہ پاشاخ شاخ
اے مرے مشکل کشا تم پہ کروڑوں درود

تم سے کھلا باب جود تم سے ہے سب کا وجود
تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود

خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ
آگے جوشہ کی رضا تم پہ کروڑوں دروود

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود

مہر خدا نور نور دل ہے سیہ دن ہے دور
شب میں کرو چاند نا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر
کھول دو چشم حیاء تم پہ کروڑوں درود

چھینٹ تمہاری سحر چھوٹ تمہاری قمر
دل میں رچا دو ضیا تم پہ کروڑوں درود

تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور
لم ہے یہ وہ ان ھوا تم پہ کروڑوں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود

آس ہے کوئی نہ پاس اک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود

طارم اعلیٰ کا عرش جس کف پا کا ہے فرش
آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

کہنیکو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص
بند کر دو رہا تم پہ کڑوں درود

تم ہو شفائے مرض خلق خدا خود غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درود

آہ وہ راہ صراط بندوں کی کتنی بساط
المدد اے رہنما تم پہ کروڑوں درود

بے ادب بے لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ
عفو پہ بھولا رہا تم پہ کروڑوں درود

لو تہ دامن کہ شمع جھونکھوں میں ہے روز جمع
آندھیوں سے حشر اٹھا تم پہ کروڑوں درود

سینہ کہ یہ داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑوں درود

گیسوؤ قد لام الف گرد بلا منصرف
لا کے تہ تیغ لا تم پہ کروڑوں درود

تم نے برنگ فلق جیب جہاں کرکے شق — نور کا تڑکا کیا تم پہ کروڑوں درود
نوبت در ہیں فلک خادم در ہیں ملک — تم ہو جہان بادشاہ تم پہ کروڑوں درود
خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جمیل — خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے ماہ تمام جملہ رسل کے امام — نوشہ ملک خدا تم پہ کروڑوں درود
تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام — تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود
تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم — بھیک ہوا داتا عطا تم پہ کروڑوں درود
خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم — تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود
نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم — تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروڑوں درود
شافی و نافی ہو تم کافی ووافی ہو تم — درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود
جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام — مل تو ہے آپ کا تم پہ کروڑوں درود
مظہر حق ہو تمہیں مظہر حق ہو تمہیں — تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درود
زور دہ نارساں تکیہ گہ بیکساں — باد شہ ماورا تم پہ کروڑوں درود
بر سے کرم کی بھرن پھولیں نعم کی چمن — ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود
اک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں — بندہ ہے تنہا تہا تم پہ کروڑوں درود
کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں — تم ہو میں تم پہ فدا تم پہ کروڑوں درود

گندے نکمے کمیں مہنگے ہوں کوڑی کے تین — کون ہمیں پالتا تم پہ کروڑوں درود
باٹ نہ در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں — ایسے تمہیں پالنا تم پہ کروڑوں درود
ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ — ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروڑوں درود
گرنیکو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو — ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروڑوں درود
اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو — کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود
کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ — تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود
کردو عدو کو تباہ حاسدوں کو رو براہ — اہل ولا کا بھلا تم پہ کروڑوں درود
ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی — کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں درود
کام غضب کے کئے اس پہ ہے سرکار سے — بندوں کو چشم رضا تم پہ کروڑوں درود
آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے — جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے — ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کڑوڑوں درود

ز عکست ماہ تاباں آفریدند — ز بوئے تو گلستاں آفریدند
نہ از بہر تو صرف ایمانیانند — کہ خود بہر توایماں آفریدند
صبا را مست از بویت بہر سو — چناں افتاں و خیزاں آفریدند
برائے جلوۂ یک گلبن ناز — ہزاروں باغ و بستاں آفریدند
ز مہر تو مثالے بر گرفتند — و زاں مہر سلیماں آفریدند
چو انگشت تو شد جولاں دہ برق — قمر را بہر قرباں آفریدند
ز لعل نوشخند جانفزایت — ز لال آب حیواں آفریدند
نہ غیر کبریا جان آفرینے — نہ خود مثل تو جاناںآفریدند
بے نثارۂ محبوب لاہوت — جبینت آئینہ سا آفریدند

بنا کر دند تا قصر رسالت ترا شمع شبستاں آفریدند

ز مہر چرخ بہر خواں جودت عجب قرص نمکداں آفریدند

ز حسفت تا بہارا تازہ گل کرد رضایت را غزلخواۃ آفریدند

وظیفۂ قادریہ

سقانی الحب کأسات الوصال فقلت لخرتی نحو تعالی

داد عشقم جام وصل کبریا پش بگفتم بادہ ام را سیوم آ

الصلا اے فضلہ خواران حضور شاہ بر جود دست و صہبا در و فور

بخش کردن گر نہ عزم خسروی ست آخر ایں نوشیدہ خواندن بہر چیست

سعت و مشت لنحوی فی کوس فھمت لسکرتی بین الموالی

فسد دواں در جہامہا سویم رواں والۂ سکرم شدم در سروراں

شکر تو از ذکر و فکر اکبر بود سکر کوچوں حکم خود برمی رود

سوئے مے بر بوئے مے مرواں رواں بادہ خود سویت بپائے سردواں

فقلت لسائر الاقطاب لموا بحالی و ادخلوا انتم راجلی

گفتم اے قطباں بعون شان من جملہ در آئید تاں مردان من

جمع خواندی تا قوی دلہا شوند ہم زعون حال خود دادی کند

ورنہ تا بام حضور تو صعود حاش للہ تاب ویا رائے کہ بود

و ھموا و اشربوا انتم جنودی فساقی القوم بالوافی ملا لے

ہمت آرید و خورید اے شکرم ساقیم دادہ لبا لب از کرم

شکر حق جام تو لبریزے است ہر لبا لب را چکیدن در پئے است

تا بما ہم آیداں شاء العظیم آن نصیب الارض من کأ س الکریم

شربتم فضلتی من بعد سکی و لا ندلتم علوی و اتصالی

من شدم سر شارو سورم مچشید رخت تا قرب و علوم کے کشید

فیصلہ خوارانش شہان و من گدائے روئے آنم کو کہ خواہم قطرہ لائے

ملے جود شہم گفتہ ملائے مے طلبلا نشنوی ایجانہ لائے

مقامکم العلی جمعا ولکن مقامی فوقکم ما زال عالی

جائے تاں بالا ولے جایم بود فوق تاں از روز اول تا ابد

جات بالا تر زوہم جائہا جائہا خود ہست بہر پائہا

پائہا بود کہ سر ہا زیر پات پات ہم کے چوں فرد آئی زجات

صنعت اتصال تربیعی

انا فی حضرۃ التقریب وحدی یصرفنی و حسی ذو الجلال

یکہ در قربم خدا گرداندم حال و کافی آل جلیل واحدم

ایکہ می گرد اندت آں یک نہ غیر حال ما گرداں ز اشرہائے سوئے خیر

تاج قربش شاد ماں بر سر بنہ شئ لہ قرب خود مارابدہ

انا البازی اشہبکل شیخ و من ذا فی الرجال اعطی مثالی

باز اشہب ما شیخاں چوں حمام   کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام
جبذا شہباز طیرستاں قدس   اے شکار پنجہ ات غان قدس
شاد ماں بر قمری کو تر بزن   گہ نگہ بر خستہ چغدے ہم فگن
کسافی خلعة بطراز عزم   و توجنی بتیجان الکمال
خلعتم باخوش نگار عزم داد   بر سرم صد تاج دار ائی نہاد
یا رب ایں خلعت ہمایوں تا نشور   حلہ پوشایک نظر بر مشت عور
تاج را از فرق خود معراج دہ   بر سرم از کاک راہت تاج نہ
و اطلعنی علی سر قدیم   و قلد فی و اعطانی سوالے
آگہم فرمود بر راز قدیم   عہدہ داد و جملہ کامم آن کریم
عہدہ از تو عہد از تو ماز تو   ما بظل نعمت وہم ناز تو
یللے دخ وخ زمان خرمی ست   شوئے ما شد شحنہ حالاترس کیست
و ولانی علی الاقطاب جمعا   فحکمی نافذ فی کل حال
وا لیم کردہ بر اقطاب جہاں   پس بہر حال ست حکم من رواں
اے ثریا تا ثری امت امیر   کجروے بے حکم را در حکم گیر
پیش ازاں کا فتد سوئے آتش نیاز   نرم نرم از دست لطفت راست ساز
فلو القیت سرے فی بحار   لصار الکل غورا فی الزوال
راز خود گرافگنم اندر بحار   جملہ گم گردد و فرو رفتہ بغار
نفس و شیطان نزع جاں گورو نشور   نامہ خواندن بر سر خنجر عبور
نا خدا یا ہفت دریا در رہم   دست گیر اے یم زرازت کم زنم
و لو القیت سری فی جیال   لدکت و اختفت بین الرمال
رازم ار جلوہ دہم گردد جبال   پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال
اے زرازت کوہکاہ و کاہ کوہ   کاہ بیجاں راست سد راہ کوہ
طاعتم کاہ است جرمم کوہ زار   کوہ را کاہ و پرور کاہ زار
و ولو القیت سری فوق نار   لخمدت و انطفت من سرحال
پر تو راز افگنم گر بر اثیر   سرد و خامش گردد از رازم سعیر
نیر امن نار جرم افروختم   ہم دل زارم درونش سوختم
زار من از زور باخود نوش کن   نار من از نور خود خاموش کن
و لو القیت سری فوق میت   لقام بقدرة المولی تعالیٰ
راز خود بر مردۂ گر افگنم   زندہ بر خیزد باذن ذو الکرم
اینگاہت زندہ ساز مردہا   چیست پیشت در دل افسرہا
ایں لبانت جلوہ بار شہد کن   قم بفر ما مردہ ام را زندہ کن
و ما منہا شہور او دھور   تمر و تنقضی الا تالی
نیست شہرے نیست دہرے را مرور   تانیاید بر درم پیش از ظہور
ایدر تو مرجع ہر دہر و شہر   بندگانت را چہ ترس از دست دہر
ہر مہ عمرم کن از مہرت بخیر   خیر محضا من نہ بینم ہیچ ضیر
و تخبرنی بما یاتی و تجری   و تعلمنی فاقصر عن جدالی
جملہ گوید بامن از حال و صفت   از جد الم دست کو تہ باید ت
او ہش اللہ زیبد ایں شہ را جلال   عرض بیگی در او ماہ وسال

در جدالش کے کجا یابی امان
مریدی هم و طب و اشطح وغن
بنده ام خوش می سرا بیباک و مست
ایں سخن را بنده باید بنده کو
شاد و پاکو باں رود جانم زتن
مریدی لا تخف الله ربی
رب من حق بنده از تر سے منال
اے تر الله رب محبوب اب
رب و اب پاک نمود از ریب و عیب
مریدی لا تخف واش فانی
بنده ام تریسے مدارا از بد سگال
شکر حق بابندگاں شه را سرست
بنده ات را دشمناں دانند خس
طوبی فی السماء و الارض دقت
نو بتم در خضری و غبر از دند
یا رب ایں شه را مبارک دیر باز
بلاد الله ملکی تحت حکمی
ملک حق ملکم تر قربان من
بارک الله وسعت سلطان تو
تیره وقتے خیر و بختے سینه ریش
نظرت الی بلاد الله جمعا
در نگاہم جمله ملک ذو الجلال
وه که تومی بنی و مادر گناه
چشمده تازین بلا هادارہیم
و کل ولی له قدم وانی
ہر ولی را یک قدم دادند و ما
کام جانہا تو بگام مصطفیٰ
گام بر گام سکے مارا مبین
درست العلم هتی صرت قطیا
درس کردم علم تا قطبے شدم
اے سعید بو سعید سعد دیں
نے ہمیں سعدی که شاہا سعد کن
رجالی فی هوا جرهم صیام
در تموز روز جیشم روزه دار
کار مردانت صیام است و قیام
مرد کن یا خاک راحت کن شباب
انا الحسنی و المخدع مقامی
نسل من از حسن در مخدع مقام

خود کنیز او زمین بنده زمان
و افعل ما تشاء فالاسم عال
ہرچه خواہی کن که نسبت بر ترست
بنده کن اے بادشاه بنده جو
بر مریدی هم و طب و اشطح و غن
عطانی رفعة نلت المنالی
رفعتم آمد رسیدم تا منال
طرفه مربوبی و محبوبی عجب
از دلم برکش شہا ہر عیب و ریب
عزوم قاتد عند القتال
سخت عزم و قاتلم وقت قتال
خانه زادتم زباب و مادر ست
یا عزو ما قاتلا فریادرس
و شاوس السعادة قد بدالی
شد نقیب موکبم بخت بلند
تخت وبخت تاج و باج و ساز و ناز
ووقتی قبل قلبی قد صفالی
وقت من شد صاف پیش از جانمن
شرق تا غرب آن تو قربان تو
بر در آمد ده زکوة وقت خویش
کخردلة علی حکم اتصال
دانه خردل ساں بحکم اتصال
آه آه از کوئے ما آه آه
روئے تو بینم و بر پا جان و ہیم
علی قدم النبیبدر الکمال
بر قدمہائے نبی بدر العلی
حیف بر خطوات دلوآئیم ما
دست ده برکش سوئے راه مبین
ونلت السعد من مولی الموالی
کرد مولائے موالی اسعدم
سعد چرخت بنده اے سعد زمیں
سعد کن نا سعد ما را کن
و فی ظلم اللیالی کاللالی
در شب تیره چو گوہر نور بار
کام ما در خورد بام و خواب شام
ایں بہائیم راچنان گوکن تراب
و اقدامی علی عنق الرجال
پائے من برگردن جمله کرام

سرور اماہم براہ افتادہ ایم
پائحالت را سرے نہادہ ایم

گل بر اہایک قدم گل کم بداں
حسبۃ للہ مرد دامن کشاں

انـــا الـجیلـــی مـحـــی الـدیـن اسـمـی
و اعـــلامـــی عـلـــی راس الـــجبـــال

مولدم جیلاں و نامم محی دیں
راتیم بر قلہائے کوہ ہیں

جلوہ دہ از راتیت ایں آتیت
چوں منی محشور زیر راتیت

عبـــد الـقـــادر الـــمشهـــور اسـمـــی
وجـدی صـاحـــب الـعیـن و الـکـمـال

آن جدت چوں نباشد آن تو
وارثی اے جان من قربان تو

بر رضائے ناقصت افشاں نوال
یک چشیدن آبے از بحر الکمال

خفتہ دل تا چند تنگ زیستن
بر رخش از بحر فضل آبے بزن

تشنہ کامے پا بدامے کردہ غش
بحر سائل را بگو خود رو برش

رو برش او را برش بیدار ساز
ہوس بخش و نوش بخش و جاں نواز

جاں نوازاجاں فدائے نام تو
کام جاں دہ اے جہاں در کام تو

ایں دعا از بندہ آمین از ملک
پوزش از بغداد و اجابت از فلک

ترنم عندلیب برشاخسار مدح کرام حضور پیر و مرشد برحق علیہ رضوان الحق

خوشا دلے کہ دہندش دلائے آل رسول
کوشا سرے کہ کنندش فدائے آل رسول

گناہ بندہ بخش اے خدائے آل رسول
برائے آل رسول از برائے آل رسول

ہزار درج سعادت بر آرد از صدفے
بہائے ہر گہر بے بہائے آل رسول

سیہ سپید نہ شد گر رشید مصرش داد
سیہ سپید کہ ساز و عطائے آل رسول

اذا رو اذکر اللہ معاینہ بنی
من و خدائے من آنست ادائے آل رسول

خبر دہد زنگ لا الہ الا اللہ
فنائے آل رسول و بقائے آل رسول

ہزار مہر پرد در ہوائے او چوں ہبا
بروزنے کہ در خشد ضیائے آل رسول

نصیب پست نشیناں بلندیست ایں جا
تواضعست در مرتقائے آل رسول

بر آب چرخ بریں دہبیں ستانہ او
گراں جاک و بیا بر سمائے آل رسول

قبائے شہ بگلیم سیاہ خود نخرد
سیہ گلیم نباشد گدائے آل رسول

دوائے تلخ مخور شہد نوش و مژدہ نیوش
بیا مریض بدار الشفائے آل رسول

ہمیں نہ از سر افسر کہ ہم ز سر برخاست
نشست ہر کہ بفرقش ہمائے آل رسول

بسحر و طعنہ و سختی زند بعارض گل
بسنگ صخرہ و زد گرصبائے آل رسول

دہد زباغ منی غنچہائے زر بہ گرہ
دم سوال حیاء و غنائے آل رسول

ز چرخ و دکان زر شرقی ، مغربی آرند
بدر د مس بمس کیمیائے آل رسول

جرس بصلصلہ اش انچہ گفت را ہی را
ہماں بسلسلہ آرد ورائے آل رسول

رسول داں شوی از نام ادنی بنی
دو حرف معرفہ در ابتدائے آل رسول

بخدمتش نخرد باج و تاج زنگ و فرنگ
سپید بکت سیاہ سرائے آل رسول

اگر شب ست و خطر سخت ورہ نمیدانی
بند چشم و بیا برقفائے آل رسول

ز سر نہند کلاہ غرور مدعیاں
بجلوۂ مدو اے کفش پائے آل رسول

ہزار جامۂ سالوس را کتانی دہ
بتاب اے مہ جیب قبائے آل رسول

مرد بمیکدہ کانجا سیاہ کارانند
بیا بخانقہ نور زائے آل رسول

مرد بمجلس فسق و فجور شیاداں
بیا بانجمن اتقائے آل رسول

مرو بدا مگہ ایں دروغ با فال ہیچ
بیا بجلوہ گہ دلکشائے آل رسول

ازاں بانجمن پاک سبز پوشان رفت
کہ سبز بود دراں بزم جائے آل رسول

شکست شیشہ بھجر و پری بشیشہ ہنوز
زدل نمیردد آں جلوہ ہائے آل رسول

شہید عشق نمیرد کہ جاں بجاناں داد
تو مردی ایکہ جدائی ز پائے آل رسول

بگو کہ دائے من و وائے مردہ باندن من
منال ہرزہ کہ ہیہات وائے آل رسول

کہ می برد ز مریضان تلخ کام نیاز
بعہد شہد فروش بقائے آل رسول

صبا سلام اسیران بستہ بال رساں
بطائران ہوا و قضائے آل رسول

خطا ممکن و لکا پردہ ایست دوری نیست
بگوش میخوارد کنوں صدائے آل رسول

مگو کہ دیدہ گری و غبار دیدہ بخند
بکارتست کنوں تو تیائے آل رسول

ہیچ در غم عیار گان ذنب شعار
اگر ادب نہ کنند از برائے آل رسول

ہر آنکہ نکث کند نکث بہر نفس دیست
غنی ست حضرت چرخ اعتلائے آل رسول

سپاس کن کہ بپاس و سپاس بد منشاں
نیاز و ناز ندار و ثنائے آل رسول

نہ سگ بشورو نہ شیر بجا مشی کاہد
زقدر بدر و ضیائے ذکائے آل رسول

تواضع شہ مسکیں نواز را نازم
کہ ہم چوں بندہ کند بوس پائے آل رسول

منم امیر جہاں گیر کج کلہ یعنی
کمینہ بندہ و مسکیں گدائے آل رسول

اگر مثال خلافت دہر فقیر را
عجب مدار ز فیض و سخائے آل رسول

مگیر خسردہ کہ آن کس نہ اہل ایں کارست
کہ داند اہل نمودن عطائے آل رسول

ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا
تبارک اللہ ما و ثنا آل رسول

مر از نسبت ملک اسپ امید آنکہ بہ حشر
ندا کنند بیا اے رضائے آل رسول

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یار ارم تاجدار حرم
نو بہار شفاعت لاکھوں سلام

شب اسری کے دولہا پہ دائم درود
نوشئہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نور عین لطافت پہ الطف درود
زیب و زین نظافت پہ لاکھوں سلام

سرو ناز قدم مغز راز حکم
یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سر وحدت پہ یکتا درود
مرک دور کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوںسلام

جس کے زیر لواء آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصل ہر بود و بہبود تخم وجود
قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

شرق انوار قدرت پہ نوری درود
فتق ازہار قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

ستر عیب ہدایت پر غیبی درود
عطر جیب نہایت پہ لاکھوں سلام

ماہ لاہوت خلوت پہ لاکھوں درود
شاہ ناسوت جلوت پہ لاکھوں سلام

کنز ہر بے کس و بے نوا پر درود
حرز ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

پر تو اسم ذات احد پر درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

مطلع ہر سعادت پہ اسعد درود
مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

خلق کی داد رس سب کے فریاد رس
کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھسے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم دنی ھو میں گم کن انا
شرح متن ہویت پہ لاکھوں سلام

انتہائی دوئی ابتدائے یکی
جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود
عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثرت پہ لاکھوں سلام

فرحت جان مومن پہ بے حد درود
غیظ قلب ضلالت پہ لاکھوں سلام

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام

مسدر مظہریت پہ اظہر درود
مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبٹ پہ لاکھوں سلام

قد بے سایہ کے سایہ مرحمت
ظل ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں
اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابر رافت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لخت لخت دل ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

درود و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

چشمہ مہ میں موج نور جلال
اس رگ ہا شمیت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ فگن مژہ
ظلۂ قصر رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباریٔ مژگاں پہ بر سے درود
سلک در شفاعت پہ لاکھوں سلام

معنی قد رای مقصد ما طغی
نرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم وحیاء پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغ قمر جھلملائے
ان غذاروں کی طعلت پہ لاکھوں سلام

ان کے خدا کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

شبنم باغ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

تپلی تپلی گل قدس کی پیتاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن کی ہر بات وحی خدا — چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں — اس دہن کی تراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کاری کنوائیں شیرۂ جاں بنے — اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود — اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذات پہ لاکھوں درود — اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جو بن بہار قبول — اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

جس کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے — ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہر ہیں شیر و سحر کی رواں — اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بدوش ہے جن سے شان شرف — ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حجر اسود کعبہ جان و دل — یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینہ علم پشت حضور — پشتی قصر ملت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا — موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بار دو عالم کی پروا نہیں — ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبہ دین و ایمان کی دونوں ستوں — ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم — اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں — انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عید مکلشکائی کے چمکے ہلال — ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود — شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں — غنچۂ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزم شفاعت پہ کھینچ کر بندھی — اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

انبیاء تہ کریں زانو ان کے حضور — زا نوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساق اصل قدم شاخ نخل کرم — شمع راہ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم — اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روز ازل سے درود — یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام

زرع شادابو ہر ضرع پر شیر سے — برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں — دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہد والا کی قسمت پر صدہا درود — برج ماہ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن — اس خداد بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود — کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضل پیدا ائشی پر ہمیشہ درود — کھلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

اعتلانجبلت پہ عالی درود — اعتدال طویت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود — بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود — پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود — اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کروروں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روز گرم و شب تیرۂ وتار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیر میں ہیں انبیاء وملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام

لطف بیداریٔ شب پہ بے حد درود
عالم کواب راحت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبح عشرت پہ نوری درود
گرایۂ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام

نرمیٔ خوئے لینت پہ دائم درود
گرمی شان سطوت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

گرد مہ دست انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام

نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے
عرش کوس جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیر غران سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں سلام
ان کی ہر خود خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کے ان پر کروروں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحف غنچہائے قدس
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

آب تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام

خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمی
ان کے بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتول جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سید زاہرہ طیبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسن مجتبی سید الاسخیاء
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

اوج مہر ہدی موج بحر ندی
روح روح سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوار لعاب زبان نبی
چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام

اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا
بیکس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

در درج نجف مہر برج شرف
رنگ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام

اہل اسلام کی مادران شفیق
بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام

جلو گیان بیت الشرف پر درود
پرو گیان عفت پہ لاکھوں سلام

سیما پہلی ماں کہف امن و امان
حق گداز رفاقت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

منزل من قصب لا نصب لا صخب
ایسے کو شک کی زینت پہ لاکھوں سلام

بنت صدیق آرام جان نبی
اس حریم براء ت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں
اس سرا دق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

شمع تاباں کاشانۂ اجتہاد
مفتی چار ملت پہ لاکھوں سلام

جاں نثاران بدر و احد پر درود
حق گذا ران بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

خاص اس سابق سیر قرب خدا
او حد کا ملیت پہ لاکھوں سلام

سایہ مصطفیٰ مایۂ اصطفا
عزت و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فاروق حق وباطل امام الہدیٰ
تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمان نبی ہم زبان نبی
جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

زاہد مسجد احمدی پر درود
دولت جیش عسرت پہ لاکھوں سلام

در منشور قرآن کی سلک بہی
زوض دو نور عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیص ہدی
حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضی شیر حق اشجع الاشجعین
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا و جہ وصل خدا
باب فصل ولایت پہ لاکھوں سلام

اولیں دافع اہل رفض و خروج
چار می رکن ملت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
پر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

ماحی رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام

مومنیں پیش فتح و پس فتح سب
اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اس نظرت کی بصارت پہ لاکھوں سلام

جن کے دشمن پر لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہل عبادت پہ لاکھوں سلام

باقی ساقیان شراب طور
زین اہل عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام

ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی، مالک ، احمد ، امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملان طریقت پہ کامل درود
حاملان شریعت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التقی و النقی
جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

قطب و ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
محی دین و ملت پہ لاکھوں سلام

مرد خیل طریقت پہ بے حد درود
فرد اہل حقیقت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردن اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہ براکت و برکات پشینیاں
نو بہار طریقت پہ لاکھوں سلام

سید آل محمد امام الرشد
گل روض ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرت حمزہ شیر خدا وَ رسول
زینت قادریت پہ لاکھوں سلام

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب مین اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نور جاں عطر مجموعۂ آل رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیب سجادہ سجاد نوری نہاد
احمد نور طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے استاذ ماں باپ بھائی بہن
اہل ولد و عشریت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعوی نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضؔا   مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

اے شافع تر داماناں وے چارۂ درد نہاں   جان دل و روح رواں یعنی شہ عرش آستاں

اے مسندت عرش بریں وے خادمت روح امیں   مہر فلک ماہ زمیں شاہ جہاں زیب جناں

اے مرہم زخم جگر یاقوت لب، والا گہر   غیرت دہ شمس و قمر رشک گل و جان جہاں

اے جان من جاناں من ہم درو، ہم در ماں من   دین من و ایمان من امن و امان امتاں

اے مقتدا، شمع ہدی نور خدا ظلمت زدا   مہرت فدا ماہت گدا نورت جدا ازایں و آں

عین کرم زین حرم ماہ قدم انجم خدم   و الا ھشم عالی ہمم زیر قدم صد لا مکاں

آئینہ ہا حیران تو شمس و قمر جویان تو   سیار ہا قربان تو شمعت فدا پروانہ ساں

گل مست شد از بوئے تو بلبل فدائے روئے تو   سنبل نثار موئے تو طوطی بیادت نغمہ خواں

باد صبا جویان تو باغ خدا از آن تو   بالا بلا گردان تو شاخ چمن سرو چماں

یعقوب گر یانت شدہ ایوب حیرانت شدہ   صالح حدی خوانت شدہ اے یکہ تاز لا مکاں

خضر است گویاں العطش موسیٰ بامیں گشنہ غش   یعقوب شد بینائیش زیادت اے جان جہاں

در ہجر تو سوازاں و لم پارہ جگر از رنج و غم   صد داغ سینہ از الم وز چشم دریائے رواں

بہر خدا امر ہم بنہ از کار من بکشاگرہ   فریاد رس دادے بدہ دستے بما افتادگاں

مولیٰ ز پا افتادہ ام دارم شہا چشم کرم   مہر عرب ماہ عجم رمے بحال بندگاں

شکر بدہ گو یک سخن تلخ است برمن جان من   بار نقاب از رخ فگن بہر رضائے خستہ جاں

شجرۃ طیبۃ

اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء

نالہ دل بسر کار ابد قرار

یا خدا بہر جناب مصطفیٰ امداد کن   یا رسول اللہ از بہر خدا امداد کن

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین   یا امان الخائفین یا ملتجی امداد کن

حر زمن لا حرز لہ یا کنز من لا کنز لہ   عز من لا عز لہ یا مرتجی امداد کن

ثروت بے ثروتاں اے قوت بے قوتاں   آ پناہ بیکساں اے غمزدا امداد کن

یا مفیض الجود یا سر الوجود اے تخم بود   اے بہار ابتداء و انتہاء امداد کن

اے مغیث اے غوث اے غیث اے غیث نشاتیں   اے غنی اے مغنی اے صاحب حیاء امداد کن

نعمت بے محنتا اے منت بے منتہی   رحمتا بے زحمتا عین عطا امداد کن

نیر انور الہدی بدر الدجی شمس الضحی   اے رخت آئینہ ذات خدا امداد کن

اے گدایت جن وانس وحور و غلمان و ملک   وے فدایت عرش و فرش ارض و سما امداد کن

اے قریشی ہاشمی طیبی تہامی ابطحی   عزبیت اللہ و عذرا و قبا امداد کن

یا طبیب الروح یا طیب الفتوح اے بے قبوح   مظہر سبوح پاک از عیبہا امداد کن

اے عطا پاش اے خطا پوش اے عفو کیش اے کریم   ایسراپا پارا فت رب العلی امداد کن

اے سرور جان غمیں اے پئے امت حزیں   اے غم تو ضامن شادی ما امداد کن

اے بہیں عطر زا علی جونہ عطار قدس   اے مہین در ز درج اصطفا امداد کن

ایکہ عالم جملہ داد ندت مگر عیب و قصور   سرور بے نقص شاہ بے خطا امداد کن

بندۂ مولیٰ و مولائے تمامی بندگان　　اے زعالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن

اے علیم اے عالم اے علام اعلم اے علم　　علم تو معنی ز عرض مدعا امداد کن

اے بدست تو عنان کن مکن کن لا تکن　　وے بحکمت عرش و ما تحت الثری امداد کن

سید اقلب الہدی جلب الندی سلب الروی　　غمزدا غمر الرو الحدی امداد کن

سرورا کہف الوری تن را دواں جانرا شفا　　اے نسیم دامنت عیسیٰ القا امداد کن

اے برائے ہر دل مغشوش و چشم پر غبار　　خاک کویت کیمیا تو تیا امداد کن

جان جاں جان جہاں جان جہاں را جان جاں　　بلکہ جانہا خاک نعلینت شہا امداد کن

من علیہا فان آقا انچہ بر روئے زمین است　　در تو فانی در تو گم بر تو فدا امداد کن

کل شئ ہالک الا وجہ اے آنکہ خلق　　در تو مستہلک تو در ذات خدا امداد کن

سہل کارے باشدت تسہیل ہر مشکل از آنکہ　　ہر چہ خواہی میکند فورا ترا امداد کن

دارہا از من مرابے من سوئے خود خواں مرا　　مدعا بخشا ویبے مدعا امداد کن

فغان جان غمگین بر آستاں ولا تمکین اسداللہ المرتضی کم اللہ وجہہ الاسنی امداد کن

مرتضی شیر خدا مرحب کشا خیبر کشا　　سرور الشکر کشا مشکل کشا امداد کن

حیدرا اژدر ورا ضر غام ہائل منظرا　　شہ سر فاں را درا روشن ذرا امداد کن

ضیغما، غیظ غما زیغ و فتن را راغما　　پہلوان حق امیر لا فتی امداد کن

اے خدا راتیغ وائے اندام احمد را سپر　　یا علی یو ابو الحسن یا بو العلیٰ امداد کن

یا ید اللہ یا قوی یا زور بازوئے نبی　　من ز پا افتادم اے دت خدا امداد کن

اے نگار راز دار قصر اللہ انتہی　　اے بہار لالہ زار انما امداد کن

اے تنت را جامہ پرز ر جلوہ باری عبا　　اے سرت را تاج گوہر کل اتی امداد کن

اے رخت را غازۂ تطہیر و اذہاب نجس　　اے لبت را مایۂ فصل القضا امداد کن

اے بجبات و حریر ایمن ز شمس و زمہریر　　اے ترا فردوس مشتاق لقا امداد کن

اے بحضرت روز حسرت روز بنصرت جاں بسوز　　شک ایں نصرت بیک نظرت مرا امداد کن

یا طلیق الوجہ فی یوم عبوس قمطریر　　یا بہیج القلب فی یوم الاسےٰ امداد کن

اے وقاہم ربہم امنت ز شر مستطیر　　مجرمم میجویم از کیفر و قا امداد کن

اے تنت در راہ مولیٰ خاک و جانت عرش پاک　　بو تراب اے خاکیاں را پیشوا امداد کن

اے شب ہجرت بجائے مصطفیٰ بررخت خواب　　اے دم شدت فدائے مصطفیٰ امداد کن

اے عدو کفر و نصبو رفض و تفضیل و خروج　　اے علوئے سنت و دین ہدی امداد کن

شمع بزم و تیغ رزم و کوہ عزم و کان حزم　　اے کذا و اے فزوں ترا از کذا امداد کن

تفیّر دل تفنگان کرب و بلا بر در حسین

سید الشہداء علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والثناء

یا شہید کر بلا یا دافع کرب و بلا — گلرخا شہزہٌ گلگوں قبا امداد کن
اے حسین اے مصطفیٰ را راحت جاں نور عین — راحت جاں نور عینم دہ بیا امداد کن
اے ز حسن خلق و حسن خلق احمد نسخہٌ — سینہ تا پا شکل محبوب خدا امداد کن
جان حسن ایمان حسن ایکان حسن ایشان حسن — اے جمالت ملع شمع من رای امداد کن
جان زہرا و شہید زہرا را زور و ظہیر — زہرت از ہار تسلیم و رضا امداد کن
اے بواقع بیکساں دہر را زیبا کسے — وے بظاہر بیکس دشت جفا امداد کن
اے گلویت گہ لباب مصطفیٰ را بوسگاہ — گہ لب تیغ لعین را حسر تا امداد کن
اے تن تو گہ سوار شہسوار عرش تاز — گہ چناں پا مال خیل اشقیاء امداد کن
اے دل و جانہا فدائے تشنہ کامیہائے تو — اے لبت شرح رضینا بالقضا امداد کن
اے کہ سزت خان مان آبر آتش زدے — گر نبودے گریۂ ارض و سما امداد کن
اے چہ بحر و تفتگی کوثر اب و این تشنگی — خاک بر فرق فرات از لب مرا امداد کن
ابر گوہر گز مبارد نہر گوہر گز مریز — خود لبت تسلیم و فیضت جبدا امداد کن

تر زبانی مدح نگار

بذکرہ بقیہ ائمہ اطہار و دیگر اولیائے کبار تا حضرت غوثیت مدار علیہم رضوان الغفار

باقی اسیاد یا سجاد یا شاہ جواد — خضر ارشاد و آدم آل عبا امداد کن
اے بقید ظلم و صد قیدی ز بند غم کشا — اے تہ بیداد و کان دادہا امداد کن
با قرایا عالم سادات یا بحر العلوم — از علوم خود بدفع جہل ما امداد کن
حضرت صادق بحق ناطق بحق واثق توئی — بہر حق مارا طریق حق نما امداد کن
شان حلما کان علما جان سلما السلام — موسیٰ کاظم جہاں ناظم مرا امداد کن
اے ترا ازیں از عبادت و ز تو زین عابداں — بہر ایں بے زینت از زیں و صفا امداد کن
ضامن ثامن رضا بر من نگاہے از رضا — خشم را شایانم و گویم رضا امداد کن
یا شہ معروف ما را رہ سوئے معروف دہ — یا سرے امن از سقط در دوسرا امداد کن
یا جنید اے بادشاہ جند عرفاں المدد — شبیا اے شبل شیر کبریاء امداد کن
شیخ عبد الواحد راہم سوئے واحد نما — بے فرح را بالفرح طرطوسیا امداد کن
بو الحسن بیکاریا حالم حسن کن بے ریا — اے علی اے شاہ عالی مرتقیٰ امداد کن
سرور مخزوم سیف اللہ اے خالد بقرب — بو سعید اسعد اسعد الوری امداد کن
اے ترا ببر چو عبد القادر جیلی مزید — برسگان در گہش لطفے نما امداد کن
وہ چہ شیر شرزہ راہ تست از بخت سعید — دشتے، ضیغم، لیث شیر و شیرازہ امداد کن

بامیدنت ابر جاخود بالیدن وزمان ضراغت برخاک مالیدن وبدرگاہ بیکس پناہ غوثیت نالیدن

یللے خوش آمدم در کوئے بغداد آمدم   رقصم و جوشد زہر مویم ندا امداد کن
طرقہ تر سازے زنم بر لب زدہ مہر ادب   خیر داز ہر تارجیب من صدا امداد کن
بوسۂ گستاخانۂ چیدن خواہم از پاےء سگش   ورنہ بخش پیش شہ گویم شہا امداد کن

مطلع دوم مشرق مہر مدحت ازافق سپہر قادریت

آہ یا غوثاہ یا غیثاہ یا امداد کن   یا حیواۃ الجود یا روح المنا امداد کن
یا ولی الاولیاء ابن نبی الانبیاء   اے کہ پایت بر رقاب اولیا امداد کن
دست بکش حضرت حماد زیب دست خود   از تو دستے خواہد ایں بیدست و پا امداد کن
مجمع ہر دو طریق و مرجع ہر دو فریق   فاضلان و واصلاں را مقتدا امداد کن
و ایشاں بر بندہ از ہر سو ہجوم آوردہ اند   یا غزوما قاتلا عند الوغا امداد کن
بہر لا خوف علیہم نجنا مما نخاف   بہر لا ہم یحزنوں غمہاز دا امداد کن
اے بامصار کرم دو قرن پیشیں دو حرم   تو بملک اولیا چوں ایلیا امداد کن
عزنا یا حرزنا یا کنزنا یا فوزنا   لیثنا یا غیثنا یا غوثنا امداد کن
شاہ دیں عمر سنن ماہ زمیں مہر زمن   گاہ کیں بہر فتن برق فنا امداد کن
طیب الاخلاق و حق مشتاق و واصل بیفراق   نیر الاشراق و لماع السنا امداد کن
مہر باں تر برمن از من آگہ تر زمن   چند گویم سید اجود الندی امداد کن

تسلیہ خاطر بذکر عاطر بقیہ اکابرنا جناب برکات یاطر اقدس القادر اسراہم الاطاہر

یا ابن ہذا لمرتجی یا عبد رزاق الوری   تا کہ باشد رزق ما عشق شما امداد کن
یا با صالح صلاح دیں و اصلاح قلوب   فاسدم گلزار و در جوش ہوا امداد کن
جان نصری یا محی الدین فانصروا انتصر   اے علی اے شہر یار مرتضی امداد کن
سید موسیٰ کلیم طور عرفان المدد   اے حسن اے تاجدار مجتبیٰ امداد کن
منتقی جوہر زحیلاں سید احمد الامان   بے بہا گوہر بہاؤ الدین بہا امداد کن
بندہ را نمرود نفس انداخت در نار ہوا   یا براہیم ابر آتش گل کنا امداد کن
اے مھمد اے بھکاری اے گدائے مصطفیٰ   ما گدایان درت اے با سخا امداد کن
التجا اے زندۂ جاوید اے قاضی جیا   اے جمال اولیاء یوسف لقا امداد کن
یا محمد یا علم آخر زدست غفلتم   اے کہ ہو موئے تو در ذکر خدا امداد کن
اے بنامت شیرۂ جان شد نبات کالپی   احمدا نوشیں لبا شیریں اوا امداد کن
شاہ فضل اللہ یا ذو الفضل یا فضل الہ   چشم در فضل تو بست ایں بلبنوا امداد کن

سلسلہ سخن تا شاخ معلائی برکاتی رسیدن و بردر آقایان

شاہ برکات اے ابو البرکات اے سلطان جود   بارک اللہ اے مبارک بادشاہ امداد کن
عشقی اے مقتول عشق اے خو بنہایت عین ذات   اے زجاں بگزشتہ جاناں و اصلا امداد کن

بیخودا وَ با خدا آل محمد مصطفیٰ
سیدا حق و ابدا یا مقتداء امداد کن
اے حریم طیبہ تو حیدرا کوہ احد
یا جبل یا حمزہ یا شیر خدا امداد کن
اے سراپا چشم گشتہ در شہود عین ہو
زاں سبب کردن نامت عینیا امداد کن
یا ابو الفضل آل احمد حضرت اچھے میاں
شاہ شمس الدین ضیاء الاصفیاء امداد کن
وحی برجد تو لا یا تل الو الفضل آمدہ است
بندۂ بے برگ، با فضل و غنا امداد کن
گو نہ ہجرت کردم از اثم و غنی ارزم بقرب
آخر ایں در را نیم مسکیں گدا امداد کن
اے کہ شمسی و اکرمتہائے تو مثل نجوم
اے عجب ہم مہر و ہم انجم نما امداد کن
من سرت گردم دمے دیگر ز شرق خرق تاب
آفتا بادر شب و اجم بنا امداد کن
تاجدار حضرت مارہرہ آل رسول
اے خدا خواہ و جدا از ما عدا امداد کن
اے شہ والا عمیم آلا عظیم المرتبت
اے پئے الا ذبح تیغ لا امداد کن
نائل وجود از نمے زاں یم مرا سیراب ساز
نو گل جود از شمے جانم فزا امداد کن
اے عجب غیبے ترا مشہود از غیب شہود
دیدہ از خود بستی و دیدی خدا امداد کن

خلاصہ فکر وعرض خاص

بندہ ام ولا مر امرک انچہ دانی کن بمن
من نمبگویم مرا بگذار یا امداد کن
خانہ زا دان کریمان گربشدت میزنید
ایں من و انیک سرم درنے مرا امداد کن
دست من بگرفتی و برتست پاسش بعد ازیں
یا تو دانی یا ہماں دست تو یا امداد کن
گر بد و زخ میردم آخر ہمی گویند خلق
کاں رسولی میرود غیرت برا امداد کن
عار باشد برشبان دہ اگر ضائع شود
یک رسن در دشت یا حامی الحمی امداد کن

مسک الختام وقد لکۃ المرام ورجوع الکلام الی الملک المنعام جل وعلا

یا الٰہی ذیل ایں شیران گرفتم بندہ را
از سگان شان شمار و دائماں امداد کن
بے وسائل آمدن سوئے تو منظور تو نیست
زاں بہر محبوب تو گوید رضا امداد کن
مظہر عون اند و ایجا مغز حرفے پیش نیست
یعنی اے رب نبی و اولیاء امداد کن
نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہیچ نیست
یا الہ الحق الیک المنتہی امداد کن

مصطفیٰ خیر الوری ہو
سرور ہر دو سرا ہوا
اپنے اچھوں کا تصدق
ہم بدوں کو بھی نبا ہو
کس کے پھر ہو کر رہیں ہم
گر تمہیں ہم کو نہ چاہو
بد ہنسیں تم ان کی خاطر
رات بھر روؤ کراہو
بد کریں ہر دم برائی
تم کہو ان کا بھلا ہو
بد وہی نا شستہ رو ہیں
تم وہی بحر عطا ہو
ہم وہی شایان رو ہیں
تم وہی شایان سخا ہو
ہم وہی بے شرم بد ہیں
تم وہی کان حیا ہو
ہم وہی قابل سزا کے
تم وہی رحم خدا ہو

چرخ بدلے دھر بدلے تم بدلنے سے ورا ہو
اب ہمیں ہوں شہو حاشا ایسی بھولوں سے جدا ہو
عمر بھر تو یاد رکھا وقت پر کیا بھولنا ہو
وقت پیدائش نہ بھولے کیف نسی کیون قضا ہو
یہ بھی مولیٰ عرض کردوں بھول اگر جاؤ تو کیا ہو
وہ ہو جو تم پر گراں ہے وہ ہو جو ہرگز نہ چاہو
وہ ہو جس کا نام لیتے دشمنوں کا دل برا ہو
وہ ہو جس کے رو کی خاطر رات دن وقت دعا ہو
مرمٹیں برباد بندے خانہ آباد آگ کا ہو
نشاد ہو ابلیس ملعوں غم کے اس قہر کا ہو
تم کو غم سے حق بچائے غم عدو کو جانگزا ہو
تم سے غم کو کیا تعلق بیکسوں کے غمزدا ہو
حق درو دیں تم پہ بھیجے تم مدادم اس کے سرا ہو
وہ عطا دے تم عطا لو وہ وہی چاہے جو چاہو
بر تو او باشد تو برما تا ابد یہ سلسلہ ہو
کیوں رضا مشکل سے ڈرئے جب نبی مشکل کشا ہو

ملک خاص کبریا ہو مالک ہر ما سوا ہو
کوئی کیا جانے کہ کیا ہو عقل عالم سے ورا ہو
کنز مکتوم ازل میں در مکنون خدا ہو
سب سے اول سب سے آخر ابتداء ہو انتہا ہو
تھے وسیلے سب نبی تم اصل مقصود ہدی ہو
پاک کرنیکو وضو تھے تم نماز جانفزا ہو
سب بشارت کی اذاں تھے تم اذان کا مدعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے تم موخر مبتدا ہو
قرب حق کی منزلیں تھے تم سفر کا منتہی ہو
قبل ذکر اضمار کیا جب رتبہ سابق آپ کا ہو
طور موسیٰ چرخ عیسیٰ کیا مسوے دنی ہو
سب جہت کے دائرے میں شش جہت سے تم ورا ہو
سب مکاں تم لا مکاں میں تن ہیں تم جان صفا ہو
سب تمہارے در کے رستے ایک تم را و خدا ہو
سب تمہارے آگے شافع تم حجور کبریا ہو
سب کی ہے تم تک رسائی بار گہ تک تم رسا ہو
وہ کاس روضے کا چمکا سر جھکاؤ کجا ہو
وہ در دولت پہ آئے جھولیاں پھیلاؤ شاہو

در منقبت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

السلام اے احمد صہر و برادر آمدہ
حمزہ سردار شہیدان عم اکبر آمدہ

جعفرے کو می پرد صبح و مسا باقدسیاں
با تو ہم مسکن بہ بطن پاک ما در آمدہ

بنت احمد رونق کانہ و بانوئے تو
گوشت و خون تو جمش شیر و شکر آمدہ

ہر دو ریحان نبی گلہائے زان و گل زمیں
بہر گل چینت زمین باغ بر تر آمدہ

می چمیدی گلبنا در باغ اسلام و ہنوز
غنچہ ات نشفت نے نخلے دگر بر آمدہ

نرم زم از بزم دامن چیدہ رفتہ بادتند
یا علی چوں بر زبان شمع مضطر آمدہ

ماہ تاباں گومتاب و مہر رخشاں گومر خش
باختہ تا خور اسمت نور گستر آمدہ

حل مشکل کن بروئے من در رحمت کشا
اے بنام تو مسلم فتح خیبر آمدہ

مرحبا اے قاتل مرحب امیر الاشجعین
در ظلال ذو الفقار ت شور محشر آمدہ

سینہ ام را مشرقستاں کن بنور معرفت
اے کہ نام سایہ ات خورشید خاور آمدہ

کے رسد مولیٰ بمہر تا بناکت نجم شام
گوبنور صحبت او صبح انور آمدہ

ناصبی را بغض تو سوئے جہنم رہ نمود
رافضی از حب کاذب در سقر در آمدہ

من زحق میخواہم اے خورشید حق آ مہر تو
کز ضیائش عالم ایماں منور آمدہ

بہر استر چادر مہتاب و ایں زریں پرند
نا پذیر اے گلیم بخت قنبرآمدہ

تشنہ کام خود رضائے خستہ ہم جرعہ
شکر آن نعمت کہ نامت شاہ کوثر آمدہ

در منقبت حضرت اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اے بد در خود امام اہل ایقاں آمدہ
جان انس و جان و جان جاناں آمدہ

قامت تو سرو ناز جوئبار معرفت
روئے تو خورشید عالمتاب ایماں آمدہ

موئے زلف عنبریت قوت روح ہدی
رنگ رویت غازۂ دیں مسلماں آمدہ

رنگ از دلہا ی اید خاک بوستی درست
تابناک از جلوہ ات مرآت احساں آمدہ

صد لطائف میکشاید یک نگاہ لطف تو
دست فیضانت کلید باب عرفاں آمدہ

نامت آل احمد احمد شفیع المذنبین
زاں دل از دست گنہ پیش تو نالاں آمدہ

پر صد اشد باغ قدس از نغمہائے وصف تو
تا بہار جنت از گلزار جیلاں آمدہ

چوں گل آل محمد رنگ حمزہ بر فروخت
بوئے آل احمد اندر باغ عرفاں آمدہ

گلبن نور ستہ ات را سبزۂ چرخ کہن
فرش پا انداز بزم رفعت شاں آمدہ

تاکشیدم نالہ یا آل احمد الغیاث
بیسرو سامانیم را طرفہ ساماں آمدہ

در پناہ سایہ و امانت اے ابر کرم
گرمیٔ غم کشتہ با سوز احزاں آمدہ

دلفگار آبلہ پائے بہ شہر جو تو
از بیابان بلا اچفتاد و خیزاں آمدہ

تازہ فریادے بر آور اے مسیحا بردرت
کہنہ رنجورے کہ از غم برلبش جاں آمدہ

زہر نوش جام غم در حسرت فیھا شفاء
ز انگبین رحمتت یکہ جرعہ جویاں آمدہ

بہر آن رنگیں اوا گلبرگ چند آل رسول
برکش از دل خار آلامے کہ در جاں آمدہ

احمد نوری دریں ظلمات رنج و تشنگی
رہنمائم سوئے تو اے آب حیواں آمدہ

اے زلال چشمہ کوثر لب سیراب تو
بر در پاکت رضا باجان سوزاں آمدہ

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

وکنز نہاں یہ نور فشان وہ کن سے عیاں یہ بزم فکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

ظہور نہاں قیام جہاں رکوع مہاں سجود شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

یہ فیض دئے وہ جود کئے کہ نام لئے زمانہ جئے
جہاں نے لئے تمہارے دئے یہ اکرمیاں تمہارے لئے

سحاب کرم روانہ کئے کہ آب نعم زمانہ پئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سئے یہ ستر بداں تمہارے لئے

ثنا کا نشاں وہ نور فشاں کہ مہر و شاں بآنہمہ شاں
بسا یہ کشاں مواکب شاں یہ نام ونشاں تمہارے لئے

عطائے ارب جلائے کرب فیوض عجب بغیر طلب
یہ رحمت رب ہے کس کے سبب برب جہاں تمہارے لئے

ذنوب فنا عیوب ہبا قلوب صفا خطوب روا
یہ خوب عطا کروب زدا اپنے دل و جاں تمہارے لئے

نہ جن و بشر کہ اٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہ و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے

نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے

کمال مہاں جلال شہاں جمال حساں میں تم ہو عیاں
کہ سارے جہاں میں روز فکاں ظل آئینہ ساں تمہارے لئے

یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرش علا بھی دور رہا
جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعت شاں تمہارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہیں کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھر کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بفور صدا سماں یہ بندھا یہ سدرہ اٹھا وہ عرش جھکا
صفوف سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نچھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں
قصور کریں اور ان سے بھریں قصور جناں تمہارے لئے

فنا بدرت بقا ببرت زہر دو جہت بگر سرت
ہے مرکزیت تمہارے صفت کہ دوناں کماں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے ہ دن ہو بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

نظر اک چمن سے دو چار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اس کے گل کی بہار ہے کہ بہار بلبل زار ہے

نہ دل بشر ہی فگار ہے کہ ملک بھی اس کا شکار ہے
یہ جہاں کی ہژدہ ہزار ہے جسے دیکھو اس کا ہزار ہے

نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دل کہ اس پتاں نہ ہو نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جوشش حسن سے
نہ بہار اور یہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

یہ سمن یہ سوسن و یاسمن یہ بنفشہ سنبل و نسترن
گل و سرو ولالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے

یہ صبا سنگ وکلی چٹک یہ زباں چہک لب جو جھلک
یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے

وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصل عالم دھر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہوتو باغ ہوسب فنا
وہ ہے جان، جان سے ہے بقا وہی بن ہے بن سے ہی بار ہے

یہ ادب کہ بلبل بے نوا کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا
نہ صبا کو تیز روش روانہ چھلکتی نہروں کی دھار ہے

بہ ادب جھکلو سر ولا کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گل تر محمد مصطفیٰ چمن ان کا پاک دیار ہے

وہی آنکھ ان کا جو منہ تکے وہی لبکہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جوان کے لئے جھکے وہی دل جوان پہ نثار ہے

یہ کسی کا حسن ہے جلوہ گر کہ تپاں ہیں خوبوں کے دل جگر
نہیں چاک جیب گل وسحر کہ قمر بھی سینہ فگار ہے

وہی نذر شہ میں زرنکو جو ہوان کے عشق میں زود رو
گل خلد اسے ہو رنگ جو یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے

جسے تیری صف نعال سے ملے دو نوالے نوال سے
وہ بنا کے اس کے اگال سے بھری سلطنت کا ادھار ہے

وہ اٹھیں چمک کے تجلیاں کہ مٹادیں سب کی تعلیاں
دل و جان کو بخشیں تسلیاں ترا نور بار دو حار ہے

رسل و ملک پہ درود ہو وہی جانے ان کے شمار کو
مگر ایک ایسا دکھا تو دو جو شفیع روز شمار ہے

نہ حجاب چرخ و مسیح پر نہ کلیم و طور نہاں مگر
جو گیا ہے عرش سے بھی ادھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے

وہ تری تجلی دل نشیں کہ جھلک رہے ہیں فلک زمیں
ترے صدقے میرے مہ مبیں مری رات کیوں ابھی تار ہے

مری ظلمتیں ہیں ستم مگر ترا مہ نہ مہر کہ مہر گر
اگر ایک چھینٹ پڑے ادھر شب داج بھی تو نہار ہے

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگر چہ لاکھوں سے ہیں سوا
مگر اے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

تیرے دین پاک کی وہ ضیا کہ چمک اٹھی راہ اصطفاء
جو نہ مانے آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے

کوئی جان بسکے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یکر ہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہید لیلیٰ نجد تھا وہ ذبیح تیغ خیار ہے

یہ ہے دین کی تقویت اس کے گھر یہ ہے مستقیم صراط شر
جو شقی کے دل میں ہے گاؤ خر تو زباں پہ جوہڑا چمار ہے

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو دکھائے تپ سقر ترے دل مُں کس سے بخار ہے

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

ایمان ہے قال مصطائی
قرآن ہے حال مصطفائی

اللہ کی سلطنت کا دولہا
نقش تمثال مصطفائی

کل سے بالا رسل سے اعلیٰ
اجلال و جلال مصطفائی

دبار سے تو مجھے بچالے
پیارے اقبال مصطفائی

مرسل مشتاق حق ہیں اور حق
مشتاق وصال مصطفائی

خواہان وصال کبریا ہے
جویائے جمال مصطفائی

محبوب و محبّ کی ملک ہے اک
کونین ہیں مآل مصطفائی

اللہ نہ چھوٹے دست دل سے
دامان خیال مصطفائی

ہیں تیرے سپرد سب امیدیں
اے جود و نوال مصطفائی

روشن ک قبر بیکسوں کی اے شمع جمال مصطفائی
اندھیر ہے بے ترے مرا گھر اے شمع جمال مصطفائی
اصحاب نجوم رہنما ہیں کشتی ہے آل مصطفائی
مجھ کو شب غم ڈرا رہی ہے اے شمع جمال مصطفائی
آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا اے شمع جمال مصطفائی
میری شب تار دن بنادے اے شمع جمال مصفائی
چمکادے نصیب بد نصیباں اے شمع جمال مصطفائی
قزاق ہیں سر پہ راہ گم ہے اے شمع جمال مصطفائی
چھایا آنکھوں تلے اندھیرا اے شمع جمال مصطفائی
گھنگور گھٹائیں غم کی چھائیں اے شمع جمال مصطفائی
فریاد د باقی ہے سیاہی اے شمع جمال مصطفائی
میرے دل مردہ کو جلادے اے شمع جمال مصطفائی
آنکھیں تیری راہ تک رہی ہیں اے شمع جمال مصطفائی
دکھ میں ہیں اندھیری رات والے اے شمع جمال مصطفائی
تاریک ہے رات غمزدوں کی اے شمع جمال مصطفائی
ہر دونوں جہاں میں منہ اجالا اے شمع جمال مصطفائی
تاریکی گور سے بچانا اے شمع جمال مصطفائی
پر نور ہے تجھ سے بزم عالم اے شمع جمال مصطفائی
ہم تیرہ دلوں پہ بھی کرم کر اے شمع جمال مصطفائی
للہ ادھر بھی کوئی پھیرا اے شمع جمال مصطفائی
تقدیر چمک اٹھے رضا اے شمع جمال مصطفائی

ذرے جھڑ کر تری پیزاروں کے تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے
ہم سپوروں پہ جو فرمائیں کرم خلعت زر بنیں پشتاروں کے
میرے آقا کا وہ در ہے جس پر ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے
میرے عیسیٰ تیرے صدقے جاؤں طور بے طور ہیں بیماروں کے
مجرمو چشم تبسم رکھو پھول بن جاتے ہیں انگاروں کے
تیرے ابرو کے تصدق پیارے بند کرے ہیں گرفتاروں کے
جان ودل تیرے قدم پر وارے کیا نصیبے ہیں ترے یاروں کے
صدق و عدل کرم ہمت میں چار سو شہرہے ان چاروں کے
بہر تسلیم علی میداں میں سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے
کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا بول بالے مری سرکاروں کے

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا
بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا
یا غرض سے چھٹکے محض ذکر کو نام پاک ان کا جپا پھر تجھ کو کیا
بیخودی میں سجدۂ در یا طواف جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا
ان کو تملیک ملیک املک سے مالک عالم کہا پھر تجھ کو کیا
ان کے نام پاک پر دل جان و مال نجدیا سب تجدیا پھر تجھ کو کیا
یعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا
لا یعودون آگے ہوگا بھی نہیں تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا
دشت گرد و پیش طیبہ کا ادب مکہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا
دیو تجھ سے خوش ہیں پھر ہم کیا کریں ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض ہم ہیں عبد المصطفیٰ پھر تجھ کو کیا
تیری دوزخ سے تو چکھ چھینا نہیں خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا کوئی تم سا کون آیا

کنواری پاک مریم وہ نفخت فیہ کا دم
ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نچھان ڈالے تریپایہ کا نہ پایا تجھے یک نے یک بنایا

فاذا فرغت فانصب یہ ملا ہے تجھ کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا کرو قسمت عطایا

و الی الا لہ فارغب کرو عرض سب کے مطلب
کہ تمہیں کو تکتے ہیں سبکرو ان پر اپنا سایا بنو شافع خطایا

ارے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضا تریدل کا پتا چلا بمشکل
در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا یہ نہ پوچھ کیسا پایا

کبھی خندہ زیر لب ہے کبھی گریہ ساری شب ہے
کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سبب سمجھ میں آیا نہ اسی نے کچھ بتایا

کبھی خاک پر پڑا ہے سر چرخ زیر پا ہے
کبھی پیش در کھڑا ہے سر بندگی جھکایا تو قدم میں عرش پایا

کبھی وہ تپک کہ آتش کبھی وہ ٹپک کہ بارش

کبھی وہجوم نالش کوئی جانے ابر چھایا — بڑی جوششوں سے آیا
کبھی وہ چہک کہ بلبل کبھی وہ مہک کہ خود گل
کبھی وہ لہک کہ بالکل چمن جناں کھلایا — گل قدس لہلہایا
کبھی زندگی کے ارماں کبھی مرگنو کا خواہاں
وہ جیا کہ مرگ قرباں وہ موا کہ زیست لایا — کہے روح ہاں جلایا
کبھی گم کبھی عیاں ہے کبھی سرگہ تپاں ہے
کبھی زیر لب فغاں ہے کبھی چپ کہ دم نہ تھایا — رخ کام جاں دکھایا
یہ تصورات باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل
تری قدرتیں ہیں کامل انہیں راست کر خدایا — میں انہیں شفیع لایا

بکار خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ
پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ

ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے
توئی خود ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ

شہا بیکس نوزی کن طبیبا چارہ سازی کن
مریض درد عصیانم اغثنی یا رسول اللہ

نرفتم راہ بینا یاں فتادم در چہ عصیاں
بیا اے حبل رحمانم اغثنی یا رسول اللہ

گنہ بر سر بلا بارود دلم درد ہوا دارد
کہ داند جز تو در نانم اغثنی یا رول اللہ

اگر رانی و گر خونی غلامم انت سلطانی
دگر چیزے نمی دانم اغثنی یا رسول اللہ

بکف رحمتم پرور ز قطمیرم منہ کمتر
سگ در گاہ سلطانم اغثنی یا رسول اللہ

گنہ در جانم آتش زد قیامت شعلہ می خیزد
مدد اے آب حیوانم اغثنی یا رسول اللہ

چو مرگم نخل جاں سوزد بہارم را خزاں سوزد
نہ ریزد برگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ

چو محشر فتنہ انگیزد بلائے بے اماں خیزد
بجویم از تو در مانم اغثنی یا رسول اللہ

پدر را نفرتے آید پسر را وحشت افزاید
تو گیری زیر دامانم اغثنی یا رسول اللہ

عزیزاں گشتہ دور از من ہمہ یاراں نفور از من
دریں وحشت ترا خوانم اغثنی یا رسول اللہ

گدائے آمد اے سلطاں با امید کرم نالاں
تہی داماں مگر دانم اغثنی یا رسول اللہ

اگر میرا نیم از در بمن بنما درے دیگر
کجا نالم کر خوانم اغثنی یا رسول اللہ

گرفتارم رہائی دہ مسیحا مومیائی دہ
شکستم رنگسبا مانم اغثنی یارسول اللہ

رضایت سائل بے پر توئی سلطان لا تنہر
شہا بہرے ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

جناں بنے گی محبان چار یار ی قبر
جو اپنے سینہ میں یہ چار باغ لے کے چلے

گئے زیارت در کی صدا آہ واپس آئے
نظر کے اشک تجھے دل کا داغ لے کے چلے

مدینہ جان جناں و جہاں ہے وہ سن لیں
جنہیں جنون جناں سوئے زاغ لے کے چلے

ترے سحاب سخن سینہ نم کہ نم سے بھی کم
بلیغ بہر بلاغت بلاغ لے کے چلے

حضور طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے
کہ جھوٹے حیلۂ و مکر فراغ لے کے چلے

تمہارے وصف جمال و کمال میں جبریل
محال ہے کہ مجال و مساغ لے کے چلے

گلہ نہیں ہے مرید رشید شیطاں سے
کہ اس کے وسعت علمی کا لاغ لے کے چلے

هر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے — ہر ایک مغبچہ مغ کا ایاغ لے کے چلے
مگر خدا پہ جو دھبہ دروغ کا تھوپا — یہ کس لعین کی غلامی کا داغ لے کے چلے
وقوع کذب کے معنی درست اور قدوس — ہیئے کے پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے
جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے — کہ اپنے رب پہ سفاہت کا داغ لے کے چلے
پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے — بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے
خبیث بہر خبیثہ خبیثہ بہر خبیث — کہ ساتھ جنس کو بازد کلاغ کے لے چلے
جو دین کوؤں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے — کلاغ لے کے چلے یا الاغ لے کے چلے
رضا کسی سگ طیبہ کے پاؤں بھی چومے — تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

غزل قطع بند

انبیائکو بھی اجل آنی ہے — مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات — مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ ان کا — جسم پر نور بھی روحانی ہے
اوروں کی روحھو کتنی ہی لطیف — ان کے اجسام کی کب ثانی ہے
پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی — روح ہے پاک ہے نورانی ہے
اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح — اس کا تر کہ بٹے جو فانی ہے
یہ ہیں ی ابدی ان کو رضا — صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

حمد

حمد لک یا مفضل عبد القادر — یا ذا الافضال
مولائے بما منت بالجود علیہ — من دون سوالی
یا منعم یا مجمل عبد القادر — انت التعال
امن واجب سائل عبد القادر — جدد بالآمال

صلوٰۃ

بارد ز خدا برجد عبد القادر محمود خدا حامد عبد القادر
باران درو دے کہ چکیدہ زر خش بارد بسر سید عبدالقادر

تمہید

یا رب کہ دمد سنائے عبد القادر ہر حرف کند ثنائے عبد القادر
ہمزہ بردیف الف اید یعنی خم کردہ قدس برائے عبد القادر

ردیف الالف

یا من بسناہ جاء عبد القادر یا من بشناہ یا عبد القادر
اذا انت جعلتہ کماکنت تشاء فاجعلنی کیف شاء عبد القادر

رباعی

ربی آ ربی الرجاء عبد القادر اذ عودنا العطاء عبد القادر
الدار و سیعتہ و ذو الدار کریم بوء نا حیث باء عبد القادر

ردیف الباء

در حشر گہ جناب عبد القادر چوں نشر کنی کتاب عبد القادر
از قادریاں مجو جداگانہ حساب مدے شمر از حساب عبد القادر

رباعی

اللہ اللہ رب عبد القادر درد و اللہ حب عبد القادر
از وصف خدائے تو نصیب داوند طوبے لک اے محبّ عبد القادر

ردیف التاء

اے عاجز تو قدرت عبد القادر محتاج درت دولت عبد القادر
از حرمت ایں درت و دولت بخشائے ز عاجز بر حاجت عبد القادر

رباعی

تنزیل مکمل ست عبد القادر　　تکمیل منزل ست عبد القادر
کس نیست جزا و درد و کنار ایں سیر　　خود ختم و خود اول ست عبد القادر

رباعی

مما لا تعلمو ست عبد القادر　　مستور ستور ہو ست عبد القادر
میجو میگو پس انچہ دانی کہ در است　　از جستن و گفتن او ست عبد القادر

رباعی مستزاد

و دمی گفت دلم کہ جان ست عبد القادر گفتم احسنت　　جان گفت کہ دیں مان ست عبد القادر گفتم آمنت
دین گفت حیات من از من و گفتم ایں جملہ صفات　　از ذات بگو کہ آن ست عبد القادر گم شد من و انت

رباعی مستزاد

عقل و حصر صفات عبد القادر　　شبکور و نجوم
و ہم و ادراک ذات عبد القادر　　وہ شارق و بوم
عجز آنکہ بکنہ قطرہ آبے نرسید　　زغم آنکہ رسد
تا قعریم و فرات عبد القادر　　قدرت معلوم

دیں را اصل حدیث عبد القادر　　اہل دیں را مغیث عبد القادر
او ما ینطق عن الہوی　　قرآن احمد حدث عبد القادر

ردیف الجیم

ای رفعت بخش تاج عبد القادر　　پر نور کن سراج عبد القادر
آل تاج و سراج باز بر کن یا رب　　بستاں ز شہاں خراج عبد القادر

ردیف الحاء

پاک ست ز باک طرح عبد القادر　　وجہی ست بری زجرح عبد القر
جرحش کہ تو اندز کلک قدرت　　احمد متن ست و شرح عبد القادر

رباعی

اے عام کن صلاح عبد القادر　　انعام کن فلاح عبد القادر
من سر تا پا جناح گشتم فریاد　　اے سر تا پا نجاح عبد القادر

ردیف الخاء

اے ظل الہ شیخ عبدالقادر　　اپندہ پناہ شیخ عبد القادر
محتاج و گدائیم و تو ذو التاج و کریم　　شیئا للہ شیخ عبد القادر

رباعی

ماہ عربی اے رخ عبد القادر   نورے زربی اے رخ عبد القادر
امروز زدی دی زپری خوبتری   بدرے عجمی اے رخ عبد القادر

ردیف الدال

دیں زاد کہ زاد زاد عبد القادر   دل داد کہ داد داد عبد القادر
ایں جاں چہ کنم نذر سگش باد و مرا   جاں باد کہ باد باد عبد القادر

ردیف الذال

سلطان جہاں معاذ عبد القادر   تن ملجاء جان ملاذ عبد القادر
صحن آرد امانی و امان بارد بام   آنرا کہ و بد عیاذ عبد القادر

ردیف الراء

پر آب بود کوثر عبد القادر   خوش تاب بود گوہر عبد القادر
در ظلمت و ظلماء آبو تابے دارم   اے حشر بپا بردر عبد القادر

رباعی

یا رب نیم از در خود عبد القادر   دل دادہ مراں ازدر عبد القادر
یں ننگ مریدے از زرفتہ بمراد   رفتن مدہ از خاطر عبد القادر

رباعی

اے دافع ظلم افسر عبد القادر   اے دفع ظلم خنجر عبد القادر
دور از تو جہاں بمرگ نزدیک بیا   برکش زود ان کشور عبد القادر

رباعی

حسن کن انوار بدر عبد القادر   بس کن ز اسرار صد عبد القادر
خود قدرت قدر نامقدر ز قدر   جوئی مقدار قدر عبد القادر

ردیف الزاء

اے فضل تو برگ و ساز عبد القادر   فیض تو چمن طراز عبد القادر
آن کن کہ رسد قمری بے بال و پرے   در سایہ سر و ناز عبد القادر

ردیف السین

درد از در مجلس عبد القادر   دور ست سگ بیکس عبد القادر
حال ایں و ہوس آنکہ چو میرم میرم   سرور قدم اقدس عبد القادر

رباعی مستزاد

گفتم تاج رؤس عبد القادر سر خم گرید
جانا روح نفوس عبد القادر بر خود بالید
زما او قلب فوج دیں را دل و جانست زد نوبت فتح
بزما بزما عروس عبد القادر شاادان رقصید

ردیف الشین

بالا ست بلند فرش عبد القادر بر قدر بلند عرش عبد القادر
آل بدر عریش بدر مہ پارۂ عرش تا بندہ بہیں بفرش عبد القادر

رباعی

گسترده بعرش فرش عبد القادر آورده بفرش عرش عبد القادر
ایں کرد کہ کرد کردے شاہے کہ فزود بالاؤ فرود عرش عبد القادر

رباعی

عرش شرف ست فرش عبد القادر فرش شرع عرش عبد القادر
یعنی تا سر بپائے فرش نمود شرہا شدہ فرش عرش عبد القادر

ردیف الصاد

فن گرچہ نہ شد برنص عبد القادر جاں دارد مہر از فص عبد القادر
گر ناقصم ایں نسبت کامل چہ خوش است کاں بندہ رضا ناقص عبد القادر

رباعی

بالکسر منم مخلص عبد القادر سر بر قدم خلص عبد القادر
بر کسر چور رحم آرد و فتحش چہ عجب بالفتح شوم مخلص عبد القادر

ردیف الضاد

تمکین گلے از ریاض عبدا القادر تلوے نمے از حیاض عبد القادر
نور دل عارفان کہ شب صبح نماست سطرے بود از بیاض عبد القادر

ردیف الطاء

ایجا و جہ نشاط عبد القادر آنجا شمع صراط عبد القادر
بکشادۂ دور دادۂ باد بنہادہ بجود دروازہ صلا سماط عبد القادر

ردیف الظاء

خوبان چو گل بوعظ عبد القادر اعیان رسل بوعظ عبد القادر
پروانہ صفت جمع کہ خود جلو نماست شمع جزو کل بوعظ عبد القادر

ردیف العین

خور را رتبہ خور ز شمع عبد القادر　　مہ آزقہ بر ز شمع عبد القادر
ایں نورد سرور شیرت از صبح ز چیست　　دودیست نگر ز شمع عبد القادر

رباعی

اہا مگرور ز شمع عبد القادر　　ہری بنگرز شمع عبد القادر
کاریکہ از خور بہ نیم مہ دیدی بیں　　در نیم نظر ز شمع عبد القادر

رباعی

بر وحدت او رابع عبد القادر　　یک شاہد و دو سابع عبد القادر
انجام وے آغاز رسالت باشد　　اینک گوہم تابع عبد القادر

رباعی مستزاد

واحد چونہم رابع عبد القادر　　در دامن دال
زائد چو سوم سابع عبد القادر　　ہم مسکن دال
یعنی بد لائے ہفت و اوتاج چہار　　توحید سرا
یک یک بیکے تابع عبد القادر　　اندر فن دال

ردیف الغین

مے نے نور چراغ عبد القادر　　مے نے نورے زباغ عبد القادر
ہم آب رشد ہست و ہم مایۂ خلد　　یا رب چہ خوش ست ایاغ عبد القادر

ردیف الفاء

عطفا عطفا عطوف عبد القادر　　رافا رافا رؤف عبد القادر
اے آنکہ بدست تست تصریف امور　　اصرف عنا الصروف عبد القادر

ردیف القاف

خیرہ است خرد زبرق عبد القادر　　تیرہ است حضور شرق عبد القادر
خورشید بہ پر تو سہا جستن چیست　　اے جستہ بعقل فرق عبد القادر

ردیف الکاف

نامد ز سلف عدیل عبد القادر　　مملوک و مکین مالک عبد القادر
پسند کہ گویند بایں نسبت و بند　　کان بندہ فلاں ہالک عبد القادر

ردیف اللام

نامد ز سلف عدیل عبد القادر　　نا ید بخلف بذیل عبد القادر
مشکش گر از اہل قرب جوئی گوئی　　عبد القادر میثل عبد القادر

رباعی

حشر ست و توئی کفیل عبد القادر جاہت بہ شہ جلیل عبد القادر
دردا در دار عدل آمد مجرم زود آزود آ و کیل عبد القادر

ردیف المیم

یا رب بجمال نام عبد القادر یا رب بنوال عام عبد القادر
منگر بقصور و نقص ما قادریاں بنگر بکمال تام عبد القادر

رباعی

ہر صبح رہت مرام عبد القادر ہر شام دردت مقام عبد القادر
بگزر ز سپید و سیہ قادریاں از حرمت صبح و شام عبد القادر

رباعی

عبد القادر کریم عبد القادر عبد القادر عظیم عبد القادر
رحمانت رب و رحمت عالم اب رحمت رحمت رحیم عبد القادر

رباعی

در جود سمر اے یم عبد القادر صد بحر ببر اے یم عبد القادر
دور از تو سگ تشنہ بے می میرد یک موج دگر اے یم عبد القادر

رباعی

صدیق صفت حلیم عبد القادر فاروق نمط حکیم عبد القادر
مانند غنی کریم عبد القادر در رنگ علی علیم عبد القادر

ردیف النون

دستے زدم اے ضامن عبد القادر در دامن جان بامن عبد القادر
یا رب چو خِود ایں دامن گستردۂ تست گسترده مچیں دامن عبد القادر

رباعی

یا رب قرصے ز خوان عبد القادر داریم حقے بنان عبد القادر
ایں نسبت بس کہ عاجزان اوئیم رحمے بر عاجزان عبد القادر

رباعی

جود ست بارش شان عبد القادر بو دست و بود ازان عبد القادر
جنت بگداد دہند و منت نہ نہند وہ سنت خاندان عبد القادر

ردیف الواوٗ

خوبان خو بند نے چو عبد القادر شیریناں قند نے چو عبد القادر
محبوباں یکد گر بہ افزائش حسن چند وصد چند نے چو عبد القادر

رباعی

گواہی کا ہی علو عبد القادر   نامی سامی سمو عبد القادر
ہشد ار کہ با خدائے خود می جنگی   مت غیظائے اے عدو عبد القادر

رباعی

مہ فرش کتا درد دو عبد القادر   خور شپرہ ساں در جو عبد القادر
آشتہ مہ و شیفتہ میگرد و مہر   در جلوہ ماہ نو عبد القادر

ردیف الہاء

حمد لک اے الہ عبد القادر   اے مالک و بادشاہ عبد القادر
اے خاک براہ تو سر جملہ سراں   کن خاک مرا براہ عبد القادر

رباعی

بیجان و بجانم شہ عبد القادر   کس جز تو ندانم شہ عبد القادر
بد بودم و بد کردم و برنیکی تو   نیک ست گمانم شہ عبد القادر

رباعی

برہ سر ہو تجلیۂ عبد القادر   ہم تجلیہ را تحلیہ عبد القادر
بر متن متیں احدیت احمد   شرح ست رو براں منیہ عبد القادر

رباعی

از عارضہ نیست و جہ عبد القادر   ذاتی ست ولائے وجہ عبد القادر
ہر کس شدہ محبوب بوجہ صفتے   عبد القادر بوجہ عبد القادر

رباعی

خور نور ستد از رہ عبد القادر   ہم اذن طلوع از شہ عبد القادر
ماہ است گدائے در مہر و ایجا   مہر ست گدائے مہ عبد القادر

رباعی مستزاد

بر اوج ترقی شدہ عبد القادر   تا نام خدا
خیمہ مستنزل زدہ عبد القادر   ناس اند و ہدی
بالجملہ بقرآن رشاد و ارشاد   در بدمہ و ختام
بسم اللہ و ناس آمدہ عبد القادر   حمد ست ابدا

ردیف الیاء

اے قادر وائے خدا عبد القادر   قدرت دہ دستہائے عبد القادر
بر عاجزی ما نظر رحمت کن   رحم اے قادر برائے عبد القادر

رباعی

جاں بخش مرا بپائے عبد القادر   جا بخش تہ لوائے عبد القادر
از صد چو رضا گزشتے از بہر رضاش   اینہم بعلم برائے عبد القادر

رباعی

عین آمدہ ابتدائے عبد القادر   از رویت امر رائے عبد القادر
از رویت او عین مرا روشن کن   روشن کن عین و رائے عبد القادر

رباعی

عید یکتا لقائے عبد القادر   در بار دو در عطائے عبد القادر
عبدا بہ لقائے او چو ہمزہ گم شد   تا در یابی بپائے عبد القادر

رباعی

دل حرف مزن سوائے عبد القادر   حاجت داند عطائے عبد القادر
پیشش ہم ازو شفیع انگیز و بگو   عبد القادر برائے عبد القادر

رباعی مستزاد

افتادہ در اول بدایت باساں   الصاق طلب
گرویدہ بآخر تجسس خنداں   سین سان بطرب
یعنی شہ جیلاں ز شہاب بس کہ ہمونست   در مصحف قرب
بسم اللہ و ناس را شروع پایاں   الحمد لرب

اکسیر اعظم

قصیدہ مجدہ مقبولۃ انشاء اللہ فی منقبت سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مطلع تشبیب وذکر عاشق شدن حبیب

ایکہ صد جاں بستہ در ہر گوشہ داماں توئی   دامن افشانی و جاں بار و چرا بیجاں توئی
آن کدا میں سنگدل عیارہ خوں خوارہ   کز غمش با جان نازک در تپ ہجراں توئی
سرد ناز خویشتن را بر کہ قمری کردہٗ   عندلیب کیستی چوں خود گل خنداں توئی
ہم رخاں آئینہ داری ہم لباں شکر شکن   خود بخود در نغمہ آئی باز خود حیراں توئی
جوئے خون نرگس چہ ریزد گر بچشماں نرگسی   بوئے خوں از گل چہ خیزد گر بہ تن ریحاں توئی

آن حیسنستی کہ جان حسن می نازد بتو — می ندانم از چہ مرگ عاشقی جویاں توئی
نو غزال کمسن من سوئے ویران می رمی — ہیچ ویرانہ بود جائیکہ در جولان توئی
سینہ حسن آباد شد تر سم نمائی درد لم — زانکہ از وحشت رسیدہ در دل ویراں توئی
سوختم من سوختم اے تاب حسنت شعلہ خیز — آتشت در جان بازد خود چرا سوزاں توئی
ایں چینِنی ایکہ ما ہست زیر ابر عاشقی ست — آہ اگر بے پردہ روزے بر سر لمعان توئی
سینہ گر بر سینہ ام مالی غمت چینم مگر — دانم اینہم از غرض دانی کہ بس ناداں توئی
ماہ من مہ بندہ ات مہ راچہ مانی کا ینجنیں — سینہ وقف داغ و بیخواب و سرگرداں توئی
عالمے کشتہ نباز اینجا چہ ماندی در نیاز — کار فرما فتنہ را آخر ہماں فتاں توئی
دام کاکل بہر آن صیاد خود ہم می کشا — یا ہمیں مشت پر مارا بلائے جاں توئی
باغہا گشتم بجان تو کہ بے مانا ستی — یا رب آن گل خود چہ گل باشد کہ بلبل ساں توئی
منکہ میگریم سزائے من کہ رویت دیدہ ام — تو کہ آئینہ نہ بینی از چہ رد گریاں توئی
یا مگر خود را بروئے خویش عاشق کردہ — یا حسین تردیدۂ از خود کہ صید آں توئی

گریز ربط آمیز بسوئے مدح ذوق انگیز

یا ہمانا پر توے از شمع جیلاں بر تو فافت — کا ینچنیں از تابش و تپ ہر دو باساماں توئی
آنشہے کاندر پناہش حسن و عشق آسودہ اند — ہر دور ایماں کہ شاہا ملجاء مایاں توئی
حن رنگش عشق بویش ہردو بر رویش نثار — ایں سرائد جاں توئی واں نغمہ زن جاناں توئی
عشق در نازش کہ تا جاناں رسانیدم تر — حسن در بال کہ خود شاخی محبوباں توئی
عشق گفتن سید ابر خیز و رو بر خاک نہ — حسن گفت از عرش بگزر پر تو یزداں توئی

الالتفات اے الخطاب مع تقریر جامیعۃ الحسن والعشق

سرورا جاں پرورا خیرانم اندر کار تو — حیرتم در تو فزوں بادا سر پنہاں توئی
سوزی، افروزی ، گدازی ، بزم جاں روشن کنی — شب بپا استادہ گریاں بادل بریاں توئی
گرد تو پروانۂ روئے تو یکساں ہر طرف — روشنم شد کز ہمہ رو شمع افروزاں توئی
شہ کریم ست اے رضا در مدح سر کن طلعے — شکرت بخشد اگر طوطی مدحت خواں توئی

اول مطالع المدح

پیر پیراں میر میراں یا شہ جیلاں توئی — انس جاں قدسیاں و غوث انس و جاں توئی

زیب مطلع

سر توئی سرور توئی سر را سرو ساماں توئی — جاں توئی جاناں توئی جانرا قرار جاں توئی
ظل ذات کبریا و عکس حسن مصطفیٰ — مصطفیٰ خورشید و آں خورشید المعاں توئی
من رانی رای الحق گر بگوئی می سزد — ز انکہ ماہ طیبہ را آٔینہ تاباں توئی
بارک اللہ نو بہار لا لہ زار مصطفیٰ — وہ چہ رنگ ست اینکہ رنگ روضہ رضواں توئی
جو شد از قد تو سر دو بار داز روئے تو گل — خوش گلستانے کہ باشی طرفہ سروستاں توئی

آنکہ گویند اولیا را ہست قدرت از الہ — باز گردانند تیر از نیم راہ ایناں توئی
از تو میریم و زیم و عیش جاویداں کنیم — جاں ستاں جاں بخش جاں پرور توئی وہاں توئی
کہنہ جانے دادہ جانے چوں تو در بریاقتیم — وہ کہ ماں چنداں گرانیم و چنیں ار زاں توئی
عالم امی چہ تعلیمے عجیب کردہ است — اوحش اللہ بر علومت سر و غائب داں توئی

فی ترقیاتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبلہ گاہ جان و دل پاکی ز لوث آب و گل — رخت بالا بردہ از مقصورۂ ارکاں توئی
شہسوار من چرمی تازی کہ در گام نخست — پاک بیروں تاختہ زیں ساکن و گرداں توئی
تا پری بخودۂ از عرش بالا بودۂ — آں توئی پر باز اشہب صاحب طیراں توئی
سالہا شد زیر مہمیز است اسپ سالکاں — تا عناں در دست گیری آں سوئے امکان توئی

فی جامعیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکمالات الظاہر والباطن

شرع از رویت چکد عرفاں ز پہلویت دمد — ہم بہار ایں گل وہم ابر آں باراں توئی
پردہ بر گیر از رخت اے مہ کہ شرح ملتی — رخ بپوش ایجاں کہ رمز باطن قرآن توئی
ہم توئی قطب جنوب وہم توئی قطب شمال — نے غلط کردم محیط عالم عرفاں توئی
ثابت و سیارہ ہم در تست و عرش اعظمی — اہل تمکیں اہل تلویں جملہ را سلطاں توئی

فی ارشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الانبیاء والخلفاء ونیابتہ لہم

مصطفیٰ سلطان عالی جاہ و در سرکار او — ناظم ذو القدر بالا دست والا شاں توئی
اقتدار کن مکن حق مصطفیٰ ارادہ است — زیر تخت مصطفیٰ بر کرسی دیواں توئی
دور آخر نشو تو بر قلب ابراہیم شد — دور اول ہم نشیں موسیٰ عمراں توئی
ہم خلیل خوان رفق و ہم ذبیح تیغ عشق — نوح کشتی غریباں خضر گمراہاں توئی
موسیٰ طور جلال و عیسیٰ چرخ کمال — یوسف مصر جمال ایوب صبر ستاں توئی
تاج صدیقی بسر شاہ جہاں آراستی — تیغ فاروقی بقبضۃ دادر گیہاں توئی
ہم دو نور جان و تن داری و ہم سیف و علم — ہم تو ذو النورینی و ہم حیدر دوراں توئی

فی تفضیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاولیاء

اولیا را گر گہر باشد تو بحر گوہری — در بدست شاں زرے داد ند زر را کاں توئی
و صلاں را در مقام قرب شانے دادہ اند — شوکت شاں شد ز شان و شان شاں توئی
قصر عارف ہر چہ بالا تر بتو محتاج تر — نے ہیں بنا کہ ہم بنیاد ایں بنیاں توئی

فصل منہ فی شی من التلمیحات

آنکہ پالش بر رقاب اولیائے عالم است — و انکہ ایں فرمود و حق فرمود باللہ آں توئی
اندر یں قول انچہ تخصیصات بیجا کردہ اند — از زلل یا از ضلالت پاک ازاں بتہاں توئی
بہر پایت خواجۂ ہنداں شہ کیوں جناب — بلد علی عینی و راسی گوید آں خاقاں توئی
در تن مردان غیب آتش زد عظمت میزنی — باز خود آں کشت آتش دیدہ ر نیساں توئی
آنکہ از بیت المقدس تا درت یک گام داشت — از تو رہ می پرسد و منجیش از نقصاں توئی
رہر دان قدس اگر آبخانہ بینندت رو است — ز انکہ اندر جملہ قدسی نہ در میداں توئی

سبز خلعت باطراز قل ھو اللہ احد آن مکم را کہ بخشیدار نہ در ایواں توئی

فصل منہ فی تفضیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی مشایخہ الکرام

گو شیوخت را تواں گفت از رہ القائے نور کافتا بانند ایشاں و مہ تاباں توئی
لیک سیر شاں بود بر مستقر و از کجا آں ترقی منازل کاند راں ہر آں توئی
ماہ من لا ینبغی للشمس ادراک القمر خاصہ چوں از عاد کالعرجوں در اطمیناں توئی
کور چشم بد چہ می مالی پری بودی ہلال وی قمر گشتی و امشت بدر و بہتر زاں توئی

فی تقریر عیشتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اصفیاء در جہد و تو شاہانہ عشرت میکنی نوش بادت زانکہ خود شایان ہر ساماں توئی
بلبلاں را سوزد ساز و سوزایشاں کم مباد گلرخاں را زیب زیبد زیب ایں بستاں توئی
خوش خور و خوش پوش و خور زی کوری چشم عدو شاہ اقلیم تن و سلطان ملک جان توئی
کامرانی کن بکام دوستاں اے من قدات چشم حاسد کور بادا نوشۂ ذیشاں توئی
شاد زی اے نو عروس شادامانی شادزی چوں بحمد اللہ در مشکوئے ایں سلطان توئی
بلکہ الا و اللہ کا نیہا ہم نہ از خود کردۂ رفت فرماں ایں چنیں و تابع فرماں توئی
ترک نسبت گفتم از من لفظ محی الدین مخواہ نہ انکہ در دین رضا ہم دین و ہم ایماں توئی
ہم بدقت ہم بہ شہرت ہم بہ نعت اولیاء فارغ از وصف فلاں و مدحت بہماں توئی

تمہید عرض الحاجۃ

بے نوایاں را نوائے ذکر عیشت کردہ ام زار نالا را صلائے گوش بر افغاں توئی
چارۂ کن اے عطائے ابن کریم ابن الکریم ظرف من معلوم و بیحدہوافر و جو شاں توئی
با ہمیں دست دو تا و دامن کوتاہ وتنگ از گیرم در چہ نہم بسکہ بے پایاں توئی
کوہ نہ دامن دہدہ وقت آنکہ پر جوش آمدی دست در بازار نفروشند و بر فیضاں توئی

المطلع الرابع فی الاستمداد

روم متاب از ما بداں چوں مایۂ غفراں توئی آیۂ رحمت توئی آئینہ رحماں توئی
بندہ ات غیرت برد گر بردر غیرت رود در رود چوں بنگر دہم شاہ آں ایواں توئی
سادگیم میں کہ میجویم ز تو درمان درد درد گو درماں کجا ہم ایں توئی ہم آں توئی

الاستعانت للاسلام

دین بابائے خودت را از سر نو زندہ کن سید آخر نہ عمر سید الادیاں توئی
کافراں توہین اسلام آشکارا می کنند آہ اے عز مسلماں کجا پنہاں توئی
تا بیاید مہدی از ارواح و عیسیٰ از فلک جلوۂ کن خود مسیحا کارو مہدی شاں توئی
کشتی ملت بموے کالجبال افتادہ است من سرت گردم بیا چوں نوح ایں طوفاں توئی
باد ریز و موج موج و موج خیزد فوج فوج بر سر وقت غریباں رس چو کشتی باں توئی

استمداد العبد لنفسہ

حاش للہ تنگ گرد و جاہت از ہچوں منی　　یا عمیم الجود بس با وسعت داماں توئی
نامۂ خود گر سیہ کردم سیہ تر کردہ گیر　　بلکہ زینساں صد و گرہم چون مہ رخشاں توئی
گم چہ شد گر ریزہ گشتم تنگ بدستت مومیا　　کم چہ شد گر سوختم خود چشمۂ حیواں توئی
سخت ناکس مرد کے ام گر نہ رقصم شاد شاد　　چوں شنیدم ہم طب و اشطح و غن گویاں توئی
وقت گوہر خوش اگر دریاش در دل جائے داد　　غرقہ خس را ہم نہ بیند خس منم عماں توئی
کوہ من کاہست اگر دستے دہی وقت حساب　　کاہ من کوہست اگر بر پلہ میزاں توئی

المباہاۃ الجلیۃ باظہار نسبت العبدیت

احمد ہندی رضا ابن نقی ابن رضا　　از اب و جد بندہ و واقف زہر عنواں توئی
مادرم باشد کنیز تو پدر باشد غلام　　خانہ زاد کہنہ ام آقائے خان دماں توئی
من نمک پروردہ ام تاثیر مادر خوردہ ام　　للہ المنۃ شکر بخش نمک خوراں توئی
خط آزادی نہ خواہم بند گیت خسروی است　　یللے گر بندہ ام خوش مالک غلماں توئی

انتساب المداح الی کلاب الباب العالی

بر سر خوان کرم محروم نگزارند سگ　　من سگ و ابرار مہمانان و صاحب خواں توئی
سگ بیاں نتواند و جودت نہ پابند بیانست　　کام سگ دانی وقادر بر عطائے آں توئی
گر بسنگے میزنی خود مالک جان وتنی　　در بہ نعمت می نوازی منت مناں توئی
پارۂ نانیفرما تا سوئے من افگنند　　ہمت سگ ایں قدر دیگر نوال افشاں توئی
منکہ سگ باشم زکوئے تو کجا بیروں روم　　چوں یقیں دانم کہ سگ را نیز وجہ ناں توئی
در کشادہ خواں نہادہ سگ گرسنہ شہ کریم　　چیست حرف رفتن و مختار خواں و زاں توئی
دور بنشینم زمیں بوسم فتم لا بہ کنم　　چشم در تو بندم و دانم کہ ذو الاحساں توئی
للہ العزۃ سگ ہندی و در کوئے تو بار　　آرہے ابن رحمۃ اللعالمیں ایں جاں توئی
ہر سگے را بردر فیضت چناں دل می دہند　　مر حبا خوش آو بنشیں سگ نہ مہاں توئی
گر پریشاں کرد و قتت خادمانت عو عوم　　خامش اہل در در اپسند چوں درماں توئی
وائے من جلوہ فرمائی و من ماند بہ من　　من زمن بستاں و جایش درد لم نشاں توئی
قادری بودن رضا را مفت باغ خلد داد　　من نمی گفتم کہ آقا مایۂ غفراں توئی

مثنوی درامثالیہ

گریہ کن بلبلا از رنج و غم　　چاک کن اے گل گریباں از الم
سنبلا از سینہ برکش آہ سرد　　اے قمر از فرط غم شوری ز درد
ہاں صنوبر خیزد فریادے بکن　　طوطیا جز نالہ ترک ہر سخن
چہرہ سرخ از اشک خونی ہر گلیست　　خون شوائے غنچہ زمان خندہ نیست
پارہ شوائے سینہ مہ ہمچو من　　داغ شوا اے لالہ خونیں کفن
خرمن عیشت بسوز اے برق تیز　　اے زمین بر فرق خود خاکے بریز
آفتابا آتش غم بر فروز　　شب رلیں اے شمع روشن خوش بسوز
ہمچو ابر اے بحر در گریہ بجوش　　آسمانا جامۂ ماتم بہ پوش
خشک شوائے قلزم از فرط بکا　　جوش زن اے چشمۂ چشم ذکا
کن ظہور اے مہدی عالی جناب　　بر زمیں آ عیسی گردوں قباب

آہ آہ از ضعف اسلام آہ آہ — آہ آہ از نفس خود کام آہ آہ
مردماں شہوات را دیں ساختند — صد ہزاراں رخنہا انداختند
ہر کہ نفسش رفت را ہے از ہوا — ترک دیں گفت و نمودش اقتدا
بہر کارے ہر کرا گفتہ تعال — سر قدم کردہ نمودش امتثال
ہر کرا گفت ایں چنیں کن اے فلاں — گفت لبیک و پذر فتش بجان
آن یکے گویاں محمد آدمی ست — چوں من و در وحی او را بر تریست
جز رسالت نیست فرقے درمیاں — من برادر خورد ہاشم او کلاں
ایں ندا انداز عمی آن نا سزا — یا خو دست ایں ثمرۂ ختم خدا
کہ بود مر لعل را فضل و شرف — کے بود ہم سنگ او سنگو خزف
آں خزف افتادہ باشد برزمیں — بس ذلیل و خوار و ناکارہ مہیں
لعل باشد زیب تاج سروراں — زینت و خوبی گوش دلبراں
واں و می کز خلق مذلوجی جہد — کے بفضل مشک اذ فر میرسد
بوئے او کردہ پریشاں صد مشام — جا مہا ناپاک از مسش تمام
او دم مسفوح زمش در نبی — مدحت مشک اطیب الطیب از نبی
مشک اذ فر روح را بخشد سرور — ہمچو بوئے سنبل گیسوئے حور
شامۂ از بوئے او رشک جناں — ہم معطر زد قبائے مہو شاں
مولوی معدن راز نہفت — رحمۃ اللہ علیہ خوش بگفت
کار پاکاں را قیاس از خود مگیر — گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر
ہے چہ گفتم ایں چنین شبہ فنیع — کے بود شایان آن قدر رفیع
لعل چہ بود جوہی باسرخئے — مشک چہ بود خون ناف و حشے
مصطفیٰ نور جناب امر کن — آفتاب برج علم من لدن
معدن اسرار علام الغیوب — بر زخ بحرین امکاں وجوب
بادشاہ عرشیاں و فرشیاں — جلوہ گاہ آفتاب کن فکاں
راحت دل و قامت زیبائے او — ہر دو عالم و الہ و شیداےء او
جان اسماعیل بر رویش فدا — از دعا گویاں خلیل مجتبی
گشت موسی در طوی جویان او — ہست عیسی از ہوا خواہان او
بندگانش حور و غلمان و ملک — چاکر انش سبز پوشان فلک
مہر تابان علوم لم یزل — بحر مکنونات اسرار ازل
ذرہ زاں مہر بر موسیٰ و دمید — گفت من ہاشم بعلم اندر فرید
رشحۂ زاں بحر بر خضر او فتاد — تا کلیم اللہ راشد اوستاد
پس در ازیں قدر شاہ انبیاء — لیک مجبورم ز فہم اغبیا
وصف او از قدرت انسان و راست — حاش للہ ایں ہمہ تفہیم راست
لذت دیدار شوخے سیم تن — ماہر وے دلبر غنچہ دہن
فتنہ آئینے خرامان گلشنے — رشک گل شیریں ادا نازک تنے
گر بخواہی فہم او مردی کند — کوز عشق و حسن تا آگہ بود
نا کشیدہ منت تیر جفا — لب بفریاد و فغاں نا آشنا
دل نشد خوں نا بہ دریا دلبے — برلیش نامد ز ہجراں یارلے
مرغ عقلش بے پرو بالے شود — جز کہ گوئی چوں شکر شیریں بود

گرچہ خود داند اسیر دلربا
از کجا ایں لذت و شکر کجا

زیں مثل تو می شدی از نیش و نوش
لیک من بارم دگر رفتم ز ہوش

تا من از تمثیل مے کردم طلب
باز رفتم سوئے تمثیل اے عجب

زیں کہ و فرد عجب و امانده ام
حیرت اندر حیرت اندر حیرتم

ایں سخن آخر نہ گرد و از بیاں
صد بد پایاں رود او ہم چناں

نیست پایانش الی یوم التناد
ختم کن و اللہ اعلم بالرشاد

خامشی شد مہر لبہائے بیاں
باز گرداں سوئے آغازش عناں

ایں چنیں صد بافتن انگیختند
بر سر خود خاک ذلت ریختند

فرقہ دیگر ا اسمعیلیاں
بستہ در تو ہیں آن سلطاں میاں

در دل شان قصد تازہ فتنہا
بر لب شاں ایں کلام نا سزا

کہ بہ شش طبقات زیریں زمیں
حق فرستادہ انبیاء و مرسلیں

شش چو آدم شش چو موسیٰ شش مسیح
شش خلیل اللہ شش نوح و نجیح

ہمدر را نہاشش چو ختم الانبیاء
مثل احمد در صفتا اعتلاء

با محمد ہر یکے دار و مرے
در کمال ظاہری و باطنی

پارہ شد قلب و جگر زیں گفتگو
احد روایا ایھا الناس احذروا

الحذر ایدل ز شعلہ زادگاں
پائے از زنجیر شرع آزادگاں

مصطفیٰ مہر پست تاباں بالیقین
منتشر نورش بہ طبقات زمیں

متنیر از تابش یک آفتاب
عالمے واللہ اعلم بالصواب

گرچہ یک باشد خود آں مہرے سنی
احوالنش ہفت بینداز کجی

دو ہمی بیند یکے را احولاں
الاماں زیں ہفت بنیاں الاماں

چشم کج کردہ چو بینی ماہ را
ز ھولی بینی دو آں یکتا را

گوئی از حیرت عجب امریست ایں
خواجہ دو شد ماہ روشن چیست ایں

راست کردی چشم و شد رفع حجاب
یک نماید ماہ تاباں یک جواب

راست کن چشم خود از بہر خدائے
ہفت بیں کم بارش اے ہرزہ سر اے

اے برادر دست در احمد بزن
بر کجی نفس بد دیگر متن

رو تشبت کن بذیل مصطفیٰ
احولی بگداز سوگند خدا

پندہا دادیم و حاصل شد فراغ
ما علینا یا اخی الا البلاغ

درد و عالم نیست مثل آں شاہ را
در فضیلتہا و در قرب خدا

ما سوی اللہ نیست مثلش از یکے
بر تر است از وی خدا اے متہدی

انبیائے سابقین اے محتشم
شمعہا بودند در لیل و ظلم

درمیان ظلمت و ظلم و علو
مستیزاز نور ہر یک قوم او

آفتاب خاتمیت شد بلند
مہر آمد شمعہا خامش شدند

نور حق از شرق بمثیلی بتافت
عالمی از تابش او کام یافت

دفعتہ برخاست اندر مدح او
از ز بانہا شور لا مثل لہ

لیک شپرنا پذیر رفت از عناد
در جہاں ایں بے بصر یا رب مباد

چشمہا بودند ایں ربانیاں
مزرع دل بہر یاب از فیض شاں

ابر آمد کشتہا سیراب کرد
نخلہا خشک را شاداب کرد

حق فرستاد ایں سحاب باب صفا
کے یطہر نا و یذھب و رجسنا

بارش او رحمت رب العلیٰ
شور عرش رحمة مهداة انا

رحمتش عام است بہر ہمکناں
لیک فضلش خاص بہر مومناں

نیست فضلش بہر قوم بے ادب
یخطف ابصارهم برق الغضب

چوں بہ بیند آن اسحاب ایناں ز دور
عارض ممطر بگویند از غرور

بل هو ما استعجلوا اخزیٰ عظیم
ارسلت ریح بتعذیب الیم

فیض شد باغیظ گرم اختلاط
حبذا ابرے عجب خوش ارتباط

خرمنے کش سوخت برق غیظ او
گفت قرآن السقر مثوی له

مزرعے کش آب داد آن بحر جود
حق بہ تنزیل مبیں وصفش نمود

قل کرزع اخرج الشاء الی
ازرفا ستغلظ ثم استوی

یعجب الزراء کالماء المعین
کے یغیظ الکافرین الظالمین

ابر نیساں ست ایں ابر کرم
در رخشاں آفریں در قعریم

قطرۂ کز وے چکید اندر صدف
گوہر رخشندہ شد با صد شرف

بحر زاخر شرع پاک مصطفیٰ
و اں صدف عرش خلاف اے افتا

قطرہ ہاں آن چار بزم آرائے او
ز نکہ او کل بود شاہ اجزائے او

بر گہائے اں گل زیبا بد دند
رنگ و بوئے احمدی می داشتند

قصد کاری کرد آن شاہ جواد
ہر یکے انی لہ گویاں سناد

جنبش ابرو نہ تکلیف کلام
خود بود ایں کار اجزاء و السلام

آں عتیق اللہ امام المتقین
بود قلب خاشع سلطان دیں

و آں عمر حق گو زبان آں جناب
ینطق الحق علیہ و الصواب

بود عثماں سرگیں چشم نبی
تیغ زن دست جواد او علی

نیست گرد ست نبی شیر خدا
چوں ید اللہ نام آمدہ مرورا

دست احمد عین دست ذو الجلال
آمد اندر بیعت و اندر قتال

سنگریزہ می زند دست جناب
ما رمیت اذا رمیت آید خطاب

وصف اہل بیت آمد اے رشید
فوق ایدیهم ید اللہ المجید

شرح ایں معنی بروں از آگہی ست
پا نہا دن اندریں رہ بیر ہی ست

تا ابد اگر شرح ایں معضل کنم
جز تحیر ہیچ نبود حاصلم

ربنا سبحانک لیس لنا
علم شی غی ما علمتنا

گفتہ گفتہ چوں سخن ایجا رسید
خامۂ گوہر فشاں داماں بچید

ملہم غیبی سروش را زداں
دامنم بگرفت کای آتش زباں

در خود فہمت نباشد ایں سخن
بس کن و بیہودہ و ش خامی مکن

اصفیاء ہم اندریں جا خامشند
از می کلت لسانہ بیہشند

راز ہا بر قلب شاں مستور نیست
لیک افشا کردنش دستور نیست

ہر کجا گنجے و دیعت داشتند
قفل بردر بہر حفظش بستہ اند

در دل شاں گنج اسرار اے خود
بر لب شاں قفل امر تصتوا

روز آخر گشت و باقی ایں کلام
ختم کن انی لہ طرف التمام

نغز گفت آں مولوی مستند
راز مارا روز کے گنجا بود

الغرض شد مثل آن عالی جناب
سایہ سں معدوم پیش آفتاب

متفق بروئے ہمہ اسلامیاں
سنیاں بر بدعتیاں مستہاں

ممتنع بالغیر داند یک فریق — ممتنع بالذات دیگر اے رفیق

وا دریغا کردہ ایں قوم عنید — خرق اجماعے بدیں قول جدید

اللہ اللہ اے جہولان غبی — تا بکے بیدینی و فتنہ گری

مصطفیٰ وایں چنیں سوء الادب — ایں قدر ایمن شدید از مکر رب

سابع سبعۃ مگوئید از عناد — انتھوا خیر لکم یوم التناد

روز محشر چوں خطاب آید ز عرش — اے نطیقان فلک سکان فرش

ہیچ می بینید در ارض و سما — مثل و شبہ بندۂ ما مصطفیٰ

یک زباں گویند نے نے اے کریم — کس عدیلش نیست باللہ العظیم

آن چناں کاندر ازل زا رواح ما — از الستے کاست بے پایاں بلے

لا جرم آنروز زیں قول و خیم — توبہ ہا ظاہر کنید از ترس و بیم

معترف آئید بر جرم و خطا — معذرت آرید پیش کبریا

کا یخدا از فضل او غافل بدیم — شمس پیش چشم ما جاہل بدیم

ربنا انا ظلمنا رحم کن — جاہلانہ گفتہ بودیم ایں سخن

بر دہاء بر چشم ما افتادہ بود — رحم کن بر جاہلاں رحم سے ودود

نفس ما انداخت ما را در بلا — وائے بر ماؤ بنا دانی ما

عذر ہا در حشر باشد نا پذیر — قاریاں بر خواں الم یات النذیر

سخت روزے باشد آں روز الاماں — باختہ ہوش و حواس قدسیاں

واحد قہار باشد در غضب — یجعل الولدان شیبا فی التعب

زہر ہا در باختہ افلاکیاں — رنگ از چہرہ پریدہ خاکیاں

دو گروہ باشند مسعود و لئیم — کان فرق کان کالطّود العظیم

رب سلم التجائے انبیاء — شور نفسی بر زبان اولیاء

بر لب آمد نام آں روز سیاہ — موی برتن خاستم یا رب پناہ

اعتراف جرم و توبہ اے اریب — در چنیں روز سیہ ناید عجیب

کیں جہولاں راز طعن و دور باد — ہم بدنیا کیک در موزہ فتاد

شاں بیک جائے زماں گیر دار — ہمچو پائے سوختہ نامد قرار

تاج مثلیت گہے بر سر نہند — گہ خطاب خاتمیت می دہند

گاہ بالذات ست آں ختم اے ہمام — گاہ بالغرض آمدہ و تکیل خام

نو نیاز ان کتاب اضطراب — ایں چنیں کردہ صدہا انقلاب

اندریں فن ہر کہ ستادے بود — کے بچندیں قلبہا قانع شود

میرسد از وے بہر فرضی بنے — شقۂ معزولی از پیغمبرے

کہ قناعت کن گزشتہ از طمع — بر ہدایت ھسب عز من قنع

از نبوت و ز نزول جبرئیل — فصد ما بود ست ارشاد و السبیل

معنی شمس است برگ نسترن — موج عمان شرح نسرین وسمن

آ ہوئے چین ست و مقصود از سما — مرحبا تاویل اطہر مرحبا

الغرض سیماب و ش در اضطراب — صد پتیدن کردہ ایں قوم عجاب

چند در کوئے جبل بشتافتند — لیک راہ مخلصی کم یافتند

من فدائے علم آن یکتا شوم — جبذ ادانائے راز مکتتم

جبذا سر و عیاں دانائے من — جبذا رب من و مولائے من

کرد ایمائے بریں فتنہ گری
قرنہا پیش از وجودش در نبی

احمد بنگر کہ ایناں چوں زدند
بہر تو امثال از کفر نژند

اوفتادند از ضلالت در چھے
پے نبردندن از عمی سوئے رہے

تا بکے گوئی دلا ا ایں و آں
بر دعا کن اختتام ایں بیاں

نالہ کن بہر دفع ایں فساد
از تہ دل دو تۂ خرط القتاد

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیس خلوت شبہائے من

اے کریم و کار ساز بے نیاز
دائم الاحساں شہ بندہ نواز

اے بیادت نالۂ مرغ سحر
اے کہ ذکرت مرہم زخم جگر

اے کہ نامت راحت جان و دلم
اے کہ فضل تو کفیل مشکلم

ہر دو عالم بندۂ اکرام تو
صد چو جان من فدائے نام تو

ما خطا آریم و تو بخشش کنی
نعرۂ انی غفور میزنی

اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا

زہر ما خواہیم و تو شکر دہی
خیر را دانیم شرا از گمرہی

تو فرستادی بما روشن کتاب
میکند با ما جا حکامت خطاب

از طفیل آں صراط مستقیم
قوتے اسلام را دہ اے کریم

بہر اسلامی ہزاراں فتنہا
یک مہ و صد داغ فریاد داے خدا

اے خدا بہر جناب مصطفیٰ
چار یار پاک و آل با صفا

بہر آب گریۂ تر دامناں
بہر شور خندہ طاعت کناں

بہر اشک گرم دوراں از نگار
بہر آہ سرد مہجوراں زیار

بہر جیب چاک عشق نا مراد
بہر خون پاک مرد ان جہاد

پر کن از مقصد تہی دامان ما
از تو پذر فتن ز ما کردن دعا

ہیچ می آید ز دست عاجزاں
جز دعائے نمیشب ای مستعان

بلکہ کارتست اجابت اے صمد
دیں دعا ہم محض تو فیقت بود

ما کہ بودیم و دعائے ما چہ بود
فضل تو دل داد اے رب ودود

ذرہ بر روئے خاک افتادہ بود
آفتابے آمد و روشن نمود

تکیہ بر رب کرد عبد مستہان
او ست بس مارا ملاذ و مستعاں

کیست مولائی بہ از رب جلیل
حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

چوں بدیں پایہ رساندم مثنوی
بہ تمامش بر کلام مولوی

نا ختامہ مسک گویند اہل دیں
ز انکہ مشک ست آن کلام مستبین

چوں فتاد از روزن دل آفتاب
ختم شد و اللہ اعلم بالصواب

رباعیات نعتیہ

پیشہ مرا شاعری نہ دعوی مجھ کو
ہاں شرع کا البتہ ہے جنبہ مجھ کو

مولیٰ کی ثنا میں حکم مولیٰ کا خلاف
لو زینہ میں سیر تو نہ بھایا مجھ کو

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بیجا سے المنۃ اللہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

☆

محصور جہاں دانی و عالی میں ہے
کیا شبہ رضا کی بیمثالی میں ہے
ہر شخص کو اک وصف میں ہوتا ہے کمال
بندے کو کمال بے کمالی میں ہے

☆

کس منہ سے کہوں رک شنادل ہوں میں
شاعر بھی ہوں فصیح بے مثال ہوں میں
حقا کوئی صنعت نہٰں آتی مجھ کو
ہاں یہ ہے کہ نقصان میں کامل ہوں میں

☆

تو شہمیں غم و اشک کا ساماں بس ہے
افغاں دل زار حد یخواں بس ہے
رہبر کی رہ نعت میں گر حاجت ہو
نقش قدم حضرت حسان بس ہے

☆

ہر جا ہے بلندی فلک کا مذکور
شاید ابھی دیکھے نہیں طیبہ کے قصور
انسان کو انصاف کا بھی پاس رہے
گو دور کے ڈھول بھی سہانے مشہور

☆

کس درجہ ہے روشن تن محبوب الہ
جامہ سے عیاں رنگ بدن ہے و اللہ
کپڑے سے نہیں میلے ہیں اس گل کے رضا
فریاد کو آئی ہے سیاہیٔ گناہ

☆

ہے جلوہ گہ نور الہی وہ رو
قوسین کی مانند ہیں دونوں ابرو
آنکھیں یہ نہیں سبزۂ مژگاں کے قریب
چرتے ہیں فضائے لا مکاں میں آہو

☆

معدوم نہ تھا سایہ شاہ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذات حسنین
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کئے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

☆

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ
عقبی مٰن نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو در پاک پیمبر کے حضور
ایمان پر اس وقت اٹھانا مولیٰ

☆

خالق کے کمال ہیں تجدد سے بری
مخلوق نے محدود طبیعت پائی
بالجملہ وجود میں ہے اک ذات رسول
جس کی ہے ہمشیہ روز افزوں خوبی

☆

ہوں کردو تو گردوں کی بنا گر جائے ابر جو کھچے تیغ قضا گر جائے
اے صاحب قوسین ب اب رد نہ کرے سہمے ہوؤں سے تیر بلا پھر جائے

☆

نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا غفران میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا
جس سے تجھے نقصان نہیں کردے معاف جس میں ترا کچھ خرچ نہیں دیدے مولیٰ

قطعہ

نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز طعن نہ مرا گوش بمدحی نہ مرا ہوش ذمے
منم کنج و خمولی کہ نگنجدے دروے جز من و چند کتابے و دواتے قلمے